رَبَّنَا ظَلَمْنَآ اَنْفُسَنَا سکتہ وَ اِنْ لَّمْ تَغْفِرْلَنَا وَ تَرْحَمْنَا لَنَكُوْنَنَّ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ
(الاعراف:23)
اے ہمارے رب! ہم نے (تیری بات نہ مان کر) اپنے آپ پر ظلم کیا اور
اگر تو ہماری مغفرت نہیں کرے گا اور ہم پر رحم نہیں کرے گا تو ہم تباہ ہو جائیں گے
اے ہمارے ربّ
ہم پر رحم فرما
تیسرا ایڈیشن
(اضافے کے ساتھ)
قرآنی دعائیں
قرآنی اصول وقوانین پر عمل کرنے کے لئے ہمیشہ ساتھ رکھنے والی کتابیں
قرآنک بُک فاؤنڈیشن
یہ کتاب آن لائن بھی دستیاب ہے وزٹ کیجئے:
www.quranicbookfoundation.org

.....اِنَّ رَبِّیْ لَسَمِیْعُ الدُّعَآءِO

(ابراہیم:39)

یقیناً میرا رب دعا سننے والا ہے

.....رَبِّ اجْعَلْ هٰذَا الْبَلَدَ اٰمِنًا.....

(ابراہیم:35)

اے میرے رب ! اس شہر کو امن کا گہوارہ بنا دے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اَلۡحَمۡدُ لِلّٰهِ رَبِّ الۡعٰلَمِیۡنَ ۙ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ۙ

سب طرح کی تعریف اللہ ہی کے لئے ہے جو رب العالمین ہے۔
جو الرحمٰن الرحیم ہے۔

مٰلِکِ یَوۡمِ الدِّیۡنِ ؕ

یوم الدین کا مالک ہے۔

اِیَّاکَ نَعۡبُدُ وَ اِیَّاکَ نَسۡتَعِیۡنُ ؕ (اے ہمارے رب!)
ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور تجھ سے ہی مدد مانگتے ہیں۔

اِہۡدِنَا الصِّرَاطَ الۡمُسۡتَقِیۡمَ ۙ (اے ہمارے رب!)
ہم کو صراط مستقیم پر چلا۔

صِرَاطَ الَّذِیۡنَ اَنۡعَمۡتَ عَلَیۡہِمۡ ۙ۬

ان لوگوں کے راستے جن پر تو اپنا فضل و کرم کرتا رہا۔

غَیۡرِ الۡمَغۡضُوۡبِ عَلَیۡہِمۡ وَ لَا الضَّآلِّیۡنَ ٪

نہ ان کے جن پر غصے ہوتا رہا اور نہ گمراہوں کے۔ (یعنی وہ لوگ جن پر تیرا فضل کرم ہوتا رہا وہ ایسے نہ تھے کہ جن پر تو غصہ ہوتا اور نہ ہی وہ گمراہ تھے)

انتساب :

اللہ سے دعائیں مانگنے والوں کے نام

تیرے اختیار میں کیا نہیں مجھے اس طرح سے نواز دے
یوں دعائیں میری قبول ہوں میرے لب پر کوئی دعا نہ ہو

رَبِّ فَلَا تَجۡعَلۡنِی فِی الۡقَوۡمِ الظّٰلِمِیۡنَ O

(المومنون:94)

اے میرے رب! مجھے ظالموں کی قوم میں شامل نہ کرنا

ادارے کی شائع کردہ کتابیں:

1۔ یہی تو اللہ ہے تمہارا رب ذٰلکم اللّٰہ ربکم (تین ایڈیشن)
2۔ عقل سے کام کیوں نہیں لیتے؟ افلا تعقلون (تین ایڈیشن)
3۔ میں جانتا ہوں جو تم نہیں جانتے انی اعلم مالا تعلمون
4۔ تمہارا نام مسلم ہے هُوَ سَمّٰکُمُ الْمُسْلِمِیْنَ (دو ایڈیشن)
5۔ سوچنے والی قوم قومٍ یَتَفَکَّرُوْن
6۔ کیا ہو گیا ہے اس قوم کو فَمَالِ هٰٓؤُلَآءِ الْقَوْمِ
7۔ قرآن: آسمانی منشورِ آزادی
8۔ ہنستے ہو روتے کیوں نہیں وَتَضْحَکُوْنَ وَلَا تَبْکُوْن (زیرِ طبع)
9۔ اے ہمارے رب! (قرآنی دعائیں) (تین ایڈیشن)

کتابیں ملنے کا پتہ: نیو الرحیم بک اسٹال دکان نمبر 33، رحیم آباد کالونی، نصیر آباد۔ بلاک 14،
فیڈرل بی ایریا، کراچی۔ 75950 پاکستان فون: 021-3632-2123

کتاب کا نام :	اے ہمارے رب! (قرآنی دعائیں)
تحریر وترتیب :	محمد سرور خان (مصنف کے اخلاقی حقوق پر زور دیا گیا ہے)
چیف ایڈیٹر و پبلشر :	محمد صفدر خان safdar121@hotmail.com
قانونی مشیر: (اعزازی)	ثناء اکرم منہاس، ایڈووکیٹ سپریم کورٹ
ایڈیٹرز :	عذرا خان، مریم بتول
سال اشاعت (تیسرا ایڈیشن)	2012ء ISBN: 978-969-8940-16-4
سال اشاعت (دوسرا ایڈیشن)	2010ء ISBN: 978-969-8940-08-9
سال اشاعت (پہلا ایڈیشن)	2008ء ISBN: 978-969-8940-03-4
کمپیوٹر ٹائپنگ اور گرافکس	ظہیرالدین
پرنٹر :	شرکت پرنٹنگ پریس، 43، نسبت روڈ۔ لاہور
زرتعاون:	Rs.150

محمد صفدر خان ایڈیٹر و پبلشر نے قرآ نک بک فاؤنڈیشن کے لیے، شرکت پرنٹنگ پریس، 43 نسبت روڈ، لاہور سے چھپوا کر، نیوالرحیم بک اسٹال دکان نمبر 33، رحیم آباد کالونی، نصیر آباد۔ بلاک 14، فیڈرل بی ایریا، کراچی 75950 فون: 36322123 پاکستان سے شائع کیا۔

قرآ نک بک فاؤنڈیشن کی تمام آمدنی اللہ کا پیغام (قرآن) اللہ کے بندوں تک پہنچانے میں صرف کر دی جاتی ہے

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اے ہمارے رب!

فہرست مضامین

مَا يَفْعَلُ اللّٰهُ بِعَذَابِكُمْ..... (النساء:147)

کیا کرے گا اللہ، تم کو عذاب دے کر

مومن مرد اور مومن عورتیں ایک دوسرے کے دوست ہیں، اچھے کاموں (المعروف) کا حکم دیتے ہیں اور بری باتوں (منکر) سے روکتے ہیں۔ الصلوۃ قائم کرتے ہیں اور زکوۃ دیتے ہیں۔ اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرتے ہیں۔ یہی لوگ ہیں جن پر اللہ رحم کرے گا۔ اللہ نے مومن مردوں اور مومن عورتوں سے جنت کا وعدہ کیا ہے۔ ان مومن مردوں اور ان مومن عورتوں سے جو ایک دوسرے کے دوست ہیں جو معاشرے میں لوگوں کو خراب کاموں سے روکتے ہوئے اچھے کام کرنے کا حکم دیتے ہیں۔ (التوبہ:72-71)

جب کسی معاشرے میں عوام کی اکثریت حرام خوری' جرائم اور سرکشی میں بہت تیز ہو جائے' لوگ حرام کھانے میں جلدی کرتے ہوں اور ان کے علماء اور مشائخ بھی ان کو حرام کھانے سے نہیں روکتے ہوں۔ ان لوگوں میں برائیاں اور جرائم عام ہو چکے ہوں۔ اپنے جرائم کو وہ قابل مذمت بھی نہیں سمجھتے ہوں اور اس کے اتنے عادی ہو چکے ہوں کہ ایک دوسرے کو برے کاموں سے جو وہ کرتے ہیں روکتے ٹوکتے بھی نہیں ہوں اس لئے نہیں روکتے کہ یہ اللہ کو بھول چکے ہیں اور منافق ہیں' منافق مرد اور منافق عورتیں ایک جیسے ہوتے ہیں۔ برے کام (منکر) کرنے کو کہتے ہیں اور اچھے کاموں

(المعروف) سے منع کرتے ہیں۔ (توبہ: 69-67) تو ایسے لوگوں کے لئے ہمیشہ رہنے والا عذاب ہوگا۔ (المائدہ: 62,63,79,80) کوئی شک نہیں کہ منافق جہنم کے سب سے نچلے مقام میں ہوں گے اور تم ان کا کوئی مددگار نہ پاؤ گے ہاں جن لوگوں نے توبہ کی اور اپنی حالت کو درست کیا اور اللہ کی رسی کو مضبوط پکڑا اور خاص اللہ کے فرمان بردار ہو گئے تو ایسے اچھے کام کرنے والے لوگ مومنوں میں شامل ہوں گے اور اللہ عنقریب مومنوں کو اجرعظیم دے گا۔ اگر تم (بھی) اللہ کے شکر گزار رہو اور اس پر اچھے کاموں یعنی اعمال صالحہ کے ساتھ ایمان لے آؤ تو کیا کرے گا اللہ تم کو عذاب دے کر؟ (النساء: 147-145)

محمد صفدر خان
ایڈیٹر، پبلشر

تیسرا ایڈیشن یکم جنوری 2012ء
دوسرا ایڈیشن یکم جنوری 2010ء
پہلا ایڈیشن 9 اگست 2008ء

رَبَّنَا لَا تُؤَاخِذْنَآ اِنْ نَّسِيْنَآ اَوْ اَخْطَاْنَا ج

اس کتاب میں جو کچھ بھی آپ کی خدمت میں پیش کررہے ہیں ہم اس کے ایک ایک لفظ کے ذمہ دار ہیں۔ اپنی پوری دیانت اور سچائی کے ساتھ قرآن کے پیغام کو اپنی بصیرت کے ساتھ' قرآن حکیم سے ہی سمجھ کر آپ تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ قرآن کو سمجھنے اور سمجھانے کی یہ ایک انسانی کوشش ہے۔ جس میں غلطی کا امکان بہرحال موجود ہے۔ اگر آپ کو ہماری کسی بات سے اتفاق نہ ہو تو اسے نظرانداز کردیں' خود قرآن مجید اٹھائیں' تھوڑی سی عربی بھی سیکھ لیں وہ عربی جو آج سے چودہ سو برس پہلے رائج تھی پھر اس کے بعد خود قرآن پڑھ کر قرآن حکیم پر غوروفکر کر کے کسی نتیجے پر پہنچیں اور خود بھی عمل کر کے اپنے اور اپنے اہل خانہ اور دوستوں کو بھی قرآن کی طرف دعوت فکروعمل دیں ہم نے جو کچھ بھی قرآن سے سمجھا اپنی بصیرت سے سمجھ کر آپ تک پہنچایا' اس میں ہم سے غلطی ہوسکتی ہے کہ ہم بھی آپ ہی کی طرح کے انسان ہیں اور اللہ تعالیٰ سے درخواست گزار ہیں اور یہ کہتے ہیں کہ رَبَّنَا لَا تُؤَاخِذْنَآ اِنْ نَّسِيْنَآ اَوْ اَخْطَاْنَا ج اے ہمارے رب ہم سے بھول چوک ہوگئی تو ہماری بھول چوک اور خطاؤں پر ہم سے مواخذہ نہ کرنا۔ واعف عنا وقفہ اے رب ہماری کوتاہیوں سے درگزر کر' اتنی طاقت دے کہ ہم اپنی اصلاح کرسکیں۔

واغفرلنا وقفہ اور ہمیں تخریبی عناصر سے محفوظ رکھ۔ وَارْحَمْنَا وقفہ اَنْتَ مَوْلٰنَا فَانْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ O ہم پر رحم فرما کہ تو ہی ہمارا مالک، سرپرست اور کارساز ہے۔ تیری ہی تائید اور مدد سے ہم حق کے مخالفین (کافرین) پر غلبہ اور کامیابی چاہتے ہیں۔ (ہماری ان آرزوؤں کو پورا کر۔)

ربنا تقبل منا انك انت السميع العليم

..... رَبِّ اغْفِرْ وَارْحَمْ وَاَنْتَ خَيْرُ الرّٰحِمِيْنَO

(المومنون:118)

اے میرے رب!

میری مغفرت کر اور مجھ پر

رحم فرما کہ تو ہی خیر الراحمین ہے۔

وہ کون ہے؟

اَمَّنْ يُّجِيْبُ الْمُضْطَرَّ اِذَا دَعَاهُ وَ يَكْشِفُ السُّوْٓءَ وَ يَجْعَلُكُمْ خُلَفَآءَ الْاَرْضِ ؕ ءَ اِلٰهٌ مَّعَ اللّٰهِ ؕ قَلِيْلًا مَّا تَذَكَّرُوْنَ ۝
(النمل:62)

(اے رسول ان کو میری طرف سے پوچھو کہ)

1۔ بھلا وہ کون ہے جو بے قرار کی التجا قبول کرتا ہے؟ جب وہ اس سے دعا کرتا ہے اور

2۔ کون اس کی تکلیف کو دور کرتا ہے؟ اور

3۔ وہ کون ہے جو تم کو زمین پر خلیفہ بناتا ہے؟ (یعنی تم کو اقتدار، حکومت اور مملکت عطا کرتا ہے یقیناً)

4۔ یہ سب کچھ اللہ کرتا ہے تو کیا اللہ کے ساتھ کوئی اور بھی ہے؟ مگر (تم لوگوں میں) بہت کم لوگ ہیں جو اس (حقیقت) پر غور کرتے ہیں (کہ اللہ ہی بے قراروں کو قرار عطا کرتا ہے)

اَمَّنْ يَّهْدِيْكُمْ فِيْ ظُلُمٰتِ الْبَرِّ وَ الْبَحْرِ وَ مَنْ يُّرْسِلُ الرِّيٰحَ بُشْرًا بَيْنَ يَدَيْ رَحْمَتِهٖ ؕ ءَ اِلٰهٌ مَّعَ اللّٰهِ تَعٰلَى اللّٰهُ عَمَّا يُشْرِكُوْنَ ۝
(النمل:63)

(پھر تم ان سے یہ بھی پوچھو کہ)

1۔ وہ کون ہے جو تم کو رات کے اندھیروں میں صحراؤں اور سمندروں میں راستہ دکھاتا ہے؟ (چاند ستاروں کی روشنی میں تمہاری رہنمائی کرتا ہے؟) اور

2۔ وہ کون ہے جو اپنی رحمت یعنی بارش سے پہلے ہواؤں کو خوش خبری بنا کر بھیجتا ہے؟

3۔ یہ سب کچھ اللہ ہی کرتا ہے تو کیا اللہ کے ساتھ کوئی اور بھی ہے جو اس طرح کے کام کر سکے؟ اللہ کی ذات بہت بلند ہے اس کی طاقت اور قوت میں کسی کو شریک نہیں بنایا جا سکتا۔

اَمَّنْ یَّبْدَؤُا الْخَلْقَ ثُمَّ یُعِیْدُهٗ وَ مَنْ یَّرْزُقُكُمْ مِّنَ السَّمَآءِ وَ الْاَرْضِ ؕ ءَ اِلٰهٌ مَّعَ اللّٰهِ ؕ قُلْ هَاتُوْا بُرْهَانَكُمْ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِیْنَO (النمل:64)

(اے رسول ان سے یہ بھی پوچھو کہ)

1۔ وہ کون ہے جو ہر چیز کی تخلیق کی ابتداء کرتا ہے پھر اس چیز کو بار بار پیدا کرتا ہے؟ اور

2۔ کون تم کو آسمانوں اور زمین سے رزق دیتا ہے؟

3۔ بتاؤ تو سہی کہ کیا اللہ کے علاوہ یا اس کے ساتھ کوئی اور ہے جو ایسے کام کر سکے؟ اگر تمہارا یہ خیال ہو کہ اللہ کے ساتھ کوئی اور بھی شریک ہے تو اس کے لئے تمہارے پاس کوئی دلیل' برہان CONVINCING PROOF ہے تو پیش کرو۔ وہ اس لئے کہ

4۔ اللہ کا ہر دعویٰ دلیل اور ثبوت کے ساتھ ہوتا ہے' وَمَنْ یَّدْعُ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا آخَرَ لَا بُرْهَانَ لَهٗ بِهٖ فَاِنَّمَا حِسَابُهٗ عِنْدَ رَبِّهٖ.....

(المومنون:117) جو شخص اللہ کے ساتھ کسی اور کو اِلٰہ پکارتا ہے جس کی اس کے پاس کوئی برہان (دلیل یعنی CONVINCING PROOF) نہیں ہوگی تو ایسے شخص کا حساب اللہ کے پاس ہوگا۔

5۔ جو لوگ ایک اللہ کے علاوہ دوسروں کو پکارتے ہوئے حقائق سے انکار (کفر) کرتے ہیں وہ کیوں کر کامیاب ہوں گے۔

6۔ کوئی اس حقیقت کو مانے یا نہ مانے تم اپنے رب کو ہی پکارا کرو۔ وَقُلْ رَبِّ اغْفِرْ وَارْحَمْ وَاَنْتَ خَيْرُ الرّٰحِمِيْنَO (المومنون:118) اور کہو کہ اے میرے رب میری مغفرت کر اور مجھ پر رحم بھی کر کہ تو ہی خَيْرُ الرّٰحِمِيْن ہے۔

قُلْ مَنْ يَّرْزُقُكُمْ مِّنَ السَّمَآءِ وَ الْاَرْضِ اَمَّنْ يَّمْلِكُ السَّمْعَ وَ الْاَبْصَارَ وَ مَنْ يُّخْرِجُ الْحَيَّ مِنَ الْمَيِّتِ وَ يُخْرِجُ الْمَيِّتَ مِنَ الْحَيِّ وَ مَنْ يُّدَبِّرُ الْاَمْرَ ؕ فَسَيَقُوْلُوْنَ اللّٰهُ ۚ فَقُلْ اَفَلَا تَتَّقُوْنَO (یونس:31)

اے رسول ان لوگوں کو میری طرف سے پوچھو کہ

1۔ وہ کون ہے جو تم کو آسمان اور زمین سے رزق دیتا ہے؟ یا

2۔ وہ کون ہے جس نے تمہارے کانوں کو سننے کی صلاحیت اور آنکھوں کو دیکھنے کی صلاحیت دی؟ یعنی تمہارے کانوں اور آنکھوں کا مالک کون ہے؟

3۔ وہ کون ہے جو بے جان سے جان دار پیدا کرتا ہے اور

4۔　وہ کون ہے جو جان دار سے بے جان کو نکالتا ہے اور
5۔　وہ کون ہے جو دنیا کے کاموں کی تدبیر (یدبرالامر) کرتا ہے۔

تو یہ لوگ جواب میں کہہ دیں گے اللہ ہی سب کچھ کرتا ہے تو اے رسول ان کو میری طرف سے کہہ دیجئے کہ تم لوگ تقویٰ شعار کیوں نہیں بنتے؟ (میرے احکام کی خلاف ورزی کی وجہ سے آنے والے عذاب' خطرناک نتائج (TERRIBLE CONSEQUENCES) سے کیوں نہیں ڈرتے؟)

فَذٰلِكُمُ اللّٰهُ رَبُّكُمُ الْحَقُّ ۚ فَمَاذَا بَعْدَ الْحَقِّ اِلَّا الضَّلٰلُ ۚ فَاَنّٰى تُصْرَفُوْنَ O (یونس: 32)

یہی تو اللہ ہے تمہارا حقیقی رب تو حق بات کے ظاہر ہونے کے بعد گمراہی کے سوا ہے ہی کیا؟ تو پھر تم کہاں الٹے پاؤں پھرے جاتے ہو۔

كَذٰلِكَ حَقَّتْ كَلِمَتُ رَبِّكَ عَلَى الَّذِيْنَ فَسَقُوْٓا اَنَّهُمْ لَا يُؤْمِنُوْنَ O قُلْ هَلْ مِنْ شُرَكَآئِكُمْ مَّنْ يَّبْدَؤُا الْخَلْقَ ثُمَّ يُعِيْدُهٗ ط قُلِ اللّٰهُ يَبْدَؤُا الْخَلْقَ ثُمَّ يُعِيْدُهٗ فَاَنّٰى تُؤْفَكُوْنَ O (یونس: 34-33)

اسی طرح اللہ کا ارشاد ان نافرمانوں کے حق میں ثابت ہو کر رہا کہ یہ ایمان نہیں لائیں گے۔ اے رسول ان کو میری طرف سے پوچھو بھلا تمہارے شریکوں میں کوئی ایسا ہے کہ مخلوقات کو پہلی پہلی بار پیدا کرے پھر اس کو دوبارہ پیدا کرے کہہ دو کہ اللہ ہی پہلی بار پیدا کرتا ہے پھر وہی اس کو دوبارہ پیدا کرے گا تو تم (یہ جاننے کے باوجود) کہاں پلٹ جاتے ہو؟

قُلِ ادْعُوا الَّذِيْنَ زَعَمْتُمْ مِّنْ دُوْنِهٖ فَلَا يَمْلِكُوْنَ كَشْفَ

الضُّرِّ عَنۡكُمۡ وَ لَا تَحۡوِيۡلًاO اُولٰٓئِكَ الَّذِيۡنَ يَدۡعُوۡنَ يَبۡتَغُوۡنَ اِلٰى رَبِّهِمُ الۡوَسِيۡلَةَ اَيُّهُمۡ اَقۡرَبُ وَ يَرۡجُوۡنَ رَحۡمَتَهٗ وَ يَخَافُوۡنَ عَذَابَهٗ ؕ اِنَّ عَذَابَ رَبِّكَ كَانَ مَحۡذُوۡرًاO (بنی اسرائیل: 57-56)

(اے رسول) کہہ دیجئے کہ جن لوگوں کے بارے میں تمہارا یہ زعم ہو (یعنی تمہارا غرورا اور گمان یہ ہو کہ وہ تمہاری ہر تکلیف دور کر سکتے ہیں) ان کو بلا کر دیکھو کہ کیا وہ تمہاری پکار پر تمہاری تکلیف کو دور کر سکتے ہیں یا بدل سکتے ہیں' وہ تم سے تکلیف کے دور کرنے یا اس کے بدل دینے کا کچھ بھی اختیار نہیں رکھتے۔ یہ لوگ جن کو پکارتے ہیں وہ خود اپنے رب کے پاس (پہنچنے کے لئے) وسیلہ تلاش کرتے رہتے ہیں کہ کون ان میں زیادہ مقرب ہے اور اس کی رحمت کے امیدوار رہتے ہیں اور اس کے عذاب سے خوف رکھتے ہیں کہ کوئی شک نہیں کہ تمہارے رب کا عذاب ڈرنے کی چیز ہے۔

لَهٗ دَعۡوَةُ الۡحَقِّ ؕ وَ الَّذِيۡنَ يَدۡعُوۡنَ مِنۡ دُوۡنِهٖ لَا يَسۡتَجِيۡبُوۡنَ لَهُمۡ بِشَىۡءٍ اِلَّا كَبَاسِطِ كَفَّيۡهِ اِلَى الۡمَآءِ لِيَبۡلُغَ فَاهُ وَ مَا هُوَ بِبَالِغِهٖ وَ مَا دُعَآءُ الۡكٰفِرِيۡنَ اِلَّا فِىۡ ضَلٰلٍO (الرعد: 14)

فائدہ مند پکارنا تو اللہ ہی کے لیے ہے جو لوگ اللہ کے سوا اوروں کو پکارتے ہیں وہ ان کی دعا اور پکار کا جواب ہی نہیں دے سکتے ان کی حالت اس شخص کی طرح سے ہے جو اپنے دونوں ہاتھ پانی کی طرف پھیلا دے اور سمجھے کہ پانی خود بخود اس کے منہ تک آجائے گا۔ حالانکہ اس طرح پانی اس کے ہونٹوں تک کبھی نہیں پہنچ سکتا۔ اس طرح کافروں کی آرزوئیں کبھی بھی پوری نہیں ہوسکتیں کہ یہ صحیح راستے سے بھٹکے ہوئے ہیں۔

قُلْ اِنِّیْ نُهِیْتُ اَنْ اَعْبُدَ الَّذِیْنَ تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ.....
(الانعام:56)

(اے رسول) کہہ دیجئے کہ جن کو تم اللہ کے سوا پکارتے ہو مجھے ان کی عبادت سے منع کیا گیا ہے۔ (مزید دیکھئے المومن:66)

قُلِ ادْعُوا اللّٰهَ اَوِ ادْعُوا الرَّحْمٰنَ ؕ اَیًّا مَّا تَدْعُوْا فَلَهُ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰی ۚ ..... (بنی اسرائیل:110)

(اے رسول میری طرف سے) کہہ دیجئے کہ تم اللہ پکارو یا رحمٰن، جس نام سے پکارو اس کے سب نام اچھے ہیں۔

..... ذٰلِكُمُ اللّٰهُ رَبُّكُمْ لَهُ الْمُلْكُ ؕ وَ الَّذِیْنَ تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِهٖ مَا یَمْلِكُوْنَ مِنْ قِطْمِیْرٍ ○ (فاطر:13)

یہی اللہ تمہارا رب ہے، اس کا اقتدار و اختیار ساری کائنات پر ہے۔ جن لوگوں کو تم اللہ کے سوا پکارتے ہو وہ لوگ کھجور کی گٹھلی کے چھلکے کے برابر بھی کسی چیز پر اختیار نہیں رکھتے۔

وَاِذَا سَاَلَكَ عِبَادِیْ عَنِّیْ فَاِنِّیْ قَرِیْبٌ ؕ اُجِیْبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ اِذَا دَعَانِ ۙ فَلْیَسْتَجِیْبُوْا لِیْ وَ لْیُؤْمِنُوْا بِیْ لَعَلَّهُمْ یَرْشُدُوْنَ ○
(البقرہ:186)

اور اے رسول جب تم سے میرے بندے میرے بارے میں دریافت کریں تو ان کو (میری طرف سے میرے بارے میں) کہہ دیجئے کہ میں تو تمہارے قریب ہوں جب کوئی دعا کرنے والا مجھ سے دعا کرتا ہے تو میں اس کی دعا

قبول کرتا ہوں اس لئے ضروری ہے کہ مجھ کو پکارنے والے میرے احکام قبول کریں۔ ان پر ایمان لائیں تا کہ ان کو کامیاب زندگی کے راستے (صراطِ مستقیم) کی طرف راہ نمائی مل جائے (اور وہ اس راستے پر چلتے چلے جائیں)

اُدْعُوْا رَبَّكُمْ تَضَرُّعًا وَّ خُفْيَةً ؕ اِنَّهٗ لَا يُحِبُّ الْمُعْتَدِيْنَ ۝ وَ لَا تُفْسِدُوْا فِی الْاَرْضِ بَعْدَ اِصْلَاحِهَا وَادْعُوْهُ خَوْفًا وَّ طَمَعًا ؕ اِنَّ رَحْمَتَ اللّٰهِ قَرِيْبٌ مِّنَ الْمُحْسِنِيْنَ ۝ (الاعراف:56-55)

اپنے رب سے عاجزی اور چپکے چپکے' دل کی پوری گہرائی اور جھکاؤ کے ساتھ دعائیں مانگا کرو اس کے لئے ضروری ہے کہ تم حد سے نہ بڑھو (کسی اور کو نہ پکارو کہ) وہ (اللہ) حد سے بڑھنے والوں کو پسند نہیں کرتا ملک (معاشرے) میں اصلاح کے بعد فساد نہ پھیلانا اور اپنے دلوں میں اللہ کا خوف اور امید رکھ کر دعائیں مانگتے رہنا یہ بات یقینی ہے کہ اللہ کی رحمت محسنین سے قریب ہے۔

اَلَمْ يَاْنِ لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَنْ تَخْشَعَ قُلُوْبُهُمْ لِذِكْرِ اللّٰهِ وَمَا نَزَلَ مِنَ الْحَق ۙ وَلَا يَكُوْنُوْا كَالَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ مِنْ قَبْلُ فَطَالَ عَلَيْهِمُ الْاَمَدُ فَقَسَتْ قُلُوْبُهُمْ ؕ وَكَثِيْرٌ مِّنْهُمْ فٰسِقُوْنَ ۝ اِعْلَمُوْا اَنَّ اللّٰهَ يُحْيِ الْاَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا ؕ قَدْ بَيَّنَّا لَكُمُ الْاٰيٰتِ لَعَلَّكُمْ تَعْقِلُوْنَ ۝

(الحدید:17-16)

کیا ابھی تک مومنوں کے لئے اس کا وقت نہیں آیا کہ اللہ کی یاد (ذکر اللہ) کرنے کے وقت اور قرآن جو حق کے ساتھ نازل ہوا ہے اس کو سنتے وقت ان

کے دل نرم ہو جائیں اور وہ ذکر اللہ یعنی اللہ کی نصیحت پر عمل کریں اور ان لوگوں کی طرح نہ ہو جائیں کہ جن کو ان سے پہلے کتابیں دی گئی تھیں کہ جب ان پر ایک لمبا عرصہ گزر گیا تو ان کے دل سخت ہو گئے اور (آج) ان کی اکثریت (MAJORITY) فاسقون ہیں۔ (یعنی وہ لوگ جو سیدھے راستے صراطِ مستقیم کو چھوڑ کر اپنی مرضی کے راستوں پر چلتے ہوئے ادھر ادھر نکل جاتے ہیں لیکن) مایوسی کی کوئی بات نہیں ہے اب بھی وہ لوگ جن کے دل قرآن یعنی ذکر اللہ سن کر نرم نہیں ہوتے اگر وہ اپنی عقل سے کام لیں تو ان کو بھی زندگی کا صحیح راستہ مل سکتا ہے۔ ان لوگوں کو اس بات کا علم ہو جانا چاہیئے کہ اللہ ہی ہے جو زمین کو اس کے مرنے کے بعد زندہ کر دیتا ہے یعنی ایک ویران اور بنجر زمین بارش کے بعد کھیتوں اور باغوں سے ہری بھری ہو جاتی ہے۔ (اسی طرح اس قرآن (ذکر اللہ) کو سن کر اور عمل کر کے انسانوں کی ویران اور بنجر زندگی جنت میں بدل سکتی ہے۔ ایسی جنت کہ جس کی بہاروں پر کبھی خزاں نہ آئے۔ جہاں پانی جو زندگی کی علامت ہے ان کے لئے پانی کی ایسی نہریں ہوں گی جو ہمیشہ بہتی رہیں گی) ہم نے اپنی باتیں تم کو واضح کر کے اور کھول کھول کر بیان کر دی ہیں تا کہ تم عقل سے کام لے کر ذکر اللہ' اللہ کی نصیحت کو سمجھو اور عمل کرو۔

(نوٹ: فاسق کا مطلب ہے صحیح راستے کو چھوڑ کر ادھر ادھر نکل جانے والا)

قُلْ يٰعِبَادِيَ الَّذِيْنَ اَسْرَفُوْا عَلٰٓى اَنْفُسِهِمْ لَا تَقْنَطُوْا مِنْ رَّحْمَةِ اللّٰهِ ۭ اِنَّ اللّٰهَ يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ جَمِيْعًا ۭ اِنَّهٗ هُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ ○ وَاَنِيْبُوْٓا اِلٰى رَبِّكُمْ وَاَسْلِمُوْا لَهٗ مِنْ قَبْلِ اَنْ يَّاْتِيَكُمُ الْعَذَابُ ثُمَّ لَا تُنْصَرُوْنَ ○ وَاتَّبِعُوْٓا اَحْسَنَ مَآ اُنْزِلَ اِلَيْكُمْ مِّنْ رَّبِّكُمْ مِّنْ قَبْلِ اَنْ

يَّاْتِيَكُمُ الْعَذَابُ بَغْتَةً وَّاَنْتُمْ لَا تَشْعُرُوْنَ O اَنْ تَقُوْلَ نَفْسٌ يّٰحَسْرَتٰى عَلٰى مَا فَرَّطْتُ فِيْ جَنْۢبِ اللّٰهِ وَاِنْ كُنْتُ لَمِنَ السّٰخِرِيْنَ O (الزمر: 56-53)

اے رسول میری طرف سے میرے بندوں سے کہہ دیجئے کہ اے میرے بندو! جنہوں نے اپنی جانوں پر، اپنے آپ پر زیادتی کی ہے اللہ کی رحمت سے مایوس نہ ہونا (اگر اللہ کے یعنی قرآن کے احکامات کی خلاف ورزی سے تمہارے حالات خراب ہو گئے ہیں تو استغفار کی گنجائش اور وقت ابھی باقی ہے اور) یہ بات یقینی اور کسی شک و شبے سے دور ہے کہ اللہ تمہاری مغفرت کرے گا، تمہارے غلط کاموں کی وجہ سے ہونے والے نقصانات سے تم کو محفوظ کر دے گا۔ اس لئے محفوظ رکھے گا کہ وہ الغفور اور الرحیم ہے اس سے پہلے کہ تم پر عذاب آ جائے اور تم کو اس کا شعور AWARENESS بھی نہ ہو (لاتشعرون) اپنے رب کی فرماں برداری کرو اس لئے کہ ابھی وقت ہے۔ ورنہ وہ وقت آ جائے گا کہ جب تم عذاب میں گرفتار ہو جاؤ گے اور تم کو کہیں سے مدد نہیں ملے گی۔ اس لئے کہا جاتا ہے کہ وہ عذاب جس کا تم کو شعور ہی نہ ہو جس سے تم بے خبر ہو اس عذاب کے آنے سے پہلے ہی اس چیز کی تابعداری کرو جو بہت ہی اچھی اور حسین ہے یعنی یہ قرآن جو تمہارے رب کی طرف سے تم پر نازل کیا گیا ہے۔ (ہم یہ بات تم کو بار بار دہرا کر اس لئے بتا رہے ہیں کہ اس عذاب کو دیکھ کر) کوئی یہ نہ کہہ دے کس قدر افسوس اور شرمندگی (حسرت) کی بات ہے کہ میں نے (بے خبری کے عالم میں) اللہ کے بارے میں صحیح اندازہ کرنے میں غلطی کی اور اسے یوں ہی مذاق سمجھتا رہا۔ سنجیدگی سے اللہ کے احکامات (قرآن) پر توجہ نہیں دی۔

لااِلٰہ الا اللّٰہ

اللّٰہ کے سوا کوئی اِلٰہ نہیں

1۔ کیا تم اللہ کے علاوہ کسی اور کو پکارو گے؟ (الانعام:40)

2۔ مشکل وقت میں تو تم اللہ کو پکارتے ہو۔ ہونا بھی یہی چاہئے کہ مشکل میں اللہ ہی کو پکارنا چاہئے۔ (الانعام:41)

3۔ جن کو تم اللہ کے سوا پکارتے ہو۔ وہ تمہاری طرح کے بندے ہی ہیں' عبادٌ امثالکم تم ان کو پکارو۔ اگر وہ تمہاری پکار سن سکتے ہیں تو ان کو چاہئے کہ وہ تم کو جواب بھی دیں۔ (الاعراف:194)

4۔ اس شخص سے بڑھ کر گمراہ کون ہو سکتا ہے جو ایسے کو پکارے جو قیامت تک اسے جواب نہ دے سکے اور ان کو ان کے پکارنے کی خبر نہ ہو۔ (الاحقاف:5)

5۔ اگر تم ان کو پکارو تو وہ تمہاری پکار نہ سنیں اور اگر سن بھی لیں تو تمہاری بات کو قبول نہ کر سکیں اور قیامت کے روز تمہارے شرک سے انکار کر دیں گے اور اللہ جو کہ خبیر ہے ہر بات کی خبر رکھتا ہے اللہ کی طرح تم کو اور کوئی خبر نہیں دے گا۔ یعنی جس طرح اللہ تم کو یہ بات سمجھا رہا ہے کوئی اور تم کو یہ بات نہیں بتائے گا کہ ہر انسان زندگی کی ایک

ایک سانس کے لئے اللہ کی مدد کا محتاج ہے' اللہ ہمارا محتاج نہیں ہے۔تم لوگ فقیر ہواور اللہ الغنی والحمید ہے۔(فاطر: 15-14)

6۔ جن کو تم اللہ کے سوا پکارتے ہو یہ تمہاری کوئی مدد نہیں کر سکتے۔ یہ تمہاری مدد کیا کریں گے یہ بے چارے تو خود اپنی مدد بھی نہیں کر سکتے۔(الاعراف:197)

7۔ وہ تمہاری آواز تک نہیں سن سکتے۔(الشعراء:72)

8۔ یہ تو لاشیں ہیں بے جان ان کو یہ تک معلوم نہیں کہ کب اٹھائے جائیں گے۔(النحل:21)

9۔ وہ خود مخلوق ہیں یہ خود کوئی بھی چیز تو تخلیق نہیں کر سکتے۔(النحل:20)

10۔ یہ ایک مکھی تک پیدا نہیں کر سکتے۔(الحج:73)

11۔ مکھی پیدا کرنا تو بہت بڑی بات ہے اگر ان سے مکھی کوئی چیز چھین کر لے جائے تو وہ اس سے چھڑا نہیں سکتے۔ طالب اور مطلوب دونوں گئے گزرے ہیں۔(الحج:73)

12۔ اس لئے کہا جاتا ہے کہ جس چیز کو اللہ کے سوا پکارا جائے گا باطل ہو گا۔(الحج:63)

13۔ اللہ کی ذات ہی برحق ہے۔اس کے علاوہ جس کو پکارا جائے گا غلط ہوگا۔(لقمان:30)

14۔ جن کو تم اللہ کے سوا پکارتے ہو مجھے دکھاؤ کہ انہوں نے زمین سے کون سی چیز پیدا کی ہے یا بتاؤ کہ آسمانوں میں ان کی شرکت ہے یا بتاؤ کہ ہم نے ان کو کتاب دی ہے اور وہ جس کی سند رکھتے ہیں۔ ان میں سے کوئی بات بھی نہیں بلکہ ظالم جو ایک دوسرے کو وعدے دیتے ہیں محض فریب ہے۔ (فاطر:40)

15۔ جن کو تم اللہ کے سوا معبود سمجھتے ہو ان کو بلاؤ۔ وہ آسمانوں اور زمین میں ذرہ بھر چیز کے بھی مالک نہیں ہیں اور نہ ان میں سے کوئی اللہ کا مددگار ہے۔ (سبا:22)

صرف اللہ کو پکارو

1۔ اس میں کوئی شک نہیں۔ یہ بات یقینی ہے کہ اللہ ہی دعا کا سننے والا ہے۔(ابراہیم:38،العمران:38)

2۔ صرف اللہ ہی کو پکارو اور مخلص بن کر صرف اس کی عبادت کرو۔ (الاعراف:29)

3۔ اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں' اس کی عبادت کو خالص کر کے اسی کو پکارو۔ یعنی پرخلوص ہو کر صرف اللہ کے احکام پر عمل کرو اور صرف اسی کو پکارو۔(المومن:65)

4۔ مخلص بن کر اللہ کی عبادت کرو اور خالصتاً اسی کو پکارو چاہے کافر برا ہی مانیں۔(المومن:14)

5۔ مومن خوف اور امید میں اپنے رب ہی کو پکارتے ہیں یعنی اپنے اللہ سے مدد طلب کرتے ہیں اور جو کچھ رزق اللہ نے ان کو دیا ہے اس میں سے دوسروں کو بھی دیتے ہیں۔(السجدہ:16)

6۔ اللہ کے سوا کسی اور کو نہ پکارنا ورنہ تم پر عذاب آجائے گا۔ (الشعراء:213)

7۔ کیا ہم اللہ کے سوا (کسی اور کو) کسی ایسی چیز کو پکاریں جو نہ ہمارا بھلا کر سکے نہ برا اور جب ہم کو اللہ نے سیدھا راستہ دکھا دیا تو کیا ہم الٹے پاؤں پھر جائیں۔ اگر ہم (خدانخواستہ) الٹے پاؤں پھر گئے تو پھر ہماری مثال ایسی ہو جائے گی کہ جیسے کسی کو شیاطین نے راستہ بھلا دیا ہو اور (راہ بھٹک کر وہ) حیران ہو رہا ہو۔ (الانعام:71)

8۔ صرف اللہ کو پکار کر محروم نہیں رہو گے۔ (مریم:48)

9۔ اللہ کے ساتھ کسی اور کو نہ پکارنا اس کے سوا کوئی اور اِلٰہ نہیں ہے۔ اللہ کے سوا ہر چیز فنا ہونے والی ہے۔ حکم صرف اسی کا ہے اور اسی کی طرف لوٹ کر جانا ہے۔ (القصص:88، الجن:18)

10۔ صرف اپنے رب سے ہی چپکے چپکے دعائیں مانگا کرو۔ (الاعراف:55)

11۔ اللہ سے خوف رکھتے ہوئے پوری امید رکھ کر دعائیں مانگتے رہنا۔ (الاعراف:56)

12۔ اہل جنت دنیا کی زندگی میں صرف اللہ ہی سے دعائیں کیا کرتے تھے۔ (الطّور:28)

13۔ مومن اللہ کے سوا کسی اور کو نہیں پکارتے۔ (الفرقان:68)

14۔ ان کی دعا قبول ہوتی ہے جو ایمان کے ساتھ اچھے اچھے کام (اعمال صالحہ) کرتے ہوں۔ (الشوریٰ:26)

15۔ جو اللہ کے احکام پر چلے گا اسی کی دعائیں قبول کی جاتی ہیں۔
(البقرہ:186)

وَ يَدۡعُ الۡاِنۡسَانُ بِالشَّرِّ دُعَآءَهٗ بِالۡخَيۡرِ ؕ وَ كَانَ الۡاِنۡسَانُ عَجُوۡلًا ۝ (بنی اسرائیل:11)

اور انسان جس طرح بھلائی مانگتا ہے اسی طرح (جلد بازی) میں برائی مانگتا ہے اور انسان جلد باز واقع ہوا ہے۔

ناشکر گزار انسان

1۔ وَ اِذَا مَسَّ النَّاسَ ضُرٌّ دَعَوْا رَبَّهُمْ مُّنِيْبِيْنَ اِلَيْهِ ثُمَّ اِذَآ اَذَاقَهُمْ مِّنْهُ رَحْمَةً اِذَا فَرِيْقٌ مِّنْهُمْ بِرَبِّهِمْ يُشْرِكُوْنَ O (الروم:33)

جب انسانوں کو تکلیف پہنچتی ہے تو اپنے رب کو پکارتے اور اس کی طرف رجوع ہوتے ہیں پھر جب وہ ان کو اپنی رحمت کا مزا چکھاتا ہے تو ان میں سے ایک فرقہ اپنے رب سے شرک کرنے لگتا ہے۔

2۔ وَاِذَا مَسَّ الْاِنْسَانَ ضُرٌّ دَعَا رَبَّهٗ مُنِيبًا اِلَيْهِ ثُمَّ اِذَا خَوَّلَهٗ نِعْمَةً مِّنْهُ نَسِيَ مَا كَانَ يَدْعُوْا اِلَيْهِ مِنْ قَبْلُ وَجَعَلَ لِلّٰهِ اَنْدَادًا لِّيُضِلَّ عَنْ سَبِيْلِهٖ ط قُلْ تَمَتَّعْ بِكُفْرِكَ قَلِيْلًا ق صلے اِنَّكَ مِنْ اَصْحٰبِ النَّارِO (الزمر:8)

اور جب انسان کو تکلیف پہنچتی ہے تو اپنے رب کو پکارتا ہے اور اس کی طرف دل سے رجوع کرتا ہے۔ پھر جب وہ اس کو اپنی طرف سے کوئی نعمت دیتا ہے تو جس کام کے لئے پہلے اس کو پکارتا ہے اسے بھول جاتا ہے اور اللہ کا شریک بنانے لگتا ہے تا کہ لوگوں کو اس کے راستے سے گمراہ کرے۔ (اے رسول میری طرف سے) کہہ دو کہ اپنی ناشکر گزاری سے تھوڑا سا فائدہ اٹھا لے پھر تو اصحاب النار میں ہوگا۔ ایسے لوگوں میں شامل ہوگا جو آخر کار تباہ و برباد ہو جاتے ہیں۔

3۔ فَاِذَا مَسَّ الْاِنْسَانَ ضُرٌّ دَعَانَا ز ثُمَّ اِذَا خَوَّلْنٰهُ نِعْمَةً مِّنَّا لا قَالَ اِنَّمَآ اُوْتِيْتُهٗ عَلٰى عِلْمٍ ط بَلْ هِيَ فِتْنَةٌ وَّلٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ O (الزمر:49)

جب انسان کو تکلیف پہنچتی ہے تو ہمیں پکارنے لگتا ہے۔ پھر جب ہم اس کو اپنی طرف سے نعمت بخشتے ہیں تو کہتا ہے کہ یہ تو مجھے میرے علم کی وجہ سے ملی ہے (یعنی انسان اپنے آپ کو عقل مند سمجھنے لگتا ہے) اس طرح کا اندازِ فکر فتنہ ہے لیکن اکثر اس بات کا علم نہیں رکھتے۔

4۔ وَ اِذَآ اَذَقْنَا النَّاسَ رَحْمَةً مِّنْ بَعْدِ ضَرَّآءَ مَسَّتْهُمْ اِذَا لَهُمْ مَّكْرٌ فِيْٓ اٰيَاتِنَا ط قُلِ اللّٰهُ اَسْرَعُ مَكْرًا ط ..... (یونس:21)

اور جب ہم انسانوں کو تکلیف پہنچنے کے بعد اپنی رحمت سے آسائش کا مزہ چکھاتے ہیں تو وہ ہماری آیات میں حیلے بہانے کرنے لگتے ہیں (اے رسول ان لوگوں کو میری طرف سے) کہہ دیجئے اللہ بہت جلد حیلہ کرنے والا ہے۔ (یونس:21)

5۔ وَ اِذَا مَسَّ الْاِنْسَانَ الضُّرُّ دَعَانَا لِجَنْۢبِهٖٓ اَوْ قَاعِدًا اَوْ قَآئِمًا ج فَلَمَّا كَشَفْنَا عَنْهُ ضُرَّهٗ مَرَّ كَاَنْ لَّمْ يَدْعُنَآ اِلٰى ضُرٍّ مَّسَّهٗ ط ..... (یونس:12)

اور جب انسان کو تکلیف پہنچتی ہے تو لیٹا بیٹھا اور کھڑا ہر حال میں ہمیں پکارتا ہے پھر جب ہم اس تکلیف کو اس سے دور کر دیتے ہیں تو بے لحاظ ہو جاتا ہے اور اس طرح گزر جاتا ہے کہ گویا کسی تکلیف پہنچنے پر ہمیں کبھی پکارا ہی نہ تھا۔

6۔ وَ اِذَا مَسَّكُمُ الضُّرُّ فِی الْبَحْرِ ضَلَّ مَنْ تَدْعُوْنَ اِلَّآ اِيَّاهُ ج فَلَمَّا نَجّٰكُمْ اِلَى الْبَرِّ اَعْرَضْتُمْ ط وَ كَانَ الْاِنْسَانُ كَفُوْرًا O
(بنی اسرائیل:67)

اور جب تم کو دریا میں تکلیف پہنچتی ہے (یعنی ڈوبنے کا خوف ہوتا ہے) تو جن کو تم پکارا کرتے ہو سب گم ہو جاتے ہیں۔ پھر جب وہ تم کو بچا کر کنارے کی طرف لے جاتا ہے تو تم منہ پھیر لیتے ہو اور انسان ہے ہی ناشکرگزار۔

پیغمبروں کی دعائیں

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

رَّبِّ زِدۡنِی عِلۡمًا

(طٰہٰ:114)

اے میرے رب! مجھے علم میں زیادہ کر۔

حضرت آدم علیہ السلام کی دعا

رَبَّنَا ظَلَمْنَآ اَنْفُسَنَا سکتہ وَ اِنْ لَّمْ تَغْفِرْلَنَا وَ تَرْحَمْنَا لَنَكُوْنَنَّ مِنَ الْخٰسِرِيْنَO (الاعراف:23)

اے ہمارے رب ہم نے اپنے آپ پر ظلم کیا اور اگر تو ہماری مغفرت نہیں کرے گا اور ہم پر رحم نہیں کرے گا تو ہم خسارے (نقصان) میں پڑ جائیں گے۔

حضرت ابراہیم علیہ السلام نے فرمایا

.....وَ اَدْعُوْا رَبِّیْ ز صلے عَسٰٓی اَلَّآ اَكُوْنَ بِدُعَآءِ رَبِّیْ شَقِیًّاO
(مریم:48)

اور میں اپنے رب ہی کو پکاروں گا۔ امید ہے کہ میں اپنے رب کو پکار کر محروم نہیں رہوں گا۔

حضرت ابراہیم اور اسماعیل علیہما السلام کی دعا

وَاِذْ یَرْفَعُ اِبْرٰھیمُ الْقَوَاعِدَ مِنَ الْبَیْتِ وَ اِسْمٰعِیلُ ؕ رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا ؕ اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُO (البقرہ:127)

اور جب ابراہیم اور اسماعیل بیت اللہ کی بنیادیں اُونچی کر رہے تھے (تو دعا کیے جاتے تھے کہ) اے ہمارے رب! ہم سے یہ خدمت قبول فرما، بے شک تو سننے والا اور جاننے والا ہے۔ (اس بات کو تو اچھی طرح جانتا ہے کہ ہم کن ارادوں کے ساتھ اس مرکز کی تعمیر کر رہے ہیں) (مزید دیکھئے ابراہیم: 41-39)

حضرت نوح علیہ السلام کی دعا

وَلَقَدْ نَادٰنَا نُوْحٌ فَلَنِعْمَ الْمُجِيْبُوْنَ ○ وَنَجَّيْنٰهُ وَاَهْلَهٗ مِنَ الْكَرْبِ الْعَظِيْمِ ○ (الصّٰفّٰت: 76-75)

اور ہم کو نوح نے پکارا سو ہم (دعا کو) کیسا اچھا قبول کرنے والے ہیں اور ہم نے ان کو اور ان کے گھر والوں کو **الْكَرْبِ الْعَظِيْمِ** (بہت بڑے دکھ) سے نجات دی۔ (مزید دیکھئے: الانبیاء:76 اور سورۂ نوح بھی پوری پڑھئے)

حضرت سلیمان علیہ السلام کی دعا

.....رَبِّ اَوْزِعْنِیْٓ اَنْ اَشْکُرَ نِعْمَتَكَ الَّتِیْٓ اَنْعَمْتَ عَلَیَّ وَعَلٰی وَالِدَیَّ وَاَنْ اَعْمَلَ صَالِحًا تَرْضٰهُ وَاَدْخِلْنِیْ بِرَحْمَتِكَ فِیْ عِبَادِكَ الصّٰلِحِیْنَ○ (النمل:19)

اے رب مجھے توفیق عنایت کر کہ جو احسان تو نے مجھ پر اور میرے ماں باپ پر کئے ہیں ان کا شکر کروں اور ایسے نیک کام کروں کہ تو ان سے خوش ہو جائے اور مجھے اپنی رحمت سے صالحین میں داخل فرما۔

حضرت شعیب علیہ السلام کی دعا

.....وَسِعَ رَبُّنَا كُلَّ شَيْءٍ عِلْمًا ؕ عَلَى اللّٰهِ تَوَكَّلْنَا ؕ رَبَّنَا افْتَحْ بَيْنَنَا وَ بَيْنَ قَوْمِنَا بِالْحَقِّ وَ اَنْتَ خَيْرُ الْفٰتِحِيْنَ O (الاعراف:89)

ہمارے رب کا علم ہر چیز کا احاطہ کئے ہوئے ہے۔ ہمارا مکمل بھروسہ (توکل) اللہ ہی پر ہے۔ اے ہمارے رب! ہم میں اور ہماری قوم میں حق کے ساتھ فیصلہ کر دے کہ تو ہی خیر الفاتحین ہے۔ (فیصلہ کرنے والوں میں سب سے اچھا فیصلہ کرنے والا ہے)

حضرت زکریا علیہ السلام کی دعا

وَ زَكَرِيَّآ اِذْ نَادٰى رَبَّهٗ رَبِّ لَا تَذَرْنِىْ فَرْدًا وَّ اَنْتَ خَيْرُ الْوٰرِثِيْنَ ۝ فَاسْتَجَبْنَا لَهٗ ز وَ وَهَبْنَا لَهٗ يَحْيٰى .....

(الانبیاء: 90-89)

اور جب زکریا نے اپنے رب کو پکارا کہ اے رب مجھے اکیلا نہ چھوڑ نا کہ تو ہی خیرالوارثین ہے تو ہم نے اس کی پکار سنی اور ان کو یحییٰ جیسا بیٹا دیا۔

(مزید دیکھئے العمران: 38)

حضرت موسیٰ علیہ السلام کی دعا

وَ قَالَ مُوْسٰی رَبَّنَآ اِنَّكَ اٰتَیْتَ فِرْعَوْنَ وَ مَلَاَهٗ زِیْنَةً وَّ اَمْوَالًا فِی الْحَیٰوةِ الدُّنْیَا ۙ رَبَّنَا لِیُضِلُّوْا عَنْ سَبِیْلِكَ ۚ رَبَّنَا اطْمِسْ عَلٰۤی اَمْوَالِهِمْ وَ اشْدُدْ عَلٰی قُلُوْبِهِمْ فَلَا یُؤْمِنُوْا حَتّٰی یَرَوُا الْعَذَابَ الْاَلِیْمَ ○ (یونس:88)

اور موسیٰ نے کہا اے ہمارے رب تو نے فرعون اور اس کے سرداروں کو دنیا کی زندگی میں بہت سارا مال اور زینت (وآرائش) دے رکھا ہے۔ اے ہمارے رب (جس کا نتیجہ یہ ہو کہ اسی مال و دولت کی وجہ سے) یہ لوگوں کو تیرے راستے سے گمراہ کردیں (لہٰذا) اے ہمارے رب ان کے مال کو برباد کردے اور ان کے دلوں کو سخت کردے۔ (یعنی ان کی اس عقل کو سلب کردے جس سے وہ لوگوں پر ظلم وستم کرتے ہیں) یہ لوگ ایمان نہیں لائیں گے جب تک کہ عذاب الیم کو نہ دیکھ لیں۔

حضرت ایوب علیہ السلام کی دعا

وَ اَیُّوۡبَ اِذۡ نَادٰی رَبَّہٗۤ اَنِّیۡ مَسَّنِیَ الضُّرُّ وَ اَنۡتَ اَرۡحَمُ الرّٰحِمِیۡنَ ۞ فَاسۡتَجَبۡنَا لَہٗ فَکَشَفۡنَا مَا بِہٖ مِنۡ ضُرٍّ..... (الانبیاء 84-83)

اور ایوبؑ نے جب اپنے رب سے دعا کی کہ مجھے تکلیف ہو رہی ہے اور تو ہی اَرۡحَمُ الرّٰحِمِیۡن ہے تو ہم نے ان کی دعا قبول کر لی اور ان کو جو تکلیف تھی وہ دور کر دی۔

حضرت یونس علیہ السلام کی دعا

..... فَنَادٰی فِی الظُّلُمٰتِ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحٰنَكَ اِنِّیْ کُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ O فَاسْتَجَبْنَا لَهٗ وَ نَجَّیْنٰهُ مِنَ الْغَمِّ ؕ وَ کَذٰلِكَ نُنْجِی الْمُؤْمِنِیْنَ O (الانبیاء: 88-87)

حضرت یونس علیہ السلام نے اندھیروں میں اپنے رب کو پکارا کہ لَّآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحٰنَكَ اِنِّیْ کُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ تو ہم نے ان کی دعا قبول کر لی اور غم سے نجات دی اور مومنین کو ہم اسی طرح نجات دیا کرتے ہیں۔

حضرت یوسف علیہ السلام کی دعا

رَبِّ قَدْ اٰتَیْتَنِیْ مِنَ الْمُلْکِ وَ عَلَّمْتَنِیْ مِنْ تَاْوِیْلِ الْاَحَادِیْثِ ج فَاطِرَ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ قف اَنْتَ وَلِیّٖ فِی الدُّنْیَا وَ الْاٰخِرَةِ ج تَوَفَّنِیْ مُسْلِمًا وَّ اَلْحِقْنِیْ بِالصّٰلِحِیْنَ O (یوسف: 101)

اے میرے رب تو نے مجھے حکومت (الملک) سے نوازا۔ تاویل الاحادیث کا علم دیا تو ہی فاطر السموت والارض ہے دنیا اور آخرت میں تو ہی میرا ولی ہے۔ تو مجھے اس دنیا سے مسلم ہی اٹھانا اور صالحین (نیک بندوں) میں شامل کرنا۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی دعا

..... رَبَّنَآ اَنْزِلْ عَلَيْنَا مَآئِدَةً مِّنَ السَّمَآءِ تَكُوْنُ لَنَا عِيْدًا لِّاَوَّلِنَا وَ اٰخِرِنَا وَ اٰيَةً مِّنْكَ ۚ وَارْزُقْنَا وَاَنْتَ خَيْرُ الرّٰزِقِيْنَ O

(المائدہ:114)

اے ہمارے رب ہم پر آسمان سے خوان نازل فرما کہ ہمارے لئے وہ عید قرار پائے یعنی ہمارے اگلے اور پچھلوں سب کے لئے وہ تیری طرف سے نشانی ہو اور ہمیں رزق دے کہ تو خَيْرُ الرّٰزِقِيْن ہے۔

دعا

ایک عالمگیر جذبہ

A UNIVERSAL SENTIMENT

(یہ مضمون ہماری کتاب ''میں جانتا ہوں تم نہیں جانتے'' میں 2006ء میں شائع ہو چکا ہے۔ یہاں ہم اس کے اقتباسات پیش کر رہے ہیں)

انسانوں کی تاریخ HISTORY پر آپ نظر ڈالیں گے تو ایک بات آپ کو دنیا کے ہر حصے میں رہنے والے انسانوں میں ضرور ملے گی' وہ ہے کسی ایسی ہستی کو اپنی مدد کے لئے پکارنا جو ان کی 'بگڑی بنا دے' مشکلات کو آسان کر دے۔ پرانے زمانوں کے انسان ہوں یا آج کے ترقی یافتہ انسان' ان انسانوں کا خواہ کوئی مذہب ہو کسی بھی علاقے میں رہتے ہوں۔ ایک قوم کے دوسری قوم کے ساتھ نظریاتی طور پر لاکھ اختلافات ہوں مشکل وقت میں اپنی مدد کے لئے پکارنے کی آوازیں آپ ہر قوم اور ان کے افراد میں سنیں گے۔ ایسی ان دیکھی قوت کو' ایسی طاقت کو اپنی مدد کے لئے پکارتے ہوئے ملیں گے جو ان پر آئی ہوئی آفت کو ٹال سکے۔ ہر انسان اپنے اپنے دور میں دنیا کے ہر علاقے میں آپ کو آہ و زاری کر کے دعا کرتے ہوئے ملیں گے کہیں ان' ان دیکھی طاقتوں کے حضور نذر نیاز پیش کی جاتی ہیں کبھی منت مانی جاتی ہے اور یہ وعدے کیئے جاتے ہیں کہ اگر میرا یہ کام ہو گیا تو میں فلاں کام کروں گا۔ انسانوں میں دعا ہی ایک ایسا عالمگیر جذبہ ہے جو ٹوٹے ہوئے دلوں کا سہارا' بے آسروں کا آسرا' روتی ہوئی آنکھوں کے لئے امید کی کرن ہے۔

جب انسان کی سوچنے اور سمجھنے کی صلاحیت ختم ہو جائے' حالات کا مقابلہ کرنے کی طاقت اپنے آپ میں نہ دیکھے تو یہ ٹوٹا ہوا انسان اپنے شکستہ دل کے ساتھ رو رو کر' گڑگڑا کر کسی ان دیکھی طاقت کو اپنی مدد کے لئے پکارتا ہے۔ دنیا کے مذاہب پر کبھی آپ غور کیجئے ان کی پوجا پاٹ دعاؤں سے شروع ہو کر دعاؤں پر ہی ختم ہوتی ہیں۔

دعا ہے ہی ایسی چیز کہ کمزور اس کو اپنی طاقت سمجھتا ہے' جتنا زیادہ حالات کا مارا ہوا انسان ہو گا اتنی ہی زیادہ دل کی گہرائیوں سے زار و قطار آنسو بہا کر دعائیں کرتا ہوا ملے گا کہ وہ یہ سمجھتا ہے کہ جتنی زیادہ دل کی گہرائیوں سے آنسوؤں کے دریا بہا کر دعائیں کرے گا 'اوپر والا' اس کی پکار کو دعاؤں کو شرفِ قبولیت بخشے گا۔

دعا انسانوں کی ایک جذباتی اور نفسیاتی ضرورت ہے۔ ہر انسان کو چاہے وہ غیر مسلم ہوں یا مسلم' دعا کی ضرورت اور اہمیت معلوم ہے۔

ایک اور اہم بات یہ بھی ہے کہ یہ قرآن ہمارے زمانہ حال کے لئے ہے۔ ہمارے مسائل کے حل کے لئے ہے۔ آج بھی ہمیں اس کتاب سے وہ علم حاصل ہوتا ہے کہ جس کے بارے میں ہم نہیں جانتے تھے۔

كَمَآ اَرْسَلْنَا فِيْكُمْ رَسُوْلًا مِّنْكُمْ يَتْلُوْا عَلَيْكُمْ اٰيٰتِنَا وَ يُزَكِّيْكُمْ وَ يُعَلِّمُكُمُ الْكِتٰبَ وَ الْحِكْمَةَ وَ يُعَلِّمُكُمْ مَّا لَمْ تَكُوْنُوْا تَعْلَمُوْنَ O

(البقرہ: 151)

(کہ جس طرح ہم نے تم کو اور نعمتیں دی ہیں اسی طرح) ہم نے تم میں سے (یعنی تم لوگوں میں سے انتخاب کر کے) ایک رسول کو بھیجا جو تم کو ہماری آیات پڑھ پڑھ کر سناتے ہیں اور تمہیں پاکیزہ کردار کا (یعنی تمہاری ذہنی

تربیت کر کے تمہیں اعلیٰ اور عمدہ صلاحیتوں کا مالک) بناتے ہیں اور کتاب (یعنی قرآن) اور حکمت کی باتیں سکھاتے ہیں اور ایسی باتیں بتاتے ہیں جس کا علم تمہارے پاس نہیں تھا۔ جن کو تم پہلے نہیں جانتے تھے۔

اللہ تعالیٰ کی آیات آج بھی اتنی ہی اہمیت رکھتی ہیں جتنی کہ زمانہ نزول قرآن کے وقت تھیں۔ ہمیں بھی چاہیئے کہ ہم ان کو اسی طرح پڑھیں کہ اب اس کے مخاطب ہم ہیں اور یہ قرآن ہم لوگوں کو بھی وہی حکمت سکھاتا ہے جس کو ہم نہیں جانتے۔ ہماری ایک اور درخواست بھی آپ کے ذہن میں رہے کہ اس کتاب میں دیئے گئے حوالوں کو آپ جب قرآن حکیم میں پڑھیں تو ساتھ ہی سیاق وسباق سے بھی دیکھتے جائیں۔

قرآن حکیم پڑھتے وقت ہمارے ذہنوں میں یہ بات رہنا چاہیئے کہ اس کا ایک ایک لفظ اپنی جگہ پر گویا ہمالیہ پہاڑ کی طرح مضبوط اور اٹل ہے۔ اللہ تعالیٰ نے کہا ہے کہ اگر ہم قرآن کسی پہاڑ پر نازل کرتے تو تم دیکھتے کہ پہاڑ اللہ کے خوف سے پھٹ پڑتا۔ انسان ہی اللہ کی وہ مخلوق ہے جو اس قرآن عظیم کی حکمت ودانائی کو سمجھ سکتا ہے اور اس میں دی گئی ذمہ داریاں اٹھا سکتا ہے۔

دعا کا تعلق انسان کے جذبات اور نفسیات سے ہے۔ آپ تھوڑی دیر کے لئے اپنے جذبات کو الگ رکھ کر قرآنی تعلیمات کو دیکھئے کہ یہ حقائق اللہ کی طرف سے ہمارے لئے بیان کئے گئے ہیں کہ جس حکمت اور دانائی سے ہم ناواقف تھے قرآن وہ راستہ دکھاتا ہے جو سب سے سیدھا ہے اور مومنوں کو جو کہ صالح اعمال کرتے ہیں (یعنی وہ اعمال کہ جس سے ان کی خودی کی اور ان کی وجہ سے دوسروں کی صلاحیت میں اضافہ ہو) ان کے لئے اجر کبیر ہے۔ (بنی اسرائیل :9) اس کے برعکس انسان کی حالت یہ ہے کہ:

وَ یَدْعُ الْاِنْسَانُ بِالشَّرِّ دُعَآءَهٗ بِالْخَیْرِ ؕ وَ كَانَ الْاِنْسَانُ عَجُوْلًا ۝ (بنی اسرائیل:11)

انسان جس طرح (جلد بازی) میں بھلائی کی دعا کرتا ہے اسی طرح (جلد بازی میں) برائی کی دعا بھی کرتا ہے کہ انسان ہے ہی بڑا جلد باز۔

انسان کی آرزو اور طلب بھی قرآنی احکامات کے مطابق ہونا چاہئے ورنہ انسان وہ چیزیں بھی طلب کرنے لگ جائے گا جو درحقیقت اس کے لئے نقصان دہ ہوگی۔اس بات کی وضاحت کے لئے دیکھئے۔

وَ اِذْ قُلْتُمْ یٰمُوْسٰی لَنْ نَّصْبِرَ عَلٰی طَعَامٍ وَّاحِدٍ فَادْعُ لَنَا رَبَّكَ یُخْرِجْ لَنَا مِمَّا تُنْبِتُ الْاَرْضُ مِنْۢ بَقْلِهَا وَ قِثَّآئِهَا وَ فُوْمِهَا وَ عَدَسِهَا وَ بَصَلِهَا ؕ قَالَ اَتَسْتَبْدِلُوْنَ الَّذِیْ هُوَ اَدْنٰی بِالَّذِیْ هُوَ خَیْرٌ ؕ اِهْبِطُوْا مِصْرًا فَاِنَّ لَكُمْ مَّا سَاَلْتُمْ ؕ وَ ضُرِبَتْ عَلَیْهِمُ الذِّلَّةُ وَ الْمَسْكَنَةُ ۗ وَ بَآءُوْ بِغَضَبٍ مِّنَ اللّٰهِ ؕ ..... (البقرہ:61)

اور جب تم نے کہا کہ اے موسیٰ ہم سے ایک ہی طرح کے کھانے سے صبر نہیں ہوسکتا تو اپنے رب سے دعا کیجئے کہ ترکاری اور ککڑی اور گیہوں اور مسور اور پیاز، جو نباتات زمین سے اگتی ہیں ہمارے لئے پیدا کردے۔انہوں نے یعنی موسیٰ نے کہا کہ بھلا عمدہ چیزیں چھوڑ کر ان کے بدلے میں ناقص چیزیں کیوں چاہتے ہو۔اگر تم کو ان چیزوں کی طلب ہے تو کسی شہر میں چلے جاؤ وہاں جو مانگتے ہو مل جائے گا اور آخر کار ذلت اور رسوائی اور محتاجی اور بے بسی ان سے چمٹادی گئی اور وہ اللہ کے غضب میں گرفتار ہوگئے۔

قرآن کریم کے مطابق اگر ہم ''اللہ سے دعا'' کرتے ہیں تو اس کا مطلب ہے اللہ کی اطاعت کرنا، دعا اور عبادت یا اطاعت کا ساتھ شاید آپ کو

عجیب لگے گا مگر حقیقت یہی ہے کہ دعا کے ساتھ اطاعت اور عبادت بھی ضروری ہے۔ اطاعت اور عبادت کے بغیر ہماری دعا قبول نہیں ہوسکتی۔ چند آیات دیکھئے کہ دعا اور عبادت (یعنی اللہ تعالیٰ کے احکامات پر بھرپور طریقے سے عمل کرنا) ساتھ ساتھ ہیں۔

اُدْعُوْا رَبَّكُمْ تَضَرُّعًا وَّ خُفْيَةً ؕ اِنَّهٗ لَا يُحِبُّ الْمُعْتَدِيْنَ ۝
(الاعراف:55)

تم اپنے رب کو عاجزی اور چپکے چپکے یعنی دل کے پورے جھکاؤ سکون اور گہرائی کے ساتھ پکارو' وہ حد سے بڑھنے والوں کو دوست نہیں رکھتا۔ جو لوگ اس کے قوانین سے سرکشی کریں وہ انہیں کبھی پسند نہیں کرتا۔

اگلی آیت میں بات کو مزید واضح کرتے ہوئے کہا گیا کہ

وَ لَا تُفْسِدُوْا فِي الْاَرْضِ بَعْدَ اِصْلَاحِهَا وَادْعُوْهُ خَوْفًا وَّ طَمَعًا ؕ
اِنَّ رَحْمَتَ اللّٰهِ قَرِيْبٌ مِّنَ الْمُحْسِنِيْنَ ۝ (الاعراف:56)

اور ملک میں اصلاح کے بعد فساد نہ پھیلانا' اللہ سے خوف کرتے ہوئے اور امید رکھ کر دعائیں کرتے رہنا' یہ بات یقینی ہے کہ اللہ کی رحمت محسنین سے قریب ہے۔ (محسن کا مطلب ہے احسان کرنے والا' یہاں یہ کہا جارہا ہے کہ اللہ کی رحمت احسان کرنے والوں کے قریب ہوتی ہے۔)

البقرہ کی آیت میں دیکھئے کہ اللہ انسان کی دعاؤں کو کس طرح قبول کرتا ہے' جو لوگ اللہ سے دعا کرتے ہیں تو ان سے وہ کس بات کا مطالبہ کرتا ہے۔

وَاِذَا سَاَلَكَ عِبَادِيْ عَنِّيْ فَاِنِّيْ قَرِيْبٌ ؕ اُجِيْبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ اِذَا دَعَانِ ۙ فَلْيَسْتَجِيْبُوْا لِيْ وَ لْيُؤْمِنُوْا بِيْ لَعَلَّهُمْ يَرْشُدُوْنَ ۝
(البقرہ:186)

اور اے رسول جب تم سے میرے بندے میرے بارے میں دریافت کریں تو کہہ دو کہ میں تو تمہارے قریب ہوں جب کوئی پکارنے والا مجھے پکارتا ہے تو میں اس کی دعائیں قبول کرتا ہوں۔ تو ان کو چاہیئے کہ میرے احکام کو مانیں یعنی ان کی صداقت پر ایمان رکھیں مجھ پر ایمان لائیں تاکہ منزل مقصود تک پہنچنے کا راستہ پائیں۔

یہاں پر دعا کرنے والوں کے لئے احکام کو ماننے اور اس پر عمل کرنے کا حکم ہے۔ دوسری جگہ دیکھئے۔

وَقَالَ رَبُّكُمُ ادْعُونِي أَسْتَجِبْ لَكُمْ ۚ إِنَّ الَّذِينَ يَسْتَكْبِرُونَ عَنْ عِبَادَتِي سَيَدْخُلُونَ جَهَنَّمَ دَاخِرِينَO (المومن:60)

اور تمہارے رب نے کہا ہے کہ تم مجھ سے دعا کرو میں تمہاری دعا قبول کروں گا۔ جو لوگ میری عبادت سے یعنی محکومیت سے سرکشی کرتے ہیں وہ ذلیل و خوار ہوکر جہنم میں داخل ہوں گے۔

دعا کے ساتھ عبادت لازم وملزوم ہے۔ اس بات کو اس طرح سمجھ لیں کہ جو شخص مومن ہوگا وہ لازماً اللہ تعالیٰ کے احکامات پر عمل کرنے والا بھی ہو گا۔ سفر زندگی میں اس کا ہر قدم اللہ کے احکام کے مطابق اٹھ رہا ہوگا۔

مومن کبھی خودغرض نہیں ہوتا۔ ہمیشہ دوسروں کی اچھائی کے بارے میں سوچتا ہے۔ خود بھوکا رہ کر دوسروں کو کھلا کر خوش رہتا ہے۔ اس طرح کر کے کسی پر احسان دھرتا ہے اور نہ ہی شکریہ طلب کرتا ہے۔ مومن دوسروں کے لئے سوچتا اور عمل کرتا ہے۔ وہ دعا بھی سب کے لئے کرتا ہے۔

اس کتاب میں قرآن حکیم سے منتخب کی ہوئی دعائیں ہیں۔ اس میں آپ دیکھیں گے کہ مومن کی دعائیں انفرادی نہیں ہوتیں، اجتماعی ہوا کرتی

ہیں۔ مومن دوسروں کی بھلائی میں اپنی عافیت سمجھتا ہے۔ دوسرے لفظوں میں یہ سمجھ لیں کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے قرآن میں جو دعائیں مومنین کے لئے بتائی ہیں وہ عام طور پر اجتماعی دعائیں ہیں۔

دعا کے موضوع پر آخری اور بہت ہی ضروری بات نوٹ کر لیں۔ اللہ تعالیٰ اس دنیا میں اپنے دین کو اپنے بندوں کے ہاتھوں ہی قائم کرواتا ہے۔ مثلاً یہ آیت دیکھئے۔ 'اور جب ان سے کہا جاتا ہے کہ جو رزق اللہ نے تم کو دیا ہے اس میں سے خرچ کرو' تو کافر مومنوں سے کہتے ہیں کہ بھلا ہم ان لوگوں کو کھانا کھلائیں جن کو اگر اللہ چاہتا تو خود کھلا دیتا۔ تم تو واضح غلطی پر ہو۔' (یٰسٓ: 47)

اگر مظلوم اللہ کو اپنی مدد کے لئے پکاریں تو وہ انسانوں کو کہتا ہے کہ ان مظلوموں کی مدد کرو۔ اس آیت کو آپ غور سے پڑھیے قرآن حکیم کھول کر سیاق وسباق سے پڑھیں اور سمجھیں۔ 'اور تم کو کیا ہوا ہے اللہ کی راہ میں ان بے بس مردوں' عورتوں اور بچوں کی خاطر نہیں لڑتے جو کہتے ہیں (دعائیں کیا کرتے ہیں) کہ اے ہمارے رب ہم کو اس شہر سے جس کے رہنے والے ظالم ہیں' نکال کر کہیں اور لے جا اور اپنی طرف سے کسی کو ہمارا دوست (ولی) بنا جو کہ ہمارا مددگار (نصیراً) ہو۔ (النساء: 82)

اس آیت میں مومنوں سے صاف طور پر کہا جا رہا ہے کہ تم مظلوموں کی مدد کیوں نہیں کرتے جو ہمیں مدد کے لئے پکار رہے ہیں۔ مومن کی بہت ساری خوبیوں میں ایک بہترین بات یہ ہے کہ وہ مظلوم کی دعاؤں کو اللہ تک پہنچنے نہیں دیتا۔

مومنوں کی دعائیں

(1)

اِنَّهٗ كَانَ فَرِيْقٌ مِّنْ عِبَادِيْ يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَآ اٰمَنَّا فَاغْفِرْ لَنَا وَارْحَمْنَا وَاَنْتَ خَيْرُ الرّٰحِمِيْنَ O (المومنون:109)

میرے بندوں میں ایک گروہ (Group) ایسا تھا جو دعا کیا کرتا تھا اے ہمارے رب ہم ایمان لائے تو ہماری مغفرت کر اور ہم پر رحم فرما کہ تو ہی ہے جو خَيْرُ الرّٰحِمِيْن ہے۔ سب سے بہتر رحم کرنے والا ہے۔

(2)

وَ مِنْهُمْ مَّنْ يَّقُوْلُ رَبَّنَآ اٰتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّ فِي الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّ قِنَا عَذَابَ النَّارِO (البقرہ: 201)

اور بعض لوگ ایسے ہیں کہ دعا کرتے ہیں کہ اے ہمارے رب! ہم کو دنیا میں بھی نعمت عطا فرما اور آخرت میں بھی نعمت عطا فرمانا (ہماری دنیا میں بھی حسن وخوبصورتی ہو اور آخرت بھی حسین ہو) اور عذاب النار سے محفوظ رکھنا۔ (عذاب النار یعنی ہر قسم کی تباہیوں اور بربادیوں سے محفوظ رکھنا۔ اس دنیا میں بھی اور آخرت میں بھی)

(3)

رَبَّنَآ اَفۡرِغۡ عَلَيۡنَا صَبۡرًا وَّ ثَبِّتۡ اَقۡدَامَنَا وَ انۡصُرۡنَا عَلَى الۡقَوۡمِ الۡكٰفِرِيۡنَ O (البقرہ:250)

اے ہمارے رب! ہم پر صبر کے دہانے کھول دے اور ہمیں (لڑائی میں) ثابت قدم رکھ اور (لشکر) کفار پر فتح یاب کر۔ (ان لوگوں پر غلبہ عنایت کردے جو تیرے قوانین سے انکار کرتے ہیں اور سرکشی پر اتر آتے ہیں)

(4)

رَبَّنَا لَا تُؤَاخِذۡنَآ اِنۡ نَّسِيۡنَآ اَوۡ اَخۡطَاۡنَا ۚ رَبَّنَا وَ لَا تَحۡمِلۡ عَلَيۡنَآ اِصۡرًا كَمَا حَمَلۡتَهٗ عَلَى الَّذِيۡنَ مِنۡ قَبۡلِنَا ۚ رَبَّنَا وَ لَا تُحَمِّلۡنَا مَا لَا طَاقَةَ لَنَا بِهٖ ۚ وَاعۡفُ عَنَّا وقفه وَ اغۡفِرۡلَنَا وقفه وَ ارۡحَمۡنَا وقفه اَنۡتَ مَوۡلٰنَا فَانۡصُرۡنَا عَلَى الۡقَوۡمِ الۡكٰفِرِيۡنَO (البقرہ:286)

اے ہمارے رب! اگر ہم سے بھول یا چوک ہوگئی ہو تو ہم سے مواخذہ نہ کرنا۔ (ہم سے جواب طلب نہ کرنا) اے ہمارے رب! ہم پر ایسا بوجھ نہ ڈالنا جیسا تو نے ہم سے پہلے لوگوں پر ڈالا تھا۔ اے ہمارے رب! جتنا بوجھ اُٹھانے کی ہم میں طاقت نہیں اُتنا ہمارے سر پر نہ رکھنا۔ اور (اے ہمارے رب!) ہماری کوتاہیوں سے درگزر کر اتنی طاقت دے کہ ہم اپنی اصلاح

کرسکیں، اور ہم پر رحم فرما تو ہی ہمارا سرپرست اور کارساز ہے۔ اور ہم کو کافروں پر غالب کر۔ تیری تائید اور نصرت سے ہم حق کے مخالفین پر غلبہ چاہتے ہیں (ہماری آرزوؤں کو پورا کر۔)

(5)

رَبَّنَا لَا تُزِغْ قُلُوْبَنَا بَعْدَ اِذْ هَدَيْتَنَا وَ هَبْ لَنَا مِنْ لَّدُنْكَ رَحْمَةً ج اِنَّكَ اَنْتَ الْوَهَّابُO (آلعمران:8)

اے ہمارے رب! جب تو نے ہمیں ہدایت بخشی ہے تو اس کے بعد ہمارے دلوں میں کجی (CROOKEDNESS ٹیڑھا پن، بددیانتی) پیدا نہ کرنا، (اے ہمارے رب قرآن کی صحیح راہ نمائی کے بعد ہمارے دل کسی اور طرف نہ جھک جائیں یعنی ہمارے دل ایسے نہ ہو جائیں کہ ان میں خرابی اور ٹیڑھا پن آ جائے) اور ہمیں اپنے ہاں سے نعمت عطا فرما، تو بڑا عطا فرمانے والا ہے۔

(6)

رَبَّنَآ اِنَّنَآ اٰمَنَّا فَاغْفِرْلَنَا ذُنُوْبَنَا وَ قِنَا عَذَابَ النَّارِO (آلعمران عمران:16)

اے ہمارے رب! ہم ایمان لے آئے ہمیں سامان حفاظت عطا فرما (فَاغْفِرْلَنَا) ان تمام غلط باتوں کے اثرات سے محفوظ رہیں جو مخالفین ہم پر لگاتے ہیں (ذُنُوْبَنَا) تاکہ ہم اپنی طاقت اور صلاحیتوں کو تعمیری کاموں میں

صرف کرتے ہوئے زندگی کی تباہیوں اور بربادیوں (عَـذَابَ الـنَّـار) سے محفوظ رہیں۔

(7)

رَبَّـنَـآ اٰمَـنَّـا بِمَآ اَنْزَلْتَ وَ اتَّبَعْنَا الرَّسُوْلَ فَاكْتُبْنَا مَعَ الشّٰهِدِيْنَ O
(العمران:53)

اے ہمارے رب! جو (کتاب) تونے نازل فرمائی ہے ہم اُس پر ایمان لے آئے اور (تیرے) رسول کے تابعدار ہو چکے تو ہم کو ماننے والوں میں لکھ رکھ۔ (ہمارا شمار بھی ان لوگوں میں ہو جو عظیم مقاصد کی خاطر رسول کا اتباع کرتے ہوئے ان کے پیچھے پیچھے چلتے ہیں۔ جن کی زندگیاں جیتی جاگتی شہادت ہوتی ہیں۔)

(8)

رَبَّـنَـا اغْـفِـرْلَـنَـا ذُنُـوْبَـنَـا وَ اِسْرَافَنَا فِیْٓ اَمْرِنَا وَ ثَبِّتْ اَقْدَامَنَا وَ انْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَO (العمران:147)

اے ہمارے رب! ہماری کوتاہیاں اور زیادتیاں جو ہم اپنے کاموں میں کرتے رہے ہیں معاف فرما۔ اگر کسی معاملے میں ہم حد سے بڑھ جائیں (اِسْرَافَنَا) تو ہمیں' ہماری غلطیوں کے نقصان دہ اثرات سے محفوظ رکھنا اور ہم کو ثابت قدم رکھ اور کافروں پر فتح عنایت کر۔

(9)

رَبَّنَآ اِنَّنَا سَمِعْنَا مُنَادِيًا يُّنَادِيْ لِلْاِيْمَانِ اَنْ اٰمِنُوْا بِرَبِّكُمْ فَاٰمَنَّا ۖ رَبَّنَا فَاغْفِرْ لَنَا ذُنُوْبَنَا وَ كَفِّرْ عَنَّا سَيِّاٰتِنَا وَ تَوَفَّنَا مَعَ الْاَبْرَارِ O
(آل عمران: 193)

اے ہمارے رب! ہم نے ایک پکارنے والے کو سنا کہ ایمان کے لیے پکار رہا تھا (یعنی پکار کر کہہ رہا تھا کہ) اپنے رب پر ایمان لاؤ تو ہم ایمان لے آئے، اے ہمارے رب! ہم سے بھول چوک اور غلطی ہو جائے تو اس کے نقصان سے ہمیں محفوظ رکھ اور ہماری برائیوں کو ہم سے دور کر اور ہم کو دنیا سے نیک بندوں (اَلْاَبْرَار) کے ساتھ اُٹھا۔ ان لوگوں کے ساتھ جن کے سامنے زندگی کے راستے کشادہ اور کھلے ہوئے ہوں۔

(10)

رَبَّنَا وَ اٰتِنَا مَا وَعَدْتَّنَا عَلٰى رُسُلِكَ وَ لَا تُخْزِنَا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ؕ اِنَّكَ لَا تُخْلِفُ الْمِيْعَادَ O (آل عمران: 194)

اے ہمارے رب! تو نے جن جن چیزوں کے ہم سے اپنے رسولوں کے ذریعے سے (جنتی زندگی کے جو) وعدے کیے ہیں وہ ہمیں عطا فرما اور قیامت کے دن ہمیں رسوا نہ کرنا روزِ قیامت ہم کو ذلیل اور خوار ہونے سے بچانا۔ کچھ شک نہیں کہ تو خلافِ وعدہ نہیں کرتا۔ (ہمیں یقین ہے کہ تو وعدہ خلافی نہیں کرتا کہ تیرا ہر قانون صحیح صحیح نتیجہ مرتب کر کے رہتا ہے۔)

(11)

وَ اِذَا سَمِعُوْا مَآ اُنْزِلَ اِلَی الرَّسُوْلِ تَرٰۤی اَعْیُنَهُمْ تَفِیْضُ مِنَ الدَّمْعِ مِمَّا عَرَفُوْا مِنَ الْحَقِّ ۚ یَقُوْلُوْنَ رَبَّنَاۤ اٰمَنَّا فَاكْتُبْنَا مَعَ الشّٰهِدِیْنَ O (المائدہ : 83)

اور جب اس (کتاب قرآن کریم) کو سنتے ہیں جو (سب سے پچھلے) رسول (محمد) پر نازل ہوئی تو تم دیکھتے ہو کہ اُن کی آنکھوں سے آنسو جاری ہو جاتے ہیں اس لیے کہ انہوں نے حق بات پہچان لی اور وہ (اللہ کی جناب میں) عرض کرتے ہیں کہ اے ہمارے رب! ہم ایمان لے آئے تو ہم کو ماننے والوں میں لکھ رکھ۔ ہمارا شمار بھی امت وسطیٰ میں ہو جو شہداء علی الناس ہے۔

(12)

رَبَّنَا ظَلَمْنَآ اَنْفُسَنَا سکتہ وَ اِنْ لَّمْ تَغْفِرْلَنَا وَ تَرْحَمْنَا لَنَكُوْنَنَّ مِنَ الْخٰسِرِیْنَO (الاعراف:23)

اے ہمارے رب! ہم نے (تیری بات نہ مان کر) اپنی جانوں پر ظلم کیا اور اگر تو ہماری مغفرت نہیں کرے گا اور ہم پر رحم نہیں کرے گا تو ہم تباہ ہو جائیں گے۔ (نوٹ: مزید دیکھئے الزمر:55-53)

(13)

رَبَّنَا لَا تَجۡعَلۡنَا مَعَ الۡقَوۡمِ الظّٰلِمِيۡنَ○ (الاعراف:47)

اے ہمارے رب! ہم کو ظالم لوگوں کے ساتھ (شامل) نہ کرنا۔ (ہم ان لوگوں کے ساتھی نہیں بننا چاہتے جنہوں نے تیرے قوانین سے سرکشی کرتے ہوئے اپنے آپ پر ظلم کیا)

(14)

رَبَّنَآ اَفۡرِغۡ عَلَيۡنَا صَبۡرًا وَّ تَوَفَّنَا مُسۡلِمِيۡنَ○ (الاعراف:126)

اے ہمارے رب! ہم پر صبر و استقامت کے دہانے کھول دے اور ہمیں (مارنا تو) مسلمان ہی مارنا۔ (ہمارے دلوں کو صبر و استقامت سے بھر دے اور ہمیں اس حالت میں موت دے کہ زندگی کی آخری سانس تک تیرے احکام پر عمل کرتے ہوئے 'مسلمین' مریں۔)

(15)

رَبَّنَا لَا تَجۡعَلۡنَا فِتۡنَةً لِّلۡقَوۡمِ الظّٰلِمِيۡنَ○ (یونس:85)

اے ہمارے رب! ہم کو ظالم لوگوں کے ہاتھ سے آزمائش میں نہ ڈال۔ ہمیں اس بات سے محفوظ رکھ کہ مخالفین ہم پر ظلم کرنے لگ جائیں یعنی ہم اتنے کمزور نہ ہوں کہ ظالم ہم پر ظلم کرنے لگیں۔

(16)

رَبَّنَآ اِنَّكَ تَعْلَمُ مَا نُخْفِيْ وَ مَا نُعْلِنُ ؕ وَ مَا يَخْفٰى عَلَى اللّٰهِ مِنْ شَيْءٍ فِي الْاَرْضِ وَ لَا فِي السَّمَآءِO (ابراہیم:38)

اے ہمارے رب! جو بات ہم چھپاتے اور جو ظاہر کرتے ہیں تو سب جانتا ہے اور اللہ سے کوئی چیز چھپی ہوئی نہیں ہے۔ نہ زمین میں نہ آسمان میں۔ (اور ایک ہماری ذات ہی کیا کائنات کی پستیوں 'الارض' اور بلندیوں 'السماء' میں کوئی چیز بھی ایسی نہیں ہے جو تجھ سے پوشیدہ ہو۔)

(17)

رَبَّنَا اغْفِرْلِيْ وَ لِوَالِدَيَّ وَ لِلْمُؤْمِنِيْنَ يَوْمَ يَقُوْمُ الْحِسَابُO
(ابراہیم:41)

اے ہمارے رب! حساب (کتاب) کے دن میری اور میرے ماں باپ کی اور مومنوں کی مغفرت کرنا۔

(18)

رَبَّنَآ اٰتِنَا مِنْ لَّدُنْكَ رَحْمَةً وَّ هَيِّئْ لَنَا مِنْ اَمْرِنَا رَشَدًا O
(الکہف:10)

اے ہمارے رب! ہم پر اپنے ہاں سے رحمت نازل فرما ایسا انتظام کردے کہ ہمیں تیری طرف سے سامانِ زندگی (رحمت) ملتا رہے اور ہمارے کام

میں درستی (کے سامان) مہیا کر۔ ہم نے جس کام کا ارادہ کیا ہے اسے کامیاب بنانے کے اسباب اور ذرائع بھی میسر آ جائیں۔

(19)

رَبَّنَآ اٰمَنَّا فَاغْفِرْ لَنَا وَارْحَمْنَا وَاَنْتَ خَيْرُ الرّٰحِمِيْنَ O

(المومنون: 109)

اے ہمارے رب! ہم ایمان لائے یعنی تیرے قوانین کی صداقت پر ہمارا پورا پورا یقین ہے' تو ہماری مغفرت کر دے' زندگی میں آنے والے خطرات سے ہمیں محفوظ رکھ اور ہم پر رحم کر' ایسا انتظام کر کہ سامان رزق ہمیں ملتا رہے اور تو سب سے بہتر رحم کرنے والا ہے۔

(20)

رَبَّنَا اصْرِفْ عَنَّا عَذَابَ جَهَنَّمَ ق صلے اِنَّ عَذَابَهَا كَانَ غَرَامًا O

(الفرقان: 65)

اے ہمارے رب! دوزخ کے عذاب کو ہم سے دور رکھیو کہ اُس کا عذاب بڑی تکلیف کی چیز ہے۔ (غلط نظام زندگی کی وجہ سے معاشرے میں جو تباہ کن نتائج عذاب کی صورت میں آتے ہیں ان سے محفوظ رہیں یہ ایسا عذاب ہے کہ جو ہر گمراہ کے پیچھے لگا رہتا ہے۔)

(21)

رَبَّنَآ هَبْ لَنَا مِنْ اَزْوَاجِنَا وَذُرِّيّٰتِنَا قُرَّةَ اَعْيُنٍ وَّاجْعَلْنَا لِلْمُتَّقِيْنَ اِمَامًا O (الفرقان:74)

اے ہمارے رب! ہم کو ہماری بیویوں کی طرف سے (دل کا چین) اور اولاد کی طرف سے آنکھوں کی ٹھنڈک عطا فرما اور ہمیں تقویٰ شعاروں کا امام بنا۔ (یعنی ان لوگوں کا لیڈر 'امام' بنا جو زندگی کے خطرات سے بچ کر زندگی گزارنا چاہیں۔)

(22)

رَبَّنَا وَسِعْتَ كُلَّ شَيْءٍ رَّحْمَةً وَّعِلْمًا فَاغْفِرْ لِلَّذِيْنَ تَابُوْا وَاتَّبَعُوْا سَبِيْلَكَ وَقِهِمْ عَذَابَ الْجَحِيْمِ O رَبَّنَا وَاَدْخِلْهُمْ جَنّٰتِ عَدْنِ نِ الَّتِيْ وَعَدْتَّهُمْ وَمَنْ صَلَحَ مِنْ اٰبَآئِهِمْ وَاَزْوَاجِهِمْ وَذُرِّيّٰتِهِمْ ط اِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ O (المومن 8-7)

اے ہمارے رب! تیری رحمت اور تیرا علم ہر چیز کا احاطہ کیے ہوئے ہے تو جن لوگوں نے توبہ کی یعنی جن لوگوں کو اپنی گمراہی کا احساس ہوگیا اور وہ صراط مستقیم پر آگئے اور یوں اپنی غلطیوں سے ہونے والے نقصانات کو پورا کرنا چاہیں تو اے ہمارے رب ان کو سامان حفاظت دے کہ وہ غلطیوں سے ہونے والے نقصانات سے محفوظ رہیں اور (جو) اس طرح تیرے رستے پر چلے اُن کو سامان حفاظت دے اور جہنم کے عذاب سے بچالے' تباہیوں بربادیوں سے محفوظ رکھ۔

اے ہمارے رب! اُن کو ہمیشہ رہنے کی جنت میں داخل کر کہ جس کی بہاروں پر کبھی خزاں نہ آئے یہ وہ زندگی ہے کہ جن کا تو نے اُن سے وعدہ کیا ہے اور جو اُن کے باپ دادا اور اُن کی بیویوں اور اُن کی اولاد میں سے نیک ہوں اُن کو بھی ایسی لازوال جنتی زندگی میں داخل کر بے شک تو غالب حکمت والا ہے کہ تیری طاقت میں حکمت بھی ہے۔

(23)

رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا وَلِاِخْوَانِنَا الَّذِيْنَ سَبَقُوْنَا بِالْاِيْمَانِ وَلَا تَجْعَلْ فِيْ قُلُوْبِنَا غِلًّا لِّلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا رَبَّنَآ اِنَّكَ رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ O
(الحشر:10)

اے ہمارے رب! ہماری اور ہمارے بھائیوں کی جو ہم سے پہلے ایمان لائے ہیں ان (سب) کی مغفرت فرما (یعنی ان کو سامان حفاظت عطا کر) اور مومنوں کی طرف سے ہمارے دل میں کینہ (وحسد) نہ پیدا ہونے دے اور اے ہمارے رب! تو بڑا شفقت کرنے والا یعنی حالات میں نرمی پیدا کرنے والا رَءُوْف ہے کہ تو ہی سامان رزق فراہم کرنے والا ہے (رحیم) مہربان ہے۔

(24)

رَبَّنَا عَلَيْكَ تَوَكَّلْنَا وَاِلَيْكَ اَنَبْنَا وَاِلَيْكَ الْمَصِيْرُO (الممتحنہ:4)

اے ہمارے رب! تجھی پر ہمارا اکمل بھروسہ (توکل) ہے اور سب سے منہ موڑ کر ہم تیری ہی طرف رجوع کرتے ہیں اور تیرے ہی حضور میں (ہمیں) لوٹ کر آنا ہے۔ یعنی سفر زندگی میں ہمارا ہر قدم تیری اطاعت گزاری میں اٹھے کہ یہی ہمارا مقصد ہے۔

(25)

رَبَّنَا لَا تَجْعَلْنَا فِتْنَةً لِّلَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَاغْفِرْ لَنَا رَبَّنَا ج اِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ○ (الممتحنہ:5)

اے ہمارے رب! ہم کو کافروں کے ہاتھوں سے عذاب نہ دلانا یعنی ہم اتنے کمزور نہ ہو جائیں کہ کافر ہم پر ظلم و زیادتی کرنے لگ جائیں اور اے ہمارے رب! ہمیں معاف فرما (ہماری مغفرت کر' سامان حفاظت دے) بے شک تو غالب حکمت والا ہے۔ یقیناً تیری قوت میں حکمت ہے۔

(26)

رَبَّنَآ اَتْمِمْ لَنَا نُوْرَنَا وَاغْفِرْ لَنَا ج اِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ○ (التحریم:8)

اے ہمارے رب! ہمارا نورِ (بصیرت) ہمارے لیے پورا کر (کہ زندگی کی راہیں ہمارے سامنے روشن ہوں اور ہم آگے ہی آگے بڑھتے جائیں) اور ہماری مغفرت فرما۔ (زندگی کے خطرات سے ہمیں محفوظ رکھ) بے شک اللہ ہر چیز پر قادر ہے۔ (بلاشبہ یہاں ہر بات تیرے قوانین اور ٹھیک ٹھیک قدر/اندازوں کے ساتھ واقع ہوتی ہے۔)

قرآن سمجھنا آسان ہے

البقرہ کی ابتدائی اکیس آیات پڑھیے۔ یہ آیات ہم آپ کی آسانی کے لیے نیچے لکھ رہے ہیں۔ مختصراً جو بات ہم آپ کو بتانا چاہتے ہیں وہ یہ ہے کہ ابتدائی پانچ آیات میں مومن کی چند بنیادی خوبیاں یا تعریف ہے اور یہ بھی ہے کہ یہ قرآن ایسی ہدایت ہے جو متقین جیسے مومنوں کے لیے ہے۔ جس کو اس قرآن سے عملی طور پر کوئی دلچسپی نہ ہو تو وہ قرآن کیوں پڑھے گا؟

الٓمّٓ O ذٰلِكَ الْكِتٰبُ لَا رَيْبَ ۛۚ فِيْهِ ۛۚ هُدًى لِّلْمُتَّقِيْنَ O الَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِالْغَيْبِ وَ يُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَ مِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ O وَ الَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِمَآ اُنْزِلَ اِلَيْكَ وَ مَآ اُنْزِلَ مِنْ قَبْلِكَ ۚ وَ بِالْاٰخِرَةِ هُمْ يُوْقِنُوْنَ O اُولٰٓئِكَ عَلٰى هُدًى مِّنْ رَّبِّهِمْ ۗ وَ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ O
(البقرہ: 5-1)

الم۔ یہ کتاب (قرآن مجید) ایسی کتاب ہے جس میں کوئی ریب CONFUSION نہیں ہے، متقین کے لئے رہنما ہے۔ جو غیب پر ایمان لاتے اور صلوٰۃ قائم کرتے ہیں جو کچھ ہم نے ان کو عطا فرمایا ہے اس میں سے خرچ کرتے ہیں۔ اور جو کتاب (اے محمدؐ) تم پر نازل ہوئی اور جو کتابیں تم سے پہلے (پیغمبروں پر) نازل ہوئیں سب پر ایمان لاتے اور آخرت کا یقین رکھتے ہیں۔ یہی لوگ اپنے رب (کی طرف) سے ہدایت پر ہیں اور فلاح پانے والے ہیں۔

آیت چھ اور سات میں کافروں کے بارے میں ہے کہ چاہے کچھ بھی ہو جائے کافر اپنا کفر نہیں چھوڑتے۔

اِنَّ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا سَوَآءٌ عَلَیْهِمْ ءَ اَنْذَرْتَهُمْ اَمْ لَمْ تُنْذِرْهُمْ لَا یُؤْمِنُوْنَ O خَتَمَ اللّٰهُ عَلٰی قُلُوْبِهِمْ وَ عَلٰی سَمْعِهِمْ وَ عَلٰٓی اَبْصَارِهِمْ غِشَاوَةٌ وَّ لَهُمْ عَذَابٌ عَظِیْمٌ O (البقرہ: 7-6)

جو لوگ کافر ہیں انہیں تم نصیحت کرو یا نہ کرو ان کے لئے برابر ہے۔ وہ ایمان نہیں لانے کے۔ اللہ نے ان کے دلوں اور کانوں پر مہر لگا رکھی ہے اور ان کی آنکھوں پر پردہ (پڑا ہوا) ہے اور ان کے لئے بڑا عذاب (تیار) ہے۔

کسی معاشرے میں انسانوں کی سب سے خطرناک قسم وہ ہوتی ہے جس کو منافق کہا جاتا ہے۔ البقرہ کی زیرنظر آیات نمبر ز آٹھ سے لے کر بیس تک منافق کی دوہری شخصیت کے بارے میں کچھ زیادہ تفصیل سے بتایا جا رہا ہے۔

ہماری دنیا میں انسانوں کی آپ کو یہی تین قسمیں ملیں گی۔ ایک وہ جو آپ کی بات مانیں گے۔ دوسرے وہ جو آپ کی بات نہیں مانیں گے۔ تیسرے وہ جو آپ کو اپنی دوستی اور بات ماننے کا یقین دلائیں گے لیکن جب آپ کے پاس سے اٹھ کر جائیں گے تو ایسے غلط کام کریں گے جس سے معاشرے میں خرابیاں پیدا ہوں۔ بظاہر آپ کے دوست ہوں گے لیکن کام دشمنوں والے کریں گے۔ اب آپ یہ آیت پڑھیے:

وَ مِنَ النَّاسِ مَنْ یَّقُوْلُ اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَ بِالْیَوْمِ الْاٰخِرِ وَ مَا هُمْ بِمُؤْمِنِیْنَ O (البقرہ: 8)

اور انسانوں میں بعض لوگ ایسے ہیں جو کہتے ہیں کہ ہم اللہ پر اور روز آخرت پر ایمان رکھتے ہیں حالانکہ وہ ایمان نہیں رکھتے۔

يُخٰدِعُوْنَ اللّٰهَ وَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَ مَا يَخْدَعُوْنَ اِلَّآ اَنْفُسَهُمْ وَ مَا يَشْعُرُوْنَ○ (البقرہ:9)	یہ (خوش فہمی میں) اللہ کو اور مومنوں کو دھوکا دیتے ہیں مگر درحقیقت اپنے سوا کسی کو دھوکا نہیں دیتے اور اس کا شعور نہیں رکھتے۔
فِيْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ فَزَادَهُمُ اللّٰهُ مَرَضًا وَ لَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ بِمَا كَانُوْا يَكْذِبُوْنَ○ (البقرہ:10)	ان کے دلوں میں مرض تھا اللہ نے ان کا مرض اور زیادہ کر دیا اور ان کے جھوٹ بولنے کے سبب ان کو دکھ دینے والا عذاب ہوگا۔
وَ اِذَا قِيْلَ لَهُمْ لَا تُفْسِدُوْا فِي الْاَرْضِ قَالُوْٓا اِنَّمَا نَحْنُ مُصْلِحُوْنَ○ اَلَآ اِنَّهُمْ هُمُ الْمُفْسِدُوْنَ وَ لٰكِنْ لَّا يَشْعُرُوْنَ○ (البقرہ:11-12)	اور جب ان سے کہا جاتا ہے کہ زمین میں فساد نہ ڈالو تو کہتے ہیں ہم تو اصلاح کرنے والے ہیں۔ دیکھو یہ بلاشبہ مفسد ہیں لیکن شعور نہیں رکھتے۔
وَ اِذَا قِيْلَ لَهُمْ اٰمِنُوْا كَمَآ اٰمَنَ النَّاسُ قَالُوْٓا اَنُؤْمِنُ كَمَآ اٰمَنَ السُّفَهَآءُ اَلَآ اِنَّهُمْ هُمُ السُّفَهَآءُ وَ لٰكِنْ لَّا يَعْلَمُوْنَ○ (البقرہ:13)	اور جب ان سے کہا جاتا ہے کہ جس طرح اور لوگ ایمان لے آئے تم بھی ایمان لے آؤ تو کہتے ہیں بھلا جس طرح بے وقوف ایمان لے آئے ہیں اسی طرح ہم بھی ایمان لے آئیں؟ سن لو کہ یہی بے وقوف ہیں اور علم نہیں رکھتے۔

وَ اِذَا لَقُوا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا قَالُوْٓا اٰمَنَّا ج صلے وَ اِذَا خَلَوْا اِلٰی شَیٰطِیْنِهِمْ لا قَالُوْٓا اِنَّا مَعَكُمْ لا اِنَّمَا نَحْنُ مُسْتَهْزِءُوْنَ O اَللّٰهُ یَسْتَهْزِئُ بِهِمْ وَ یَمُدُّهُمْ فِیْ طُغْیَانِهِمْ یَعْمَهُوْنَ O اُولٰٓئِكَ الَّذِیْنَ اشْتَرَوُا الضَّلٰلَةَ بِالْهُدٰی ص فَمَا رَبِحَتْ تِّجَارَتُهُمْ وَ مَا كَانُوْا مُهْتَدِیْنَ O (البقرہ: 16-14)

اور یہ لوگ جب مومنوں سے ملتے ہیں تو کہتے ہیں کہ ہم ایمان لے آئے ہیں اور جب اپنے شیطانوں میں جاتے ہیں تو (ان سے) کہتے ہیں کہ ہم تمہارے ساتھ ہیں اور (مومنوں سے) تو ہم ہنسی کیا کرتے ہیں۔ ان (منافقوں) سے اللہ ہنسی کرتا ہے اور انہیں مہلت دیئے جاتا ہے کہ شرارت و سرکشی میں پڑے بہک رہے ہیں۔ یہ وہ لوگ ہیں جنہوں نے ہدایت چھوڑ کر گمراہی خریدی تو نہ تو ان کی تجارت ہی نے کچھ نفع دیا اور نہ وہ ہدایت یاب ہوئے۔

مَثَلُهُمْ كَمَثَلِ الَّذِی اسْتَوْقَدَ نَارًا ج فَلَمَّآ اَضَآءَتْ مَا حَوْلَهٗ ذَهَبَ اللّٰهُ بِنُوْرِهِمْ وَ تَرَكَهُمْ فِیْ ظُلُمٰتٍ لَّا یُبْصِرُوْنَ O صُمٌّۢ بُكْمٌ عُمْیٌ فَهُمْ لَا یَرْجِعُوْنَ O لا (البقرہ: 18-17)

ان کی مثال اس شخص کی سی ہے جس نے (شب تاریک) میں آگ جلائی جب آگ نے اس کے ارد گرد کی چیزیں روشن کیں تو اللہ نے ان لوگوں کی روشنی زائل کردی اور ان کو اندھیروں میں چھوڑ دیا کہ کچھ نہیں دیکھتے۔ (یہ) بہرے ہیں گونگے ہیں اندھے ہیں کہ (کسی طرح سیدھے رستے کی طرف) لوٹ ہی نہیں سکتے۔

اَوۡ كَصَيِّبٍ مِّنَ السَّمَآءِ فِيۡهِ ظُلُمٰتٌ وَّرَعۡدٌ وَّبَرۡقٌ ۚ يَجۡعَلُوۡنَ اَصَابِعَهُمۡ فِىۡٓ اٰذَانِهِمۡ مِّنَ الصَّوَاعِقِ حَذَرَ الۡمَوۡتِ ؕ وَاللّٰهُ مُحِيۡطٌ بِالۡكٰفِرِيۡنَ ○ يَكَادُ الۡبَرۡقُ يَخۡطَفُ اَبۡصَارَهُمۡ ؕ كُلَّمَآ اَضَآءَ لَهُمۡ مَّشَوۡا فِيۡهِ ۙ وَاِذَآ اَظۡلَمَ عَلَيۡهِمۡ قَامُوۡا ؕ وَلَوۡ شَآءَ اللّٰهُ لَذَهَبَ بِسَمۡعِهِمۡ وَاَبۡصَارِهِمۡ ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَىۡءٍ قَدِيۡرٌ ○
(البقرہ: 19-20)

یا ان کی مثال بارش کی سی ہے جو آسمان سے برس رہی ہواور اس میں اندھیرے پر اندھیرا (چھا رہا) ہواور (بادل) گرج (رہا) ہواور بجلی (کوند رہی) ہوتو یہ کڑک سے (ڈرکر) موت کے خوف سے کانوں میں انگلیاں دے لیں (ان بے وقوفوں کو اتنا بھی نہیں معلوم کہ آسمانی بجلی کی تباہ کاریاں کانوں کے راستے اندر نہیں جایا کرتیں یہ تو ساری فضا میں پھیلی ہوئی ہوتی ہیں) اور اللہ کافروں کو (ہر طرف سے) گھیرے ہوئے ہے۔ قریب ہے کہ بجلی (کی چمک) ان کی آنکھوں (کی بصارت) کو اچک لے جائے جب بجلی (چمکتی اور) ان پر روشنی ڈالتی ہے تو اس میں چل پڑتے ہیں اور جب اندھیرا ہو جاتا ہے تو کھڑے کے کھڑے رہ جاتے ہیں اور اگر اللہ چاہتا تو ان کے کانوں (سے سننے کی صلاحیت) اور آنکھوں (سے دیکھنے کی صلاحیت دونوں) کو ختم کر دیتا۔ بلاشبہ اللہ ہر چیز پر قادر ہے۔

اس کے بعد آیت اکیس دیکھئے جس میں اللہ تعالیٰ نے تمام انسانوں کو مخاطب کیا ہے۔

يَـٰٓاَيُّهَا النَّاسُ اعْبُدُوْا رَبَّكُمُ الَّذِىْ خَلَقَكُمْ وَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ O (البقرہ:21)

اے انسانو! اپنے رب کی عبادت کرو جس نے تم کو تم سے پہلے لوگوں کو پیدا کیا تا کہ تم (اس کے عذاب سے) بچو۔
(اللہ تعالیٰ کی ہدایت ہر انسان کے لئے ہے۔ اگر مومن ہے تو اس کو اس لئے ہدایت ہے کہ وہ اپنے آپ کو مزید ایمان دار کرے، کافر ہے تو کافری چھوڑ دے اور منافق ہے تو اپنی اصلاح کرتے ہوئے مومن بن جائے۔)

جب آپ البقرہ کی ابتدائی بیس آیات کو پڑھنے کے بعد آیت نمبر اکیس پڑھیں گے (جو اوپر لکھی ہوئی ہے) اس میں اللہ تعالیٰ نے تمام انسانوں سے کہا ہے کہ اپنے رب کے حکم پر چلو تا کہ اس کے عذاب سے بچو۔ یعنی اس عذاب سے بچو جو قرآن کی خلاف ورزی کرنے سے آتا ہے۔

قرآن دنیا کی واحد کتاب ہے جو تمام انسانوں کے لیے ہے۔ مومن ہو تو اس لیے قرآن پڑھے کہ وہ زیادہ حسین انداز کا عملی طور پر مومن بن جائے، کافر ہو تو اس لیے پڑھے کہ کفر سے باز رہے اور منافق ہو تو قرآن پڑھنے کے بعد منافقت نہ کرے۔

البقرہ کی ابتدائی اکیس آیات کو آپ پورے قرآن کی تمہید سمجھ لیں یا دیباچہ کہہ لیجیے۔ ان ابتدائی اکیس آیات کو آپ ہر وقت کے لیے اپنے ذہن

میں محفوظ کرلیں کیونکہ جب بھی آپ قرآن پڑھیں گے تو آپ کو یہی ملے گا کہ جتنے بھی انبیائے کرام دنیا میں لوگوں کی اصلاح اور اللہ کے دین کو نافذ کرنے کے لئے آئے تھے، ان کا واسطہ ان ہی تین قسم کے انسانوں سے پڑا تھا۔

بنی اسرائیل ایک عجیب قوم تھی جس کے بارے میں آپ ضرور کچھ نہ کچھ معلومات رکھتے ہوں گے۔ قوم چاہے بنی اسرائیل ہو یا قوم عاد اور ثمود یا وہ قوم جو ہمارے آخری رسول حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں تھی، ہر زمانے میں انسانوں کے یہ تین گروہ ہوا کرتے تھے۔ ہمارے زمانے میں بھی انسانوں کی یہی تین قسمیں موجود ہیں۔

اس کے بعد اور اس کے ساتھ ساتھ قرآن میں جو تفصیل ملے گی وہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کون ہے اور کیا کرسکتا ہے۔ انسانوں کو بطور ایک مومن کے کیا کرنا ہے اور کس کس طرح جان لیوا مراحل سے کامیابی سے گزر کر جنت کی ابدی زندگی کی طرف جانا ہے۔ مومنوں کو یہ ہدایت دی گئی کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام اور ہمارے آخری رسول حضرتِ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی کو اسوۂ حسنہ کے طور اپنے سامنے رکھو اور ان کے طور طریقے اپناؤ تاکہ کامیاب زندگی گزارتے ہوئے جنت میں داخل ہو جاؤ۔ ہماری پہلی اور آخری درخواست آپ سے یہی ہے کہ قرآن کو مذہبی کتاب کی طرح نہ پڑھیے بلکہ عملی زندگی گزارنے کے لیے قانون کی کتاب سمجھتے ہوئے پڑھیے۔

قرآن سمجھنے کے لیے دنیا کی آسان ترین کتاب ہے لیکن اس پر عمل کرنا بہت ہی مشکل کام ہے۔ مثلاً اللہ تعالیٰ نے حکم دیا کہ ہمیشہ اللہ کے گواہ بن کر سچی شہادت دو۔ شہادت بھی ایسی کہ صاف صاف اور سیدھے سادے الفاظ میں ہو۔ گول مول اور توڑ مروڑ کر گواہی نہ دو۔ تمہاری سچی بات تمہارے اپنے

خلاف یا تمہارے والدین کے خلاف ہی کیوں نہ جائے، تب بھی سچ کہنا ہو گا۔(النساء: 135) ایک مومن کو ہمیشہ سچ کہنا ہوتا ہے۔ سچ میں جھوٹ کی ملاوٹ بھی نہیں کرنا۔آپ کو یاد ہی ہوگا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سب سے بڑی خوبی کیا تھی، بے شمار خوبیوں میں سے ایک بہت بڑی خوبی یہی تھی نا کہ اپنے تو اپنے بیگانے بھی ان کو صادق اور امین کہا کرتے تھے۔انہوں نے ساری زندگی سچ کہا جس کے قائل ان کے مخالفین بھی تھے۔سچا، صادق انسان ہی امین بننے کے قابل ہوتا ہے۔

یہاں ضمنی طور پر ایک بات یاد آرہی ہے۔آپ نے مذاہب عالم میں دیکھا اور سنا ہوگا کہ اگر کسی کے جھوٹ سے کسی کی جان بچتی ہو یعنی ایسا جھوٹ جس میں مصلحت ہو(دروغ مصلحت آمیز) ایسا جھوٹ بولنا جائز ہے۔ جب کہ اللہ تعالیٰ ہمیں اپنے قرآن میں النساء: 135 جس کا ترجمہ آپ اوپر پڑھ چکے ہیں کہ اللہ کے گواہ بن کر سچی شہادت دو۔ چاہے وہ سچ تمہارے والدین کے خلاف ہی کیوں نہ جائے۔مزید سوچیے کہ والدین کا رتبہ کتنا بڑا ہے۔جن کے لیے حکم دیا گیا کہ ان کے سامنے اف بھی نہ کرو(بنی اسرائیل: 24-23)۔ ان کے لیے اپنے اللہ سے ہمیشہ رحمت طلب کرو۔کہا جارہا ہے کہ تمہارا سچ اگر تمہارے والدین کے خلاف ہی کیوں نہ جائے تم کو پھر بھی سچ ہی کہنا ہو گا۔ دیکھئے یونس کی آیت 17-16 جس میں آپ کو ملے گا کہ جھوٹ بولنے والے ظالم ہوتے ہیں (اپنے آپ پر ظلم کرنے والے) اگر اللہ کے حکم کے خلاف جھوٹ کہیں تو ہم ظالم کہلائیں گے اور جھوٹ بولنے والے اللہ کی بات نہ ماننے والے مجرمین کہلائیں گے جن کو فلاح نہیں مل سکتی۔

جب بھی آپ قرآن پڑھیں تو ترجمہ کے ساتھ ساتھ عربی الفاظ پر بھی

توجہ دیں گے تو آپ کو سمجھنے میں زیادہ آسانی ہو جائے گی۔ وہ اس لیے کہ اردو زبان میں عربی کے چالیس تا ساٹھ فیصد الفاظ موجود ہیں جن کی اردو بہت اچھی ہے ان کے لیے ساٹھ فی صد جن لوگوں کو کم اردو آتی ہو ان کے لیے اوسطاً چالیس فی صد ایسے الفاظ ہیں جو ہم اردو میں بھی بولتے ہیں۔

ایک بہت ضروری بات:

اگر آپ کو قرآن پڑھنے کا شوق ہو اور آپ براہ راست قرآن سے ہدایات و احکامات سمجھنا چاہتے ہوں تو آپ کو قرآن کا علم حاصل کرنے اور اس کے سمجھنے کے لیے بہت ساری کتابیں مل جائیں گی۔ مثلاً ہمارے بہت سے بزرگوں نے قرآن کے ایک ایک لفظ کے معنی اور مطالب، تشریح اور مفہوم لکھے ہیں۔ بہت سے مفکرین نے قرآن کے مضامین کو کلاسیفائیڈ کر کے کتابیں لکھی ہیں۔ بعض اہل علم نے انبیائے کرام کے بارے میں تفصیل سے لکھا ہے۔ بعض دانشوروں نے قرآن کے معاشی نظام اور طرز حکومت کے بارے میں لکھا ہے، بعض صاحبان علم نے اسلام میں مساجد کی ضرورت اور اہمیت کے بارے میں بہت کچھ لکھا ہے۔ قرآن کا شاید ہی کوئی ایسا مضمون ہو جو لکھنے سے رہ گیا ہو۔ قرآن کی ہر بات اور ایک ایک مضمون کے بارے میں معلومات پر مشتمل آپ کو اگر ہزاروں نہیں تو بلا شبہ سیکڑوں کتابیں ضرور مل جائیں گی، کسی بھی اچھے بک شاپ میں جا کر دیکھیے یا کسی بھی بڑے دارالعلوم کی لائبریری میں یا کسی بھی اچھی یونیورسٹی کی لائبریری میں جائیے اور دیکھیے کہ قرآن کے بارے میں آپ کو کیسی کیسی دلچسپ اور معلومات سے بھری ہوئی کتابیں ملیں گی۔

قرآن تمام انسانوں کے لیے ہے اگر آپ خوش قسمتی سے مسلمان ہوں تو یہ

کبھی بھی مت کہیے کہ ہمارے پاس وقت نہیں ہے، ہمارے پاس فرصت نہیں تھی اسی لیے قرآن پڑھنے، سمجھنے اور عمل کرنے میں کوتاہی ہوگئی۔ مرنے کے بعد ہمارا یہ کہنا کہ ہمارے پاس فرصت نہیں تھی، ہمیں نہیں بچائے گا۔ اللہ پاک جواب میں کہے گا کیا ہم نے تم کو اتنی عمر نہیں دی تھی اس میں جو سوچنا چاہتا سوچ لیتا۔ جب کہ تمہارے پاس نذیر WARNING دینے والا بھی آیا تھا۔ (فاطر:37)

پڑھے لکھے مسلمانوں پر زیادہ ذمہ داری ہے کہ نہ صرف وہ قرآن سے براہِ راست علم حاصل کریں تا کہ ان کے گھر والے اور دوست اور برادری والے جن کو پڑھنا لکھنا نہیں آتا ہے وہ بھی آپ سے فیض یاب ہوں۔

ہم نے دیکھا ہے کہ ہم میں سے بہت سے لوگوں کے پاس قرآن پڑھنے اور سمجھنے کا وقت بالکل ہی نہیں ہے۔ ہمیں بڑا عجیب لگتا ہے کہ یہ کیسے لوگ ہیں جن کو اللہ کی کتاب سے علم حاصل کرنے کی کچھ بھی فکر نہیں ہے۔ نہ ان کو قرآن پڑھنے سے کوئی لگاؤ ہے نہ ہی سمجھنا چاہتے ہیں اگر کوئی اپنے گھر کا ذمہ دار فرد ہے (ویسے تو ہر شخص اپنی اپنی جگہ پر ذمہ دار ہوتا ہے) اور پھر بھی قرآن کو عمل کرنے کے لیے نہیں پڑھا تو ایسے لوگوں نے دو سنگین غلطیاں کیں۔ ایک تو خود قرآن نہ پڑھ کر غلطی کی ان کی وجہ سے ان کے اہل خانہ بھی قرآن کے احکامات اور ہدایات سے محروم رہ گئے۔ ان لوگوں نے اپنا بوجھ بھی اٹھایا اور ان کی وجہ سے دوسرے جو قرآنی تعلیمات سے محروم ہو گئے ان کی محرومی کا بوجھ بھی اٹھایا۔

یہ ہم ان لوگوں کے لیے بھی لکھ رہے ہیں جو خود بھی اعلیٰ تعلیم یافتہ ہیں اور جنہوں نے اپنے بچوں کو بہت ہی اچھے اسکولوں اور کالجوں اور یونیورسٹیوں میں لکھایا پڑھایا اور بلا شبہ ان کی تعلیم پر لاکھوں روپے خرچ بھی کیے۔ ایسے

لوگوں کو ہم یہ بتانا چاہتے ہیں جن کے پاس قرآن پڑھنے کا ٹائم نہیں ہے لیکن اپنے لیے اور اپنے بچوں کے لیے لاکھوں روپے خرچ کر کے اعلیٰ تعلیم کا بندوبست کرتے ہیں۔ ہم ان لوگوں کو ایک سوال پوچھ کر یہ بتانا چاہتے ہیں کہ دنیا کی زندگی، دنیا کی ایسی زندگی جس کے لیے ہم اچھی طرح جانتے ہیں کہ ہماری موجودہ زندگی فقط چار دن کی ہے جس کی کوئی گارنٹی بھی نہیں ہے کہ معلوم نہیں کل ہو نہ ہو! اور مرنے کے بعد کی زندگی جس کے لیے معلوم ہے کہ وہ زندگی ابدی اور لازوال زندگی ہوگی۔ جنت کی لازوال بہاروں والی زندگی کو حاصل کرنے کے لیے ہمیں فقط ایک چھوٹی سی کتاب کو پڑھنا، سمجھنا اور عمل کرنا ہوگا تاکہ ایک نہ ختم ہونے والی زندگی میں کامیابی سے داخلہ ہو جائے۔

ایک چھوٹی سی موجودہ، چار روزہ زندگی کو بہترین اور کامیاب بنانے کے لیے لاکھوں روپے خرچ کرتے ہوئے تعلیم حاصل کرنے کے لئے دن کے اوسطاً چھ سے آٹھ گھنٹے صرف کرتے ہیں۔ یعنی ہماری دنیا کی زندگی میں جس کے بارے میں اللہ کے سوا کوئی نہیں جانتا کہ کون کب اور کہاں مرے گا؟ (لقمان:34) اس کو کامیاب بنانے کے لیے بہت ساری موٹی موٹی کتابیں پڑھ پڑھ کر امتحان پاس کرتے ہیں۔ کامیاب زندگی گزارنے کے لیے پڑھنا لکھنا بری بات ہرگز نہیں ہے۔ ڈاکٹر، انجینئر، ایڈووکیٹ وغیرہ بننا بلاشبہ اچھی بات ہے۔

ہمارا سوال یہ ہے کہ جب ہم اپنی اور اپنے بچوں کی چار دن کی زندگی کو بہترین بنانے کے لیے لاکھوں روپے اور روزانہ چھ سے آٹھ گھنٹے صرف کر دیتے ہیں، اس کے مقابلے میں جنت کی لازوال زندگی حاصل کرنے کے

لیے ہم نے کتنا وقت اور سرمایہ لگایا؟ اگر آپ قرآن پڑھنے والوں میں اور پھر پڑھنے کے بعد عمل کرنے والوں میں نہ ہوں تو اپنے ٹائم ٹیبل پر نظر ثانی کیجیے۔ اللہ تعالیٰ کا پہلا حکم اقراء، پڑھنا ، PROCLAMATION کو نہ بھولیے۔

ہم اپنی کتابوں میں اپنا فقط ایک ہی مقصد بتاتے ہیں کہ ہمارے بہن بھائیوں کے سامنے، چاہے وہ مسلم ہوں یا غیر مسلم، قرآن کی آیات آجائیں تا کہ ان کو صحیح اور غلط کا فیصلہ کرنا آجائے، قرآن کو اللہ تعالیٰ نے الفرقان کہا ہے، اس کا مطلب ہے حق اور باطل میں یعنی سچ اور جھوٹ کے فرق کو ظاہر کرنے والی کتاب۔

ہم آپ کا وقت بچانا چاہتے ہیں۔ جب ہماری کتابیں پڑھیں تو کم از کم آپ کو یہ تو معلوم ہو جائے کہ بہترین زندگی گزارنے کے لیے اس قرآن میں کیا کچھ ہے اور کس کس انداز میں بتایا جا رہا ہے۔ یہ کہنا زیادہ مناسب ہوگا کہ ہم آپ کا وقت بچانا چاہتے ہیں اور اگر آپ ہماری کتابوں کی وجہ سے قرآن پر پہلے انفرادی طور پر اور بعد میں اجتماعی طور پر عمل کرنا چاہیں اور آپ مزید معلومات حاصل کرنا بھی چاہیں تو اس کے لیے ہمارے ملک کی اچھی لائبریریاں اور بک شاپ بھری ہوئی ہیں جہاں آپ کو قدیم اور جدید کتابیں سیکڑوں کی تعداد میں ملیں گی۔ ہم اپنی کتابوں سے پل کا کام لینا چاہتے ہیں یعنی ہماری کتابوں کو پڑھ کر آپ کے ذوق وشوق میں اضافہ ہو۔ ہم زیادہ دور نہیں جاتے، ہمارے بزرگوں نے حضرت شاہ ولی اللہ کے زمانے سے یعنی اٹھارویں صدی سے لے کر اب تک جتنا بھی قرآن پر کام کیا گیا ہے، آپ کو وہ پڑھنے کا شوق بھی پیدا ہو۔

اختلاف

(1)

آپ اکثر ایسے جملے سنتے ہوں گے کہ

1۔ مجھے آپ سے اختلاف ہے۔

2۔ میں آپ کی بات سے معاف کیجئے اتفاق نہیں کرتا۔

3۔ آپ کا خیال درست ہے مگر میرا نظریہ کوئی اور ہے، وغیرہ وغیرہ۔

ہم لوگوں کے ذہنوں میں یہ بات پتا نہیں کیوں بیٹھ گئی ہے کہ انسانوں میں اختلاف ضرور رہتا ہے۔ بعضے استاد قسم کے سیاسی لیڈر آپ کو یہ کہتے ہوئے بھی دکھائی دیں گے (کیبل ٹی وی کے مختلف چینلز پر) کہ صاحب اختلاف رکھنا تو جمہوریت کا حسن ہے۔

ہم قرآن کے طالب علم ہیں اور دل و جان سے یہ چاہتے ہیں کہ آپ قرآن کے ہم سے زیادہ اچھے طالب علم اور عملی مسلمان بنیں۔

قرآن پڑھنے والے عملی مسلمان آپس میں اختلاف کبھی بھی نہیں کر سکتے۔ کیونکہ قرآن کی ایک خوبی یہ بھی ہے کہ وہ انسانوں کے درمیان اختلافات کو ختم کر دیتا ہے۔ ہم مختصراً چند باتیں بتانا چاہتے ہیں۔ سوچئے کہ کوئی دو مسلمان ان باتوں پر اختلاف کر سکتے ہیں مثلاً:

1۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا حقیقی بھائی کی شادی حقیقی بہن سے نہیں ہو سکتی۔
(النساء:23)

2۔ یہ ہدایت دی گئی کہ ایک دوسرے کا مال باطل (ناجائز طریقے سے) نہ کھاؤ۔ (البقرہ:188)

3۔ نہ ہی کچھ مال حکام کو بطور رشوت پہنچاؤ۔(البقرہ:188)

4۔ ہر مسلمان رمضان کے فرض روزے اس لیے رکھتا ہے کہ یہ اللہ کا حکم ہے۔(البقرہ:185)

5۔ حج کا حکم بھی ہر صاحب استطاعت مسلمان پر زندگی میں ایک دفعہ فرض کر دیا گیا ہے۔(ال عمران: 97-96)

6۔ ایک دوسرے کے ساتھ جب تجارت کا لین دین کرو تو ضروری ہے کہ باہمی رضامندی کے ساتھ کرو۔ (النساء:29)

7۔ بھوکوں کے لیے کھانے کا بندوبست کرو۔(الدہر: 11-8)

8۔ مسلمانوں یا مومنوں سے کہا گیا کہ ایک دوسرے کی غیبت نہ کرو، بدگمانی نہ کرو اور ایک دوسرے کے برے برے نام نہ رکھو۔کوئی قوم کسی دوسری قوم کا مذاق بھی نہ اڑائے۔ (تذلیل نہ کرے) (الحجرات: 12-11)

9۔ بات بہت صاف اور سیدھے لفظوں میں کیا کرو۔(الاحزاب:70)

10۔ ہمیشہ اللہ کی خاطر سچی گواہی دیا کرو۔(النساء: 135)

11۔ گول مول اور توڑ مروڑ کر بھی بات نہ کرو۔ (النساء:135، الاحزاب:70)

12۔ قرآن کے احکام کو سنجیدگی سے لیا کرو۔ مذاق میں نہ اڑاؤ، ہنسی اور کھیل نہ بناؤ۔(البقرہ:231)

13۔ اکڑ کر اور گردن تان کر مت چلو۔(لقمان:18)

14۔ مرنے سے پہلے وصیت کرنا بھی فرض قرار دیا گیا۔(البقرہ:180)

15۔ ماں باپ کو اف بھی نہ کہو، ان کے ساتھ ایسی باتیں کرو جن سے ان کی عزت ہو۔(قولاً کریماً)(بنی اسرائیل:24-23)

16۔ مومن مردوں کو پہلے اور مومن خواتین کو بعد میں حکم دیا گیا کہ اپنی نگاہوں کو نیچی رکھیں۔ یعنی نظروں کو بے باک نہ ہونے دیں (کیونکہ جنسی بے راہ روی آنکھوں کی کھڑکیوں سے ذہن میں داخل ہوتی ہیں) (النور:31-30)

قرآن میں اس طرح کے بہت سارے احکام آپ کو مل جائیں گے۔ ان کو آپ پڑھئے اور سوچئے کہ کوئی بھی دو سچے اور پکے مومن اللہ کے کسی بھی حکم پر عمل کرنے کے لئے آپس میں اختلاف رکھیں گے؟

اللہ کی کتاب مومنوں کے درمیان اختلافات ختم کر دیتی ہے۔

یہ بھی سوچئے کہ جنت ایک ایسی جگہ ہے جہاں کسی کو کسی سے کوئی اختلاف نہیں ہوگا۔ ہر طرف امن واطمینان ہوگا۔

مزید سوچئے کہ اگر ہم سب مل کر اللہ کے قرآن پر عمل کریں گے تو ہماری یہ دنیا بھی جنت ارضی بن جائے گی۔

اختلاف

(2)

1۔ ذٰلِكَ بِاَنَّ اللّٰهَ نَزَّلَ الْكِتٰبَ بِالْحَقِّ ؕ وَ اِنَّ الَّذِيْنَ اخْتَلَفُوْا فِى الْكِتٰبِ لَفِىْ شِقَاقٍۢ بَعِيْدٍ۝ (البقرہ:176)

یہ اس لئے کہ اللہ نے کتاب سچائی کے ساتھ نازل فرمائی اور جن لوگوں نے اس کتاب میں اختلاف کیا وہ ضد میں (آ کر نیکی سے) دور (ہو گئے) ہیں۔

2۔ كَانَ النَّاسُ اُمَّةً وَّاحِدَةً ۫ فَبَعَثَ اللّٰهُ النَّبِيّٖنَ مُبَشِّرِيْنَ وَ مُنْذِرِيْنَ ۠ وَ اَنْزَلَ مَعَهُمُ الْكِتٰبَ بِالْحَقِّ لِيَحْكُمَ بَيْنَ النَّاسِ فِيْمَا اخْتَلَفُوْا فِيْهِ ؕ وَ مَا اخْتَلَفَ فِيْهِ اِلَّا الَّذِيْنَ اُوْتُوْهُ مِنْۢ بَعْدِ مَا جَآءَتْهُمُ الْبَيِّنٰتُ بَغْيًۢا بَيْنَهُمْ ۚ فَهَدَى اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لِمَا اخْتَلَفُوْا فِيْهِ مِنَ الْحَقِّ بِاِذْنِهٖ ؕ وَ اللّٰهُ يَهْدِىْ مَنْ يَّشَآءُ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ۝ (البقرہ:213)

(پہلے تو سب) لوگوں کا ایک ہی مذہب تھا (لیکن وہ آپس میں اختلاف کرنے لگے) تو اللہ نے (ان کی طرف) بشارت دینے والے اور ڈر سنانے والے پیغمبر بھیجے اور ان پر سچائی کے ساتھ کتابیں نازل کیں تاکہ جن امور میں لوگ

اختلاف کرتے تھے ان کا ان میں فیصلہ کردے اور اس میں اختلاف بھی ان ہی لوگوں نے کیا جن کو کتاب دی گئی تھی باوجود یہ کہ ان کے پاس کھلے ہوئے احکام آچکے تھے (اور یہ اختلاف انہوں نے صرف) آپس کی ضد سے (کیا) تو جس امرِ حق میں وہ اختلاف کرتے تھے اللہ نے اپنی مہربانی سے مومنوں کو اس کی راہ دکھا دی اور اللہ جس کو چاہتا ہے سیدھا رستہ دکھا دیتا ہے۔

مزید دیکھئے، البقرہ: 253

3۔ وَلْتَكُنْ مِّنْكُمْ اُمَّةٌ يَّدْعُوْنَ اِلَى الْخَيْرِ وَ يَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَ يَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ ؕ وَ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ۝ وَ لَا تَكُوْنُوْا كَالَّذِيْنَ تَفَرَّقُوْا وَ اخْتَلَفُوْا مِنْۢ بَعْدِ مَا جَآءَهُمُ الْبَيِّنٰتُ ؕ وَ اُولٰٓئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ عَظِيْمٌ ۝

(آلعمران: 104-105)

اور تم میں ایک جماعت ایسی ہونی چاہیے جو لوگوں کو نیکی کی طرف بلائے اور اچھے کام کرنے کا حکم دے اور برے کاموں سے منع کرے یہی لوگ ہیں جو نجات پانے والے ہیں۔

اور ان لوگوں کی طرح نہ ہونا۔ جو متفرق ہو گئے اور احکام بین آنے کے بعد ایک دوسرے (کے خلاف ہو گئے، آپس میں) اختلاف کرنے لگے یہ وہ لوگ ہیں جن کو (قیامت کے دن) بڑا عذاب ہوگا۔

4۔ وَ مَا كَانَ النَّاسُ اِلَّآ اُمَّةً وَّاحِدَةً فَاخْتَلَفُوْا ؕ وَ لَوْ لَا كَلِمَةٌ سَبَقَتْ مِنْ رَّبِّكَ لَقُضِيَ بَيْنَهُمْ فِيْمَا فِيْهِ يَخْتَلِفُوْنَ O (یونس:19)

اور (سب) لوگ (پہلے) ایک ہی امت (یعنی ایک ہی ملت پر) تھے پھر جدا جدا ہو گئے اور اگر ایک بات جو تمہارے رب کی طرف سے پہلے ہو چکی ہے نہ ہوتی تو جن باتوں میں وہ اختلاف کرتے ہیں ان میں فیصلہ کر دیا جاتا۔

5۔ وَ لَقَدْ بَوَّاْنَا بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ مُبَوَّاَ صِدْقٍ وَّ رَزَقْنٰهُمْ مِّنَ الطَّيِّبٰتِ ۚ فَمَا اخْتَلَفُوْا حَتّٰى جَآءَهُمُ الْعِلْمُ ؕ اِنَّ رَبَّكَ يَقْضِيْ بَيْنَهُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فِيْمَا كَانُوْا فِيْهِ يَخْتَلِفُوْنَ O (یونس:93)

اور ہم نے بنی اسرائیل کو رہنے کو عمدہ جگہ دی اور کھانے کو پاکیزہ چیزیں عطا کیں لیکن وہ باوجود علم ہونے کے اختلاف کرتے رہے۔ بے شک جن باتوں میں وہ اختلاف کرتے رہے ہیں تمہارا رب قیامت کے دن ان میں ان باتوں کا فیصلہ کر دے گا۔

6۔ وَ مَآ اَنْزَلْنَا عَلَيْكَ الْكِتٰبَ اِلَّا لِتُبَيِّنَ لَهُمُ الَّذِی اخْتَلَفُوْا فِيْهِ ۙ وَ هُدًى وَّ رَحْمَةً لِّقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ O (النحل:64)

اور ہم نے جو تم پر کتاب نازل کی ہے تو اس کے لیے کہ جس امر میں ان لوگوں کو اختلاف ہے تم اس کا فیصلہ کر دو۔ اور (یہ) مومنوں کے لیے ہدایت اور رحمت ہے۔ مزید دیکھیے، النحل:124

7۔ وَاٰتَیْنٰهُمْ بَیِّنٰتٍ مِّنَ الْاَمْرِ ۚ فَمَا اخْتَلَفُوْٓا اِلَّا مِنْۢ بَعْدِ مَا جَآءَهُمُ الْعِلْمُ ۙ بَغْیًۢا بَیْنَهُمْ ۭ اِنَّ رَبَّكَ یَقْضِیْ بَیْنَهُمْ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ فِیْمَا كَانُوْا فِیْهِ یَخْتَلِفُوْنَ ○ (الجاثیہ:17)

اوران کو دین کے بارے میں دلیلیں عطا کیں تو انہوں نے جو اختلاف کیا تو علم آ چکنے کے بعد آپس کی ضد سے کیا۔ بے شک تمہارا رب قیامت کے دن ان میں ان باتوں کا جن میں وہ اختلاف کرتے تھے فیصلہ کرے گا۔

8۔ وَلَمَّا جَآءَ عِیْسٰی بِالْبَیِّنٰتِ قَالَ قَدْ جِئْتُكُمْ بِالْحِكْمَةِ وَلِاُبَیِّنَ لَكُمْ بَعْضَ الَّذِیْ تَخْتَلِفُوْنَ فِیْهِ ۚ فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاَطِیْعُوْنِ ○ اِنَّ اللّٰهَ هُوَ رَبِّیْ وَرَبُّكُمْ فَاعْبُدُوْهُ ۭ هٰذَا صِرَاطٌ مُّسْتَقِیْمٌ ○ فَاخْتَلَفَ الْاَحْزَابُ مِنْۢ بَیْنِهِمْ ۚ فَوَیْلٌ لِّلَّذِیْنَ ظَلَمُوْا مِنْ عَذَابِ یَوْمٍ اَلِیْمٍ ○ (الزخرف: 63-65)

اور جب عیسیٰ نشانیاں لے کر آئے تو کہنے لگے کہ میں تمہارے پاس دانائی (کی کتاب) لے کر آیا ہوں نیز اس لیے کہ بعض باتیں جن میں تم اختلاف کرتے ہو تم کو سمجھا دوں۔ تو اللہ سے ڈرو اور میرا کہا مانو۔ کچھ شک نہیں کہ اللہ ہی میرا اور تمہارا رب ہے پس اسی کی عبادت کرو یہی سیدھا رستہ ہے۔ پھر کتنے فرقے ان میں سے پھٹ گئے سو جو لوگ ظالم ہیں ان کی درد دینے والے دن کے عذاب سے خرابی ہے۔

فرقہ بندی: نا قابلِ معافی جرم

1۔ رسولوں کو حکم کہ دین میں فرقے نہ بنانا:

شَرَعَ لَكُمْ مِّنَ الدِّيْنِ مَا وَصّٰى بِهٖ نُوحًا وَّالَّذِيْٓ اَوْحَيْنَآ اِلَيْكَ وَمَا وَصَّيْنَا بِهٖٓ اِبْرٰهِيْمَ وَمُوْسٰى وَعِيْسٰٓى اَنْ اَقِيْمُوا الدِّيْنَ وَلَا تَتَفَرَّقُوْا فِيْهِ كَبُرَ عَلَى الْمُشْرِكِيْنَ مَا تَدْعُوْهُمْ اِلَيْهِ اَللّٰهُ يَجْتَبِيْٓ اِلَيْهِ مَنْ يَّشَآءُ وَيَهْدِيْٓ اِلَيْهِ مَنْ يُّنِيْبُ O (الشوریٰ: 13)

(اللہ نے) تمہارے لیے دین کا وہی راستہ (شرع) مقرر کیا ہے۔ (جس پر چلنے کا) نوح کو حکم دیا تھا جس کی (اے محمد) ہم نے تمہاری طرف وحی بھیجی۔ ایسا ہی حکم عیسیٰ، موسیٰ اور ابراہیم کو دیا تھا۔ وہ حکم یہ تھا کہ دین کو قائم رکھنا اور فرقہ بندی کر کے پھوٹ نہ ڈالنا۔ (کیونکہ اللہ کے دین کا مقصد ہی یہ ہے کہ تمام انسانوں کے اختلافات مٹا کر ایک عالمگیر برادری بنا دی جائے) جس دین کی طرف تم مشرکوں کو بلاتے ہو وہ ان کو دشوار (اور ناگوار) گزرتی ہے۔ اللہ جس کو چاہتا ہے رسالت کی ذمہ داری دے دیتا ہے (یہ انتخاب تمہارے معیاروں کے مطابق نہیں ہوتا) تمہارا کام رسولوں سے راہ نمائی حاصل کرنا ہے یہ راہ نمائی بھی اسی کو مل سکتی ہے جو اسے لینا چاہے۔

2۔حضرت ہارون نے بنی اسرائیل میں (فرقہ) تفرقہ پسند نہیں کیا:

حضرت موسیٰ کی غیر موجودگی میں ان کے بھائی حضرت ہارونؑ بنی اسرائیل کی راہ نمائی کے ذمہ دار تھے۔سامری SAMIRI نام کے ایک شخص نے حضرت موسیٰؑ کی غیر موجودگی کا فائدہ اٹھاتے ہوئے اپنی ہی قوم کے لوگوں سے زیورات لے کر ایک بچھڑا CALF بنایا جس میں سے گائے کی سی آواز نکلتی تھی۔قوم اس بچھڑے کے سنہرے مجسمے کو دیکھ کر چلا اٹھی کہ 'یہی ہمارا اور موسیٰ کا اِلٰہ ہے۔'' حضرت ہارونؑ نے اپنی قوم کو بہت سمجھایا کہ یہ شخص سامری تم کو سخت تباہی میں ڈال رہا ہے۔تم میری بات مانو اور اس کے مطابق اطاعت کرو۔قوم نے جواب دیا کہ جب تک موسیٰؑ ہمارے پاس واپس نہ آجائیں ہم اس کی پوجا کرتے رہیں گے۔جب حضرت موسیٰؑ واپس آئے اور دیکھا کہ پوری کی پوری قوم بچھڑے کو دیوتا بنا کر گمراہ ہو چکی ہے تو انہوں نے حضرت ہارونؑ سے پوچھا:

قَالَ يٰهٰرُوْنُ مَا مَنَعَكَ اِذْ رَاَيْتَهُمْ ضَلُّوْٓا ۝ اَلَّا تَتَّبِعَنِ ؕ اَفَعَصَيْتَ اَمْرِيْ ۝ قَالَ يَبْنَؤُمَّ لَا تَاْخُذْ بِلِحْيَتِيْ وَ لَا بِرَاْسِيْ ۚ اِنِّيْ خَشِيْتُ اَنْ تَقُوْلَ فَرَّقْتَ بَيْنَ بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ وَ لَمْ تَرْقُبْ قَوْلِيْ ۝
(طٰہٰ: 94-92)

اے ہارون، جب تم نے دیکھا کہ یہ لوگ گمراہ ہو گئے ہیں تو یہ کیا بات ہوئی کہ تم نے انہیں ایسا کرنے سے نہیں روکا؟ انہوں نے مجھ سے سرکشی کی اور تو نے اس بات کو پسند بھی کرلیا؟ ہارون نے کہا کہ اے میری ماں کے بیٹے تو اس

طرح مجھ پر خفا نہ ہو مجھے ملامت نہ کر، (اگر میں نے ان پر سختی نہیں کی تو صرف اسی خیال سے کہ) کہیں تم یہ نہ کہو کہ (میں نے) بنی اسرائیل میں تفرقہ ڈال دیا (فرقہ پیدا کرلیا) اور میری بات کا کچھ خیال نہ کیا۔

آپ غور کریں کہ فرقہ بنانا، رسولوں کی نظر میں کتنا بڑا جرم تھا۔ حضرت ہارون نے پوری قوم کی گائے پرستی کو قبول کرلیا مگر فرقہ نہیں بننے دیا۔ اگر حضرت ہارونؑ سختی کے ساتھ اپنی قوم کو روکتے تو ان میں سے کچھ لوگ رک جاتے اور کچھ نہ رکتے یوں قوم دو حصوں میں (فرقے میں) بٹ جاتی۔ گائے پرستی کا شرک تو عارضی تھا کہ جس طرح پوری قوم جہالت سے اور سامری کے بہکانے کی وجہ سے گائے پرست ہوگئی تھی وہ دوبارہ حضرت موسیٰ کی واپسی پر حضرت موسیٰ و ہارون کی اطاعت کرلیتی' قرآن کی نظر میں گائے پرستی بھی اور فرقہ بنانا بھی شرک ہے لیکن تفرقہ سے فساد پھیل جاتا ہے اور ناقابل تلافی نقصان ہوجاتا ہے، اس لئے حضرت ہارون نے عارضی شرک گوارہ کرلیا تھا۔

3۔ فرقہ پر چلنے والوں کا رسولؐ سے کوئی تعلق نہیں:

اِنَّ الَّذِيْنَ فَرَّقُوْا دِيْنَهُمْ وَكَانُوْا شِيَعًا لَّسْتَ مِنْهُمْ فِيْ شَيْءٍ ؕ اِنَّمَآ اَمْرُهُمْ اِلَى اللّٰهِ ثُمَّ يُنَبِّئُهُمْ بِمَا كَانُوْا يَفْعَلُوْنَ O (الانعام:159)

(دین ایک راستے "صراطِ مستقیم" پر چلنے کا نام ہے) جن لوگوں نے اپنے دین میں بہت سے راستے نکال لیے اور کئی کئی فرقے ہو گئے (تو) اے رسول تیرا ان سے کوئی واسطہ نہیں۔ تم ان کا معاملہ اللہ کے حوالے کردو پھر جو کچھ یہ کرتے ہیں وہی ان کو سب بتلائے گا۔

4۔ تمہاری جماعت ہی امت واحدہ ہے:

وَ اِنَّ هٰذِهٖٓ اُمَّتُكُمْ اُمَّةً وَّاحِدَةً وَّ اَنَا رَبُّكُمْ فَاتَّقُوْنِ ○ فَتَقَطَّعُوْٓا اَمْرَهُمْ بَيْنَهُمْ زُبُرًا ط كُلُّ حِزْبٍ م بِمَا لَدَيْهِمْ فَرِحُوْنَ ○ (المومنون: 52-53)

اورتمہاری یہ جماعت (امت) ہی درحقیقت ایک جماعت (امت واحدہ) ہے اور ان سب کا رب بھی ایک (اللہ) ہے تو اس رب کا تقویٰ اختیار کیا جائے، پھر انہوں نے ایک اللہ کے پیغام کو فراموش کر کے اپنے اپنے کام (شریعت) کو الگ الگ کرلیا۔ آپس میں تفرقہ ڈال لیا۔ (پھر جیسا کہ فرقہ پرستی کی یہ خاصیت ہے کہ) جس فرقے کے پاس جو کچھ ہے (وہ اپنے خود ساختہ مسلک اور شریعت پر) خوش رہتا ہے (اور اسی پر جم کر بیٹھ جاتا ہے۔ اور دوسرے فرقوں کو غلط سمجھتا ہے)

5۔ فرقہ بندی شرک ہے: (اور شرک ناقابل معافی جرم)

مُنِيْبِيْنَ اِلَيْهِ وَاتَّقُوْهُ وَ اَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَلَا تَكُوْنُوْا مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ ○ مِنَ الَّذِيْنَ فَرَّقُوْا دِيْنَهُمْ وَ كَانُوْا شِيَعًا ط كُلُّ حِزْبٍ م بِمَا لَدَيْهِمْ فَرِحُوْنَ ○ (الروم: 32-31)

(اے مومنو) تمہارا ہر قدم اللہ کے دین کے قیام کے لیے اٹھے اس کے لیے تم تقویٰ شعاری اختیار کیے رہو (یعنی کسی بھی غلطی کے تباہ کن نتائج TERRIBLE CONSEQUENCES سے خود کو بچائے رکھو) اور صلوٰۃ قائم کیے رہو اور مشرکوں میں سے نہ ہو جانا یعنی ان لوگوں میں سے جنہوں نے

اپنے دین کو ٹکڑے ٹکڑے کر ڈالا (اس طرح امت واحدہ رہنے کے بجائے) مختلف فرقوں میں بٹ گئے۔ اس طرح فرقوں میں بٹ جانے کے بعد حالت یہ ہو جاتی ہے کہ ہر فرقہ یہ سمجھتا ہے کہ جس طریقے پر ہم چل رہے ہیں وہی حق و صداقت کا راستہ ہے۔ اس طرح وہ اپنے آپ میں خوش رہتے ہیں۔ (خوش فہمی کا شکار ہو جاتے ہیں)

6۔ فرقہ بندی اللہ کا عذاب ہے:

قُلْ هُوَ الْقَادِرُ عَلٰى اَنْ يَّبْعَثَ عَلَيْكُمْ عَذَابًا مِّنْ فَوْقِكُمْ اَوْ مِنْ تَحْتِ اَرْجُلِكُمْ اَوْ يَلْبِسَكُمْ شِيَعًا وَّ يُذِيْقَ بَعْضَكُمْ بَاْسَ بَعْضٍ ؕ اُنْظُرْ كَيْفَ نُصَرِّفُ الْاٰيٰتِ لَعَلَّهُمْ يَفْقَهُوْنَ O وَ كَذَّبَ بِهٖ قَوْمُكَ وَ هُوَ الْحَقُّ قُلْ لَّسْتُ عَلَيْكُمْ بِوَكِيْلٍO (الانعام:66-65)

کہہ دو کہ وہ (اس پر بھی) قدرت رکھتا ہے کہ تم پر اوپر کی طرف سے یا تمہارے پاؤں کے نیچے سے عذاب بھیجے یا تم خود ہی فرقہ فرقہ ہو جاؤ اور ایک دوسرے سے لڑنے لگو اور تباہ و برباد ہو جاؤ دیکھو ہم اپنی آیتوں کو کس کس طرح بیان کرتے ہیں تا کہ یہ لوگ بات کو اچھی طرح سمجھ سکیں۔ لیکن تیری یہ قوم اس پر بھی نہیں سمجھتی اور ایسی ٹھوس حقیقت کو برابر جھٹلائے چلی جا رہی ہے۔ تم ان سے کہہ دو کہ میں تمہارا وکیل نہیں ہوں۔ (نوٹ: مزید وضاحت کے لیے ملاحظہ فرمایئے سورہ النحل کی آیات :47-45)

اللہ کی باتوں پر

ہمیں یقین کر لینا چاہیے

ہمیں اللہ تعالیٰ کی باتوں (کلام اللہ یعنی قرآن) پر یقین کرنا ہوگا۔ سب سے پہلے بطور ایک طالب علم کے اس بات پر یقین کرنا چاہیے کہ:

قرآن: نصیحت حاصل کرنے کے لیے آسان کتاب ہے۔ (القمر: 17)

ایک عام انسان عام طور پر ایک مرتبہ کہی ہوئی بات سمجھنا نہیں چاہتا۔ جس بات کو اللہ تعالیٰ زور دے کر اپنے قرآن میں ہمیں سمجھانا چاہتا ہے اس کو مختلف انداز میں اور بعض دفعہ ایک ہی آیت کو ایک ہی الفاظ کے ساتھ دہرا دہرا کر ہمیں سمجھاتا ہے۔ مثلاً یہی بات کہ قرآن کو نصیحت حاصل کرنے کے لیے آسان بنایا گیا ہے یہ کہہ کر پھر ہر انسان کو دعوتِ فکر ہے کہ..... فَهَلْ مِنْ مُّدَّكِرٍ O (القمر: 17) تو کوئی ہے جو سوچے (اور) سمجھے؟ یہ آیت القمر میں چار بار دہرائی گئی ہے۔

قرآن پڑھنے اور سمجھ کر عمل کرنے کا جذبہ پیدا کرنے کے لیے ہم اپنے پڑھنے والوں سے ہمیشہ ایک گزارش کرتے رہتے ہیں کہ جب بھی ہماری کتابیں پڑھیں آپ کے سامنے قرآن مجید ضرور ہونا چاہیے تاکہ آپ ہماری بتائی گئی آیات کو قرآن میں بھی سیاق وسباق CONTEXT کے ساتھ پڑھتے جائیں۔ ابھی القمر: 17 جو ہم نے لکھی ہے وہ پوری آیت اور ترجمہ ہم

لکھ رہے ہیں:

وَلَقَدْ يَسَّرْنَا الْقُرْاٰنَ لِلذِّكْرِ فَهَلْ مِنْ مُّدَّكِرٍO

اور ہم نے قرآن کو سمجھنے کے لیے آسان کر دیا تو کوئی ہے کہ سوچے سمجھے؟

ایک ہی بات ایک ہی الفاظ کے ساتھ چار مرتبہ دہرا کر بتائی گئی ہے۔ دیکھئے القمر کی آیات 17,22,32,40۔ اسی سورت القمر کو آپ غور سے پڑھیں گے یا اگر ان آیات پر جن کا ذکر ہم کر رہے ہیں یعنی آیات 17,22, 32,40 تو ان آیات میں آیت نمبر 17 سے پہلے آپ کو حضرت نوح علیہ السلام کی قوم کا ذکر ملے گا۔ نوح علیہ السلام کی نافرمان قوم کے لیے کہا گیا:

وَلَقَدْ تَرَكْنٰهَآ اٰيَةً فَهَلْ مِنْ مُّدَّكِرٍ O فَكَيْفَ كَانَ عَذَابِي وَنُذُرِ O
وَلَقَدْ يَسَّرْنَا الْقُرْاٰنَ لِلذِّكْرِ فَهَلْ مِنْ مُّدَّكِرٍ O (القمر: 17-15)

اور ہم نے اس کو ایک عبرت بنا چھوڑا تو کوئی ہے کہ سوچے سمجھے؟ سو (دیکھ لو کہ) میرا عذاب اور ڈرانا کیسا ہوا؟ اور ہم نے قرآن کو سمجھنے کے لیے آسان کر دیا تو کوئی ہے کہ سوچے سمجھے؟

پھر آیت 18 میں حضرت ہود علیہ السلام کی قومِ عاد کا ذکر ہے۔ وہ قوم بھی رسول کی (حضرت ھود کی) ہدایات کو جھٹلانے کی ناکام کوشش کیا کرتی تھی اس قوم کو بھی دوسری قوموں کی طرح ان کی نافرمانی کی وجہ سے آنے والے عذاب سے قبل از وقت آگاہ WARN کر دیا گیا تھا لیکن جب وہ مسلسل نافرمانی کرتی رہی تو کہا گیا:

فَكَيْفَ كَانَ عَذَابِي وَنُذُرِ O وَلَقَدْ يَسَّرْنَا الْقُرْاٰنَ لِلذِّكْرِ فَهَلْ مِنْ مُّدَّكِرٍO (القمر: 22-21)

سو (دیکھ لو کہ) میرا عذاب اور ڈرانا کیسا ھوا۔ اور ہم نے قرآن کو سمجھنے کے

لیے آسان کر دیا ہے تو کوئی ہے کہ سوچے سمجھے؟

پھر حضرت صالح کی قوم کا ذکر ہے، وہ قوم بھی نافرمانی کرتی جارہی تھی۔ان کو بھی ایسا ہی کچھ کہا گیا:

اِنَّـا اَرْسَـلْـنَـا عَـلَيْهِمْ صَيْحَةً وَّاحِدَةً فَكَانُوْا كَهَشِيْمِ الْمُحْتَظِرِ O وَلَقَدْ يَسَّرْنَا الْقُرْاٰنَ لِلذِّكْرِ فَهَلْ مِنْ مُّدَّكِرٍ O (القمر: 32-31)

ہم نے ان پر (عذاب کے لیے) ایک چیخ بھیجی تو وہ ایسے ہو گئے جیسے باڑ والے کی سوکھی اور ٹوٹی ہوئی باڑ۔اور ہم نے قرآن کو سمجھنے کے لیے آسان کر دیا ہے تو کوئی ہے کہ سوچے سمجھے؟

پھر حضرت لوط علیہ السلام کی قوم کا ذکر کیا گیا ہے۔ان کی نافرمانی، بدکرداری اور بدکاری کی وجہ سے ان پر بھی عذاب نازل کیا گیا، جس کے لیے فرمایا کہ:

وَلَـقَـدْ صَبَّـحَهُمْ بُكْرَةً عَذَابٌ مُّسْتَقِرٌّ O فَـذُوْقُوْا عَذَابِى وَنُذُرِ O وَلَقَدْ يَسَّرْنَا الْقُرْاٰنَ لِلذِّكْرِ فَهَلْ مِنْ مُّدَّكِرٍ O (القمر: 40-38)

اور ان پر صبح سویرے ہی اٹل عذاب آ نازل ہوا۔تو اب میرے عذاب اور ڈرانے کے مزے چکھو۔اور ہم نے قرآن کو سمجھنے کے لیے آسان کر دیا ہے تو کوئی ہے کہ سوچے سمجھے؟

اس کے بعد فرعون کی مجرم قوم کا ذکر ہے جو اپنے آپ کو بڑی ہی طاقتور اور مضبوط قوم سمجھتی تھی۔ بڑے سے بڑے مجرم جن کو آج مافیا MAFIA کہا جاتا ہے، ایسے لوگ اس خوش فہمی میں مبتلا رہتے ہیں کہ ان کے پاس بہت

زیادہ طاقت، عقل اور دولت ہے کوئی ہمارا کچھ بھی بگاڑ نہیں سکتا۔

قرآن کو اگر آپ آسمانی قوانین کی کتاب سمجھ کر پڑھیں گے تو زیادہ بہتر ہوگا۔ قانون کو توڑنے والے کو مجرم کہا جاتا ہے۔ قرآن بھی اپنے نافرمانوں (یا کافروں کو) مجرم ہی قرار دیتا ہے۔ یہ مجرم کی نفسیات ہوتی ہے کہ وہ جرم کر کے سمجھتا ہے کہ میں بچ جاؤں گا۔ خاص طور پر مافیا اور ڈان DON جیسے لوگ ایسی ہی خوش فہمی میں مبتلا رہتے ہیں کہ ان کی دولت، چالاکی اور طاقت ان کو سزا یا آنے والے عذاب سے بچا لے گی۔ قرآن نے مجرموں کی ایسی ذہنیت کو دیوانگی اور گمراہی کہا ہے۔ (القمر: 47) فرعون سے زیادہ طاقت ور مافیا، ان سے زیادہ دولت مند اور ان سے زیادہ چالاک اور خود کو عقل مند سمجھنے والی قوم شاید ہی پیدا ہو۔ اہرام مصر آج سے ہزاروں سال پہلے جس طرح اور جس طریقے سے بنائے گئے اور پھر ان میں رکھی ہوئی حنوط شدہ لاشیں MUMMIFIED BODIES کو دنیا جانتی ہے۔ اہرامِ مصر کے بارے میں تو یہ بھی کہا جاتا ہے کہ ان کی بلندی کا ریکارڈ ہزاروں سال کے بعد ٹوٹا۔ یعنی ہزاروں سال تک دنیا میں صرف اہرامِ مصر ہی تھے جو انسانوں کی بنائی ہوئی دنیا بھر میں بلند ترین عمارتیں تھیں۔

ہم بات کر رہے ہیں سورۂ القمر کی جس کے آخر میں فرعون کی مجرم قوم کا ذکر ہے۔ حضرتِ نوحؑ، حضرت ھودؑ اور حضرت صالحؑ کی قوم بھی مجرم قوم تھی جو قوم بھی قانون کی خلاف ورزی کرے گی مجرم قوم کہلائے گی۔ چاہے وہ آج کی ہماری اپنی پاکستانی قوم ہی کیوں نہ ہو جو آج سن 2010/11 میں کرپشن کی بلندیوں پر ہے۔

اِنَّ الْمُجْرِمِيْنَ فِيْ ضَلَالٍ وَّسُعُرٍ ۝ يَوْمَ يُسْحَبُوْنَ فِي النَّارِ عَلٰى

وُجُوْهِهِمْ ؕ ذُوْقُوْا مَسَّ سَقَرَ O اِنَّا كُلَّ شَیْءٍ خَلَقْنٰهُ بِقَدَرٍ O
وَمَا اَمْرُنَا اِلَّا وَاحِدَةٌ كَلَمْحٍ ۢ بِالْبَصَرِ O (القمر: 50-47)

بے شک مجرمین گمراہی اور دیوانگی میں (مبتلا) ہیں۔اس روز منہ کے بل دوزخ میں گھسیٹے جائیں گے۔اب آگ کا مزہ چکھو۔ہم نے ہر چیز اندازۂ مقرر کے ساتھ پیدا کی ہے۔اور ہمارا حکم تو آنکھ کے جھپکنے کی طرح ایک بات ہوتی ہے۔

جب آپ سورۂ القمر کو پورا پڑھتے پڑھتے آخر کی دو آیات پڑھیں گے تو اس میں قانون پر چلنے والوں کا ذکر ہے جن کو قرآن تقویٰ شعار کہتا ہے یعنی وہ شخص اور وہ قوم جو قانون کی پابندی کرتے ہوئے اپنے آپ کو اللہ کے عذاب سے بچا کر رکھتی ہے، ایسی متقی قوم کو اس بات کی خوش خبری دی گئی ہے کہ:

اِنَّ الْمُتَّقِيْنَ فِیْ جَنّٰتٍ وَّنَهَرٍ Oۙ فِیْ مَقْعَدِ صِدْقٍ عِنْدَ مَلِيْكٍ مُّقْتَدِرٍ O (القمر: 55-54)

جو تقویٰ شعار ہیں (یعنی متقین) وہ باغوں اور نہروں میں ہوں گے۔ پاک (یعنی پاکیزہ) مقام میں ہر طرح کی قدرت رکھنے والے مالک (اللہ) کی بارگاہ میں۔

سیاق وسباق کے ساتھ مزید دیکھئے، القلم: 35 جس میں آپ پڑھیں گے کہ وہ جو قانون کی پابندی کرتے ہیں (مسلمین) اور وہ جو قانون کو توڑتے ہیں (مجرمین) ایک جیسے نہیں ہو سکتے۔

یہ آیات اور مضمون ہم یہ بتانے کے لیے لکھ رہے ہیں کہ ہمیں اللہ تعالیٰ کی اس بات پر یقین کر لینا چاہیے کہ قرآن آسان ہے اور آسانی سے ہی سمجھ

میں آجاتا ہے۔ اگلے صفحات پر ہم کچھ آیات کے احکامات دے رہے ہیں۔ ان کو بھی پڑھ لیجیے اور سوچیے کہ ان میں ایسی کون سی مشکل بات ہے جو سمجھ نہ آئے۔ یہ بات بھی ضرور ہوسکتی ہے کہ ایک اکیلے انسان کو قرآن کی کوئی آیات یا بعض احکامات شاید سمجھ نہ آئے تو پھر اللہ تعالیٰ کا حکم یہ بھی ہے کہ تم ایک دوسرے کے ساتھ مشاورت کرلیا کرو۔ یہ حکم الشوریٰ کی آیت 38 میں پڑھیے جو ہم نیچے لکھ رہے ہیں (اپنے پاس رکھے قرآن میں اس آیت کو سیاق وسباق سے پڑھیں گے تو زیادہ بہتر ہوگا۔ ان آیات میں مومنوں کی خوبیاں بیان کی جارہی ہیں) الشوریٰ 38 پڑھیے:

وَالَّذِيْنَ اسْتَجَابُوْا لِرَبِّهِمْ وَاَقَامُوا الصَّلٰوةَ ص وَاَمْرُهُمْ شُوْرٰى بَيْنَهُمْ ص وَمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ O (الشوریٰ:38)

اور جو اپنے رب کا فرمان قبول کرتے ہیں اور اقام صلوٰۃ کرتے ہیں (نماز پڑھتے ہیں) اور اپنے کام آپس کے مشورے سے کرتے ہیں اور جو (مال) ہم نے ان کو عطا فرمایا ہے اس میں سے خرچ کرتے ہیں۔

آپ اس آیت کے عربی کے ایک ایک لفظ پر توجہ دیجئے، اس آیت کے آخری الفاظ ہیں وَمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ اور جو مال ہم نے ان کو عطا فرمایا ہے اس میں سے خرچ کرتے ہیں۔

یہ وہی حکم اور وہی ہدایت ہے جو قرآن کے پہلے ورق پر ہمیں دی گئی ہے کہ یہ قرآن ان مومنوں کے لیے ہے کہ جو وَمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ جو کچھ ہم نے ان کو عطا فرمایا ہے اس میں سے خرچ کرتے ہیں۔ اب اگر ہمارے ذہن میں یہ سوال پیدا ہو کہ کتنا کیسے اور کس قدر خرچ کریں؟ اس ایک سوال کے دو

جوابات ملاحظہ فرمایئے اور توجہ کے ساتھ پہلے پہلا جواب پڑھئے:

يَسْئَلُوْنَكَ مَاذَا يُنفِقُوْنَ ۖ قُلْ مَآ اَنْفَقْتُمْ مِّنْ خَيْرٍ فَلِلْوَالِدَيْنِ وَ الْاَقْرَبِيْنَ وَ الْيَتٰمٰى وَ الْمَسٰكِيْنِ وَ ابْنِ السَّبِيْلِ ؕ وَ مَا تَفْعَلُوْا مِنْ خَيْرٍ فَاِنَّ اللّٰهَ بِهٖ عَلِيْمٌ ○ (البقرہ:215)

(اے محمدؐ) لوگ تم سے پوچھتے ہیں کہ (اللہ کی راہ میں) کس طرح کا مال خرچ کریں۔ کہہ دو کہ (جو چاہو خرچ کرو لیکن) جو مال خرچ کرنا چاہو وہ (درجہ بدرجہ اہل استحقاق یعنی)

1۔ ماں باپ کو اور
2۔ قریب کے رشتہ داروں کو اور
3۔ یتیموں کو اور
4۔ مساکین کو اور
5۔ مسافروں (ابن السبیل) کو (سب کو دو)

اور جو بھلائی تم کرو گے اللہ اس کو جانتا ہے۔

مزید توجہ کے ساتھ پڑھیے دوسرا جواب، اسی البقرہ کی آیت 219 کا آخری حصہ اور آیت 220 کا پہلا حصہ:

.....وَ يَسْئَلُوْنَكَ مَاذَا يُنفِقُوْنَ ۖ قُلِ الْعَفْوَ ؕ كَذٰلِكَ يُبَيِّنُ اللّٰهُ لَكُمُ الْاٰيٰتِ لَعَلَّكُمْ تَتَفَكَّرُوْنَ ○ فِى الدُّنْيَا وَ الْاٰخِرَةِ ؕ .....
(البقرہ: 220-219)

اور یہ بھی تم سے پوچھتے ہیں کہ (اللہ کی راہ میں) کون سا مال خرچ کریں کہہ دو کہ **جو ضرورت سے زیادہ ہو۔** اس طرح اللہ تمہارے لئے اپنے احکام

کھول کھول کر بیان فرماتا ہے تاکہ تم سوچو، حال اور مستقبل کے بارے میں یعنی دنیا اور آخرت کے بارے میں۔

الشوریٰ کی آیت 38 ہم نے یہ بتانے کے لیے لکھی ہے کہ جو کام اگر ایک آدمی کی سمجھ میں نہ آئے تو سب مل جل کر اللہ کے قرآن کو سمجھیں اور قرآن کے احکام کے مطابق کرنے والے کام آپس کے کام مشورے کے ساتھ کریں۔ ضمنی طور پر وَمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ کو بھی مزید حوالوں کے ساتھ آپ کے لیے دو تین صفحات پہلے لکھ چکے ہیں۔

سوچیے اور بتائیے کہ کیا ہمیں اللہ تعالیٰ کی اس بات پر یقین کر لینا چاہیے کہ یہ قرآن سوچنے اور سمجھنے کے لیے آسان زبان میں لکھا گیا ہے۔ عربی مبین واضح ترین زبان میں لکھا گیا ہے۔

آپ نے یہ بھی سنا ہوگا اور پڑھا بھی ہوگا کہ اسلام میں پورے کے پورے داخل ہو جاؤ۔ (البقرہ: 208) اور سب مل کر اللہ کی رسی کو مضبوطی سے پکڑ لو۔ (اٰلعمران: 103)

قانون کوئی بھی ہو، چاہے وہ انسانوں کے بنائے ہوئے ٹریفک کے قوانین ہوں یا کرکٹ اور فٹ بال اور ہاکی وغیرہ کھیلنے کے قوانین ہوں۔ سب کو مل کر عمل کرنا ہوگا اگر کوئی کھلاڑی کھیل کے دوران دھکم پیل سے کام لے رہا ہو تو اس کو وارننگ دے کر کھیل کے میدان سے باہر کر دیا جاتا ہے۔ بعض دفعہ تو سنگین خلاف ورزیوں پر بڑی سخت سزائیں بھی دی جاتی ہیں اور کئی کئی سالوں یا زندگی بھر کے لیے کسی خلاف ورزی کرنے والے کھلاڑی کو کھیلنے سے روک دیا جاتا ہے۔ اسی طرح ٹریفک کے قوانین ہیں۔ ترقی یافتہ اور مہذب ممالک میں ٹریفک کے قوانین کی جس طرح پابندی کی جاتی ہے اس

سے ہم سب واقف ہیں، ہمارے ملک پاکستان میں جس بے ڈھنگے اور غیر مہذب طریقے سے ٹریفک قوانین کو توڑا جاتا ہے، وہ بھی جان لیوا حادثات کی صورت میں ہمارے سامنے ہے۔ یہ اس لیے ہوتا ہے کہ ہم سب مل کر ٹریفک قوانین پر عمل نہیں کرتے۔ یہاں ہم یہ بتانا چاہتے ہیں کہ قانون پر عمل کرنے کے بہترین نتائج اسی وقت ہی آئیں گے جب بقول اللہ تعالیٰ کے سب مل کر اللہ کی رسی کو مضبوط پکڑ لیں گے۔ ابھی جو مثال ہم نے اللہ کے اس حکم یا ہدایت کی دی ہے کہ وَمِمَّا رَزَقْنٰھُمْ یُنْفِقُوْنَ کہ مومن کی ایک خوبی یہ بھی ہے کہ جو کچھ اللہ نے اس کو عطا فرمایا ہے اس میں سے خرچ کرتا ہے۔ صاحبو! یہ حکم اکیلے ہمارے لیے یا اکیلے آپ کے لیے نہیں ہے یہ تو ہر مومن کو کرنا ہے۔ سب کو مل کر اللہ کی رسی کو مضبوطی سے پکڑ کر تھامنا ہوگا۔ ہر مسلمان اور مومن گھرانہ اگر اللہ کے صرف اس حکم پر عمل کرے تو کسی گلی محلے میں راتوں کو کوئی بھی بھوکا نہ سوئے گا۔ یہ الفاظ وَمِمَّا رَزَقْنٰھُمْ یُنْفِقُوْنَ کے لیے مزید دیکھئے الانفال: 3، الحج: 35، القصص: 54 اور السجدہ: 16۔

ایک بات اور توجہ طلب ہے کہ اللہ تعالیٰ بندوں کو رزق بغیر حساب کے دیتا ہے۔ (البقرہ: 212، العمران: 37، النور: 38) یعنی بے شمار دیتا ہے، اتنا دیتا ہے کہ بعض دفعہ ہم اس کے دیئے ہوئے رزق یا مال و دولت کو سنبھال نہیں سکتے اور شمار بھی نہیں کر سکتے۔ یعنی ایک دانے کے بدلے سات بالیں اور سات بالوں میں پھر سو سو دانے۔ (ایک دانے کے بدلے میں اتنا سارا تو جو اور دانے ہوں گے اس کے بدلے میں کتنا ہوگا؟) جب اللہ تعالیٰ انسانوں کو اپنا رزق بغیر حساب دیتا ہے تو وہی اللہ ہم کو یہ حکم بھی دیتا ہے کہ جب رسول اکرمؐ سے لوگ پوچھتے تھے یَسْئَلُوْنَکَ مَاذَا یُنْفِقُوْن کہ ہم کون سا مال راہ

خدا میں دیں تو جواب میں اللہ نے کہا کہ (اے رسول ان کو میری طرف سے) کہہ دو کہ جو ضرورت سے زیادہ ہو۔ یعنی اللہ جو ہم انسانوں کو بغیر حساب دیتا ہے تو اس کو اس بات کا حق ہے کہ ہمیں یہ حکم دے کہ ہم زائد از ضرورت رزق (مال و دولت) اپنی خواہشات سے درگزر (العفو) کرتے ہوئے دوسروں کو دے دیں۔ یہ حکم ہر مسلمان اور مومن کے لئے ہے۔ قرآن حکیم کی پہلی ہدایت یہ ہے کہ اس کتاب قرآن پر وہی لوگ ایمان لاتے ہیں کہ جو کچھ ہم نے عطا کیا ہے اس کو کھلا رکھتے ہیں۔ ......وَ مِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ O (البقرہ 3:) یہاں اس پر توجہ رہے کہ جو کچھ رزق ہم نے عطا کیا ہے۔ جس مومن میں کم کمانے کی صلاحیت ہے تو وہ اپنی تھوڑی کمائی سے دے گا اور جس میں زیادہ کمانے کی صلاحیت ہے تو وہ اس زیادہ کمائی میں سے دے گا۔ **جو کچھ ہم نے عطا کیا ہے** چاہے وہ کم ہو یا زیادہ اس میں سے دے گا۔ اگر کسی مومن کے پاس دینے کے لئے مال و دولت نہ ہو تو وہ اپنی جان کے ساتھ آنسوؤں کا نذرانہ پیش کر دیتا ہے۔ اس افسوس کے ساتھ وہ آنسو بہاتا ہے کہ اس کے پاس دینے کے لئے کچھ بھی نہیں ہے۔ (توجہ کے ساتھ دیکھئے التوبہ کی آیت: 92 اور 97)

اس مضمون میں ہم یہ بتانے کی کوشش کر رہے ہیں کہ قرآن آسانی سے سمجھ میں آجانے والی کتاب ہے اور اللہ کی ہدایات پر تمام مسلمانوں کو مل کر عمل کرنا ہوگا۔

ہم قرآن پر کس طرح عمل کریں؟

جس قسم کی صورت حال ہمارے ملک پاکستان کی ہے وہ ہمارے سامنے ہے۔ ایسے ماحول میں اگر ہم چاہیں کہ قرآن پر عمل کریں تو اس کے لیے ہمیں اللہ تعالیٰ کی یہ ہدایت ملتی ہے کہ تم اپنے اپنے گھروں کو اپنا قبلہ بناؤ اور الصلوٰۃ قائم کرو، آیات پڑھیے۔ یونس کی آیات 87-82 پر پوری توجہ فرمائیے۔ ان آیات مبارکہ میں ہمارے اس سوال کا جواب ہے کہ ہم (آج 2011ء کے پاکستان میں) قرآن پر کس طرح عمل کریں:

وَ يُحِقُّ اللّٰهُ الْحَقَّ بِكَلِمٰتِهٖ وَ لَوْ كَرِهَ الْمُجْرِمُوْنَ ۝ فَمَآ اٰمَنَ لِمُوْسٰٓى اِلَّا ذُرِّيَّةٌ مِّنْ قَوْمِهٖ عَلٰى خَوْفٍ مِّنْ فِرْعَوْنَ وَ مَلَا۟ئِهِمْ اَنْ يَّفْتِنَهُمْ ؕ وَ اِنَّ فِرْعَوْنَ لَعَالٍ فِى الْاَرْضِ ۚ وَ اِنَّهٗ لَمِنَ الْمُسْرِفِيْنَ ۝ وَ قَالَ مُوْسٰى يٰقَوْمِ اِنْ كُنْتُمْ اٰمَنْتُمْ بِاللّٰهِ فَعَلَيْهِ تَوَكَّلُوْٓا اِنْ كُنْتُمْ مُّسْلِمِيْنَ ۝ فَقَالُوْا عَلَى اللّٰهِ تَوَكَّلْنَا ۚ رَبَّنَا لَا تَجْعَلْنَا فِتْنَةً لِّلْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ ۝ۙ وَ نَجِّنَا بِرَحْمَتِكَ مِنَ الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ ۝ وَ اَوْحَيْنَآ اِلٰى مُوْسٰى وَ اَخِيْهِ اَنْ تَبَوَّاٰ لِقَوْمِكُمَا بِمِصْرَ بُيُوْتًا وَّ اجْعَلُوْا بُيُوْتَكُمْ قِبْلَةً وَّ اَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ ؕ وَ بَشِّرِ الْمُؤْمِنِيْنَ ۝

(یونس: 87-82)

اور اللہ اپنے حکم سے سچ کو سچ ہی کر دے گا چاہے مجرموں کو برا ہی کیوں نہ لگے۔ تو موسیٰ پر کوئی ایمان نہ لایا مگر اس کی قوم میں سے چند نوجوان لڑکے

(اور وہ بھی) فرعون اور اس کے اہل دربار سے ڈرتے کہ کہیں وہ ان کو آفت میں نہ پھنسا دے اور فرعون ملک میں متکبر و متغلب اور (کبر و کفر میں) حد سے بڑھا ہوا تھا۔ اور موسیٰ نے کہا کہ اے قوم! اگر تم اللہ پر ایمان لائے ہو، اگر (دل سے) مسلمین ہو تو اسی پر مکمل بھروسہ یعنی توکل کرو۔ تو وہ بولے کہ ہم اللہ ہی پر مکمل بھروسہ کرتے ہیں اے ہمارے رب! ہم کو ظالم قوم کے ہاتھ سے آزمائش میں نہ ڈال۔ اور اپنی رحمت سے قوم کفار سے نجات بخش۔

اور ہم نے موسیٰ اور اس کے بھائی کی طرف وحی بھیجی

کہ اپنے لوگوں کے لیے مصر میں گھر بناؤ

اور اپنے گھروں کو قبلہ (یعنی مسجدیں) ٹھہراؤ

اور اقیموا الصلوٰۃ کا فریضہ انجام دو اور مومنوں کو خوش خبری سنا دو۔

ان آیات پر آپ بھرپور توجہ فرمائیے۔ آیت 87 میں آپ نے پڑھا کہ اور ہم نے موسیٰ اور اس کے بھائی کی طرف وحی بھیجی کہ اپنے لوگوں کے لیے مصر میں گھر بناؤ اور اپنے گھروں کو قبلہ (یعنی مسجدیں) ٹھہراؤ اور اقیموا الصلوٰہ کا فریضہ انجام دو اور مومنوں کو خوش خبری سنا دو۔ مطلب یہ ہے کہ ہمیں بھی اپنے بگڑے ہوئے معاشرے میں قرآن پر عمل کرنے کی ابتداء اپنے اپنے گھروں سے کرنا ہوگی۔

ہر شخص اپنے گھر میں بادشاہ اور بااختیار ہوتا ہے۔ اپنے گھر میں اس کو روکنے ٹوکنے والا کوئی بھی نہیں ہوسکتا۔

کہنے کو تو یہ بڑی آسان سی بات ہے کہ ہر فرد اپنے گھر میں آزادی سے جو

دل چاہے کر سکتا ہے اور چاہے تو اللہ کے حکم کے مطابق اپنے گھر کو قبلہ بھی بنا لے۔

اگر آپ کا گھرانہ ایک عام اور اوسط درجے کا گھرانہ ہے اور آپ کا دل چاہے کہ انفرادی طور پر آپ اپنے گھر میں اپنے اہلِ خانہ کے ساتھ قرآن کے ان احکام پر عمل کریں جن پر آپ انفرادی طور پر عمل کر سکتے ہیں تو اس کا تجربہ بھی ایک دفعہ کر کے ضرور دیکھئے کہ آپ یہ کام آسانی سے کر سکتے ہیں یا اس میں آپ کو مشکلات آ رہی ہیں۔ اگر آپ کو مشکلات آئیں تو ان کو آسان کرنا ہوگا یعنی مشکلات کا مقابلہ کرنا ہوگا۔

قرآن کے احکامات پر عمل کرنا آسان کام بہر حال نہیں ہے۔ قرآن میں سورہ یوسف میں حضرت یوسف علیہ السلام کی مثال ہمارے سامنے ہے کہ ان کے اپنے بھائی ان کی جان کے دشمن تھے۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے والد اپنے بیٹے ابراہیم کے مخالف تھے اور ابولہب کا سلوک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جیسا تھا اس کو آپ یقیناً جانتے ہوں گے۔

آپ خوش قسمت ہوں گے اگر آپ کے گھر میں قرآن کے احکامات پر انفرادی طور پر عمل کرنے کے معاملے کوئی آپ کے لیے رکاوٹ نہ بنے۔ قرآن پر عمل کرنا آسان کام نہیں ہے۔ یہاں ہم اپنی بات کی تائید کے لیے البقرہ: 158-157 لکھ رہے ہیں۔ اس کو اپنے پاس رکھے قرآن میں سیاق و سباق سے بھی ضرور پڑھیں۔

وَ لَنَبْلُوَنَّكُمْ بِشَيْءٍ مِّنَ الْخَوْفِ وَالْجُوْعِ وَنَقْصٍ مِّنَ الْاَمْوَالِ وَ الْاَنْفُسِ وَ الثَّمَرٰتِ ؕ وَ بَشِّرِ الصّٰبِرِيْنَ ۙ الَّذِيْنَ اِذَآ اَصَابَتْهُمْ

مُّصِيْبَةٌ ۙ قَالُوْٓا اِنَّا لِلّٰهِ وَ اِنَّآ اِلَيْهِ رٰجِعُوْنَ ○ اُولٰٓئِكَ عَلَيْهِمْ صَلَوٰتٌ مِّنْ رَّبِّهِمْ وَ رَحْمَةٌ ۗ وَ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُهْتَدُوْنَ ○

(البقرہ: 155-157)

اور ہم کسی قدر خوف اور بھوک اور مال اور جانوں اور میوؤں کے نقصان سے تمہاری آزمائش کریں گے تو صبر کرنے والوں کو (خدا کی خوشنودی کی) بشارت سنا دو۔ ان لوگوں پر جب کوئی مصیبت واقع ہوتی ہے تو کہتے ہیں کہ ہم اللہ ہی کا مال ہیں اور اسی کی طرف لوٹ کر جانے والے ہیں۔ یہی لوگ ہیں جن پر ان کے رب کی مہربانی اور رحمت ہے اور یہی سیدھے رستے پر ہیں۔

قرآن کی کسی بھی آیت اور اس میں دی گئی ہدایت کو آپ سرسری طور پر نہیں پڑھیں گے بلکہ عمل کرنے کے لیے پڑھیں گے۔ قرآن پر عمل کرنا آسان کام نہیں ہے اور مرنے کے بعد جنت کی خواہش رکھتے ہوئے عمل کرنا تو اور بھی مشکل کام ہے۔ خاص طور پر جس قسم کے سماجی اور معاشی مشکلات سے ہم پاکستانی مسلمان آج 2011ء میں گزر رہے ہیں۔ کسی بگڑے ہوئے معاشرے میں قرآن کے احکامات پر عمل کرنا تو بالکل بھی آسان کام نہیں ہے۔ ہمارا پاکستانی معاشرہ بھی ایک بگڑا ہوا معاشرہ ہی ہے جس کے لیے ہمیں یہ ہدایت ملتی ہے کہ اپنے اپنے گھروں کو قبلہ بناؤ اور گھروں میں ہی الصلوٰۃ قائم کرو۔ قرآن پر عمل کرنا مشکل کام ہے۔ مندرجہ ذیل آیت کی ایک ایک ہدایات پر غور فرمائیے۔

لَيْسَ الْبِرَّ اَنْ تُوَلُّوْا وُجُوْهَكُمْ قِبَلَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ وَ لٰكِنَّ الْبِرَّ مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَ الْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَ الْمَلٰٓئِكَةِ وَ الْكِتٰبِ وَالنَّبِيّٖنَ ۚ وَ

اٰتَی الْمَالَ عَلٰی حُبِّهٖ ذَوِی الْقُرْبٰی وَ الْیَتٰمٰی وَ الْمَسٰكِیْنَ وَ ابْنَ السَّبِیْلِ ۙ وَ السَّآئِلِیْنَ وَ فِی الرِّقَابِ ۚ وَ اَقَامَ الصَّلٰوةَ وَ اٰتَی الزَّكٰوةَ ۚ وَ الْمُوْفُوْنَ بِعَهْدِهِمْ اِذَا عٰهَدُوْا ۚ وَ الصّٰبِرِیْنَ فِی الْبَاْسَآءِ وَ الضَّرَّآءِ وَ حِیْنَ الْبَاْسِ ؕ اُولٰٓئِكَ الَّذِیْنَ صَدَقُوْا ؕ وَ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُتَّقُوْنَ O (البقرہ:177)

نیکی یہی نہیں کہ تم مشرق ومغرب (کو قبلہ سمجھ کر ان) کی طرف منہ کرلو بلکہ نیکی یہ ہے کہ لوگ اللہ پر اور فرشتوں پر اور (اللہ کی) کتاب پر اور نبیوں پر ایمان لائیں اور مال باوجود عزیز رکھنے کے رشتہ داروں اور یتیموں اور مساکین اور مسافروں اور السائلین یعنی جو ضرورت مند سوال کر کے مانگیں ان کو دیں اور گردنوں (کے چھڑانے) میں (خرچ کریں) اور اقام صلوٰۃ کریں اور زکوٰۃ دیں اور جب عہد کرلیں تو اس کو پورا کریں اور سختی اور تکلیف میں اور (معرکہء) کارزار کے وقت ثابت قدم رہیں۔ یہی لوگ ہیں جو (ایمان میں) سچے ہیں اور یہی ہیں جو (اللہ سے) ڈرنے والے ہیں۔

مزید دیکھئے ہود:11

ان آیات میں ایک لفظ صبر بھی ہے۔

اِلَّا الَّذِیْنَ صَبَرُوْا وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ ؕ اُولٰٓئِكَ لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ وَّ اَجْرٌ كَبِیْرٌ O (ھود:11)

ہاں جنہوں نے صبر کیا اور اعمال صالحہ کیا یہی لوگ ہیں جن کے لیے مغفرت ہے اور اجر کبیر (بھی) ہے۔

صبر کے معنی ہیں مشکلات میں اپنے آپ کو متوازن رکھنا۔ متوازن بھی رکھنا اور منزل پر پہنچنے کے لیے جدوجہد بھی کرنا یعنی اعمال صالحہ کرنا، جس

طرح دریا اور سمندر کی بپھری ہوئی لہروں میں اپنی ڈولتی کشتی کو متوازن رکھتے ہوئے ساحل کی طرف لے جایا جاتا ہے۔ گویا ڈولتی کشتی کو قابو میں رکھنا صبر ہوا اور پھر اس کو ساحل تک حفاظت کے ساتھ پہنچانا اعمال صالحہ ہوا۔ صبر اور صابرین کا لفظ جب آپ قرآن میں پڑھتے ہیں تو اس کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ مشکلات پر بہادروں کی طرح قابو پایا جائے۔

یہ جو آپ سنتے رہتے ہیں کہ ان اللّٰہ مع الصبرین تو اس کا مطلب یہی ہے کہ عزم و ہمت اور بہادری کے ساتھ مشکل حالات پر قابو پانا۔

مومنوں کی خوبی اللہ نے یہ بتائی ہے کہ

الَّذِيْنَ اِذَا ذُكِرَ اللّٰهُ وَجِلَتْ قُلُوْبُهُمْ وَ الصّٰبِرِيْنَ عَلٰى مَآ اَصَابَهُمْ وَ الْمُقِيْمِى الصَّلٰوةِ ۙ وَ مِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ۝ (الحج:35)

یہ وہ لوگ ہیں کہ جب اللہ کا نام لیا جاتا ہے تو ان کے دل ڈر جاتے ہیں اور (جب) ان پر مصیبت پڑتی ہے تو صبر کرتے ہیں اور اقام صلوٰۃ کرتے ہیں اور جو (مال) ہم نے کو عطا فرمایا ہے اس میں سے (نیک کاموں میں) خرچ کرتے ہیں۔

اس آیت میں ہے کہ مومن وہ ہوتا ہے جو مصیبت میں صبر کرتا ہے یعنی مصیبت پر قابو پاتا ہے۔ آیت کے آخری حصے پر بار بار غور فرمائیے کہ ایک تو مومن خود مصیبت زدہ ہو رہا ہے پھر ہے کہ وَ مِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ جو کچھ ہم نے اس کو دیا ہے اس میں سے خرچ کرتا ہے۔ اپنے پر مصیبت آنے کے باوجود دوسروں کے لیے اپنے رزق کے ذخیروں کو ضرورت مندوں کے لیے کھلا رکھتا ہے۔ ضرورت مندوں کو اپنا رزق ریاکاری اور دکھاوے کے لیے

خرچ نہیں کرتا۔ (سورۂ الماعون پوری پڑھیں)۔ اللہ تعالیٰ کو ہم سے زیادہ ہمارے بارے میں معلومات ہیں کہ کون مخلص ہے اور کون ریا کاری کر رہا ہے۔ مصیبت کے وقت اور زیادہ بھرپور طریقے سے عمل کرنے کا حکم ہے۔ دیکھئے الحجر: 99-97۔

جنت کا راستہ مشکلات سے بھرپور ہے جس کے لیے جان بھی دینا پڑے تو لازماً دینا ہوگی۔ یہ زندگی ہم نے کہیں سے پیسے دے کر نہیں خریدی ہے۔ ہماری زندگیاں اللہ کی امانت ہے۔ جب وقت پڑے خاص طور پر مشکلات کے وقت تو جان بھی دینا پڑے تو جان بھی دینے کا حکم ہے۔ کوئی بھی رسول ایسا نہیں تھا کہ جس پر مشکلات نہ آئی ہوں، ہم مشکلات پر قابو پائیں گے تب ہی اللہ بھی مدد کرے گا۔ کل تک قرآنی احکام رسول اللہ اور صحابہ کرام کے لیے تھے آج ہمارے لیے ہیں۔

قرآن ایک ایسی کتاب ہے جو اپنی اشاعت کے وقت سے ہی زمانہء حال کے لیے ہے۔ یہی تو قرآن کی وہ خوبی ہے کہ جو خوبی آج دنیا کی کسی اور کتاب میں نہیں ہے۔ کسی اور کتاب میں اس لیے نہیں ہے کہ آج ہماری دنیا میں قرآن ہی وہ کتاب ہے جو اللہ کی آخری اور قابلِ عمل کتاب ہے۔ کل رسول اللہ اور صحابہ کرام پر مشکلات آتی تھیں تو آج ہمیں مشکلات اور مصائب پر صبر کرنا یعنی ان پر قابو پانا ہوگا کیونکہ جنت مصیبتوں پر قابو پائے بغیر نہیں مل سکتی۔

اَمْ حَسِبْتُمْ کیا تم یہ حساب کتاب لگائے بیٹھے ہو اَنْ تَدْخُلُوا الْجَنَّةَ کہ تم جنت میں (کچھ کیے بغیر، بس یوں ہی مفت میں) داخل ہو جاؤ گے۔ وَلَمَّا يَاْتِكُمْ مَّثَلُ الَّذِيْنَ خَلَوْا مِنْ قَبْلِكُمْ ؕ مَسَّتْهُمُ الْبَاْسَآءُ وَ الضَّرَّآءُ وَ زُلْزِلُوْا

حَتّٰی یَقُوْلَ الرَّسُوْلُ وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا مَعَهٗ مَتٰی نَصْرُ اللّٰهِ ؕ اَلَآ اِنَّ نَصْرَ اللّٰهِ قَرِیْبٌ O (البقرہ: 214)

اور ابھی تم کو پہلے لوگوں کی سی (مشکلیں) تو پیش آئی ہی نہیں۔ ان کو (بڑی بڑی) سختیاں اور تکلیفیں پہنچتیں اور وہ (صعوبتوں میں) ہلا ہلا دیئے گئے۔ یہاں تک کہ رسول اور مومن لوگ جو ان کے ساتھ تھے سب پکار اٹھے کہ کب اللہ کی مدد آئے گی۔ دیکھو اللہ کی مدد (عن) قریب (آیا چاہتی) ہے۔

مشکلات میں ہی مومن کی شخصیت میں استحکام آتا ہے۔ مومن کو ہم مستحکم شخصیت INTEGRATED PERSONALITY کہتے ہیں۔

دو آیات اور پڑھیے:

وَ کَاَیِّنْ مِّنْ نَّبِیٍّ قٰتَلَ ۙ مَعَهٗ رِبِّیُّوْنَ کَثِیْرٌ ۚ فَمَا وَ هَنُوْا لِمَآ اَصَابَهُمْ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ وَ مَا ضَعُفُوْا وَ مَا اسْتَكَانُوْا ؕ وَ اللّٰهُ یُحِبُّ الصّٰبِرِیْنَ O وَ مَا كَانَ قَوْلَهُمْ اِلَّآ اَنْ قَالُوْا رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا ذُنُوْبَنَا وَ اِسْرَافَنَا فِیْٓ اَمْرِنَا وَ ثَبِّتْ اَقْدَامَنَا وَ انْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكٰفِرِیْنَ O (العمران: 147-146)

اور بہت سے نبی ہوئے ہیں جن کے ساتھ ہو کر اکثر اہل اللہ (اللہ کے دشمنوں سے) لڑے تو جو مصیبتیں ان پر اللہ کے راستے (سبیل اللہ) پر چلنے کی وجہ واقع ہوئیں اور ان کی وجہ سے انہوں نے نہ تو ہمت ہاری اور نہ بزدلی کی نہ ہی کافروں سے دبے، اور اللہ استقلال رکھنے والوں کو دوست رکھتا ہے۔ اور (اس حالت میں بھی) ان کے منہ سے کوئی بات نکلتی تو یہی کہ اے رب! ہمارے کوتاہیاں اور زیادتیاں جو ہم اپنے کاموں میں کرتے رہے ہیں معاف فرما اور ہمیں ثابت قدم رکھ اور کافروں پر فتح عنایت کر۔

اللہ تعالیٰ سے ایک دعا التجا اور درخواست کی صورت میں ہم اور آپ اکثر و بیشتر کرتے رہتے ہیں:

لَا يُكَلِّفُ اللّٰهُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَهَا ؕ لَهَا مَا كَسَبَتْ وَ عَلَيْهَا مَا اكْتَسَبَتْ ؕ رَبَّنَا لَا تُؤَاخِذْنَآ اِنْ نَّسِيْنَآ اَوْ اَخْطَاْنَا ۚ رَبَّنَا وَ لَا تَحْمِلْ عَلَيْنَآ اِصْرًا كَمَا حَمَلْتَهٗ عَلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِنَا ۚ رَبَّنَا وَ لَا تُحَمِّلْنَا مَا لَا طَاقَةَ لَنَا بِهٖ ۚ وَاعْفُ عَنَّا وقفة وَ اغْفِرْ لَنَا وقفة وَ ارْحَمْنَا وقفة اَنْتَ مَوْلٰنَا فَانْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ O (البقرہ:286)

اللہ کسی شخص کو اس کی طاقت سے زیادہ تکلیف نہیں دیتا اچھے کام کرے گا تو اس کو ان کا فائدہ ملے گا برے کرے گا تو اسے ان کا نقصان پہنچے گا۔

اے ہمارے رب! اگر ہم سے بھول یا چوک ہو گئی ہو تو ہم سے مواخذہ نہ کرنا'

اے ہمارے رب! ہم پر ایسا بوجھ نہ ڈالنا جیسا تو نے ہم سے پہلے لوگوں پر ڈالا تھا۔

اے ہمارے رب جتنا بوجھ اٹھانے کی ہم میں طاقت نہیں اتنا ہمارے سر پر نہ رکھنا اور

(اے رب) ہماری کوتاہیوں سے درگزر کر اور ہماری مغفرت کر اور ہم پر رحم فرما تو ہی ہمارا مولا ہے اور ہم کو کافروں پر غالب کر۔

توجہ کے ساتھ مزید دیکھئے العمران: 195-193

ہم آپ کو یہ بتانا چاہتے ہیں کہ کسی بھی بگڑے ہوئے معاشرے میں اسلام یا قرآن پر عمل کرنے کی ابتداء اپنے اپنے گھروں سے کرنا ہوگی۔ یہ حکم کسی ایک مومن کے لیے نہیں ہے۔ قرآن پر عمل کرنے کے خواہش مند ہر مومن کے لیے یہی ہدایت ہے کہ اپنے اپنے گھروں کو قبلہ بناؤ۔

بگڑے ہوئے معاشرے میں قرآن پر عمل، چاہے آپ اپنے گھر کے اندر کریں یا باہر بازاروں وغیرہ میں، اس کے لیے آپ کو ہر وقت عزم و ہمت کی لازماً ضرورت ہوگی۔ ملاحظہ کیجیے مندرجہ ذیل آیات:

عزم و ہمت کے کام (عزم الامور)

اچھی زندگی گزارنے کے لئے ہمیں وہی کام کرنے چاہئیں جو اللہ تعالیٰ نے اپنے قرآن کے ذریعے ہمیں بتا دیئے ہیں۔

اللہ تعالیٰ کو بہت اچھی طرح معلوم ہے کہ قرآن کے احکام کے مطابق کام کرنا آسان کام نہیں ہے۔ (البلد:17-11) مشکل کام اس وقت آسان ہو جاتا ہے جب کوئی بھی مشکل کام کرنا شروع کر دیں۔ (الم نشرح:6-5)

قرآن پر عمل کرنے کے لئے بہت ضروری ہے کہ ایمان و یقین کے ساتھ ساتھ

1۔ عزم و ہمت
2۔ صبر و تحمل
3۔ استقامت اور برداشت
4۔ علم اور دانش اور
5۔ دوستی اور ہمدردی اور اس طرح کی بہت ساری خوبیاں مثلاً تدبر اور دور اندیشی' وفاداری' محبت اور رحم کے جذبات ہماری شخصیت اور مضبوط کردار میں موجود ہوں۔ اس کے بغیر ہم اللہ تعالیٰ کے معیار تک نہیں پہنچ سکتے۔

اللہ تعالیٰ انسان کو مومنوں کو تمام خلقت سے بہتر SUPERSTAR/SUPER HUMAN بنانا چاہتا ہے (البینہ 5، 7)۔ لائف ٹائم ایوارڈ LIFE TIME ACHIEVEMENT AWARD (المائدہ:119 اور توبہ:72-71) دینا

چاہتا ہے۔اپنے رنگ میں رنگ دینا چاہتا ہے۔(البقرہ:138)
انسانوں کا مومن بن جانا اور مومن رہتے ہوئے مسلمان ہونا اور خود کو اللہ کے رنگ میں رنگ لینا بڑی ہمت (عزم الامور) کے کام ہیں۔وہ کس طرح سے ہیں ان آیات میں دیکھئے۔

وَلاَ تَسْتَوِی الْحَسَنَةُ وَلاَ السَّيِّئَةُ ۭ اِدْفَعْ بِالَّتِیْ هِیَ اَحْسَنُ فَاِذَا الَّذِیْ بَیْنَكَ وَبَیْنَهٗ عَدَاوَةٌ كَاَنَّهٗ وَلِیٌّ حَمِیْمٌ ○وَمَا یُلَقّٰهَآ اِلَّا الَّذِیْنَ صَبَرُوْا ۚ وَمَا یُلَقّٰهَآ اِلَّا ذُو حَظٍّ عَظِیْمٍ ○ (حٰمٓ السجدہ: 35-34)

اور بھلائی اور برائی برابر نہیں ہو سکتی (یعنی ایسے کام جس سے معاشرے میں بھلائی اور امن و امان قائم ہو اور ایسے کام جن سے امن و امان تباہ و برباد ہو جائے اور برائیاں پھیل جائیں، نتیجے کے اعتبار سے دونوں ایک جیسے نہیں ہو سکتے) اس کے لئے ضروری ہے کہ کسی بھی بری بات کا ایسے طریقے سے جواب دو جو بہت اچھا ہو۔(یعنی اگر معاشرے میں خرابیاں پیدا ہو گئی ہوں تو ان کو اچھائیوں میں بدلنے کا طریقہ یہی ہو گا کہ ہم ایسے کام کریں جن سے معاشرے میں زیادہ سے زیادہ حسن پیدا ہو۔اس طرح غلط کاموں کے اثرات ختم ہونے لگیں گے اور آئندہ بھی بگاڑ پیدا ہونے کے راستے بند ہو جائیں گے یوں) تم دیکھو گے کہ جس میں اور تم میں دشمنی تھی اب وہ تمہارا گرم جوش دوست ہے۔(یعنی وہ شخص جو معاشرے میں برائیاں پیدا کرتا تھا اور تمہارے ساتھ اس کی دشمنی ہو گی تو وہ تمہارے اچھے کاموں کی وجہ سے تمہارا دوست بن جائے گا) لیکن یہ بات ان ہی لوگوں کو حاصل ہوتی ہے جو برداشت کرنے والے ہیں ان ہی کو نصیب ہوتی ہے جو بڑے صاحب نصیب ہیں۔
(یعنی دشمن کو دوست بنانے میں اور برائیوں کو اچھائیوں میں بدلنے کا یہ طریقہ

بہت ہی مشکل ہے۔ اس پر وہی عمل کر سکتا ہے جو بہت ہی مستقل مزاج ہو۔ صبر کرنے والا ہو بات چیت میں دل نوازی ہو' نگاہوں میں بلندی اور دل میں ہم دردی ہو) جس کے نصیب میں یہ باتیں ہوں تو وہی بڑا صاحب نصیب ہوگا اور بڑی کامیابیوں کا مالک۔ (مزید دیکھئے اسی سورت حٰمٓ السجدہ کی آیات 30-36 اور سورہ مومن کی آیات 33-28 اور 44-38)

ایک باپ کی اپنے بیٹے کو اس نصیحت پر بھی توجہ فرمائیے کہ جب باپ نے اپنے بیٹے سے کہا کہ

يٰبُنَيَّ اَقِمِ الصَّلٰوةَ وَاْمُرْ بِالْمَعْرُوْفِ وَانْهَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَاصْبِرْ عَلٰى مَآ اَصَابَكَ ؕ اِنَّ ذٰلِكَ مِنْ عَزْمِ الْاُمُوْرِ ۝ (لقمان:17)

اے میرے بیٹے! الصلوٰۃ قائم کرنا' لوگوں کو المعروف کا حکم دینا' یعنی ان باتوں کا حکم دینا جس کو اللہ نے اچھا' پسندیدہ اور جائز قرار دیا ہو اور المنکر سے روکنا' یعنی لوگوں کو ان باتوں سے منع کرنا جس کو کرنے سے اللہ نے منع کیا ہے۔ یہ کام کرنے میں مشکلات بھی پیش آئیں گی لیکن تم ہمیشہ صبر اور ثابت قدمی سے کام لینا یہ بڑی ہمت (عزم الامور) کے کام ہیں۔ جس کے لئے مضبوط ارادے کی ضرورت ہوتی ہے۔

عزم و ہمت کی ضرورت اور کہاں کہاں ہو سکتی ہے وہ آپ ان آیات میں دیکھئے۔

1۔ فَاصْبِرْ كَمَا صَبَرَ اُولُوا الْعَزْمِ مِنَ الرُّسُلِ وَلَا تَسْتَعْجِلْ لَّهُمْ ؕ كَاَنَّهُمْ يَوْمَ يَرَوْنَ مَا يُوْعَدُوْنَ ۙ لَمْ يَلْبَثُوْٓا اِلَّا سَاعَةً مِّنْ نَّهَارٍ ؕ بَلٰغٌ ۚ فَهَلْ يُهْلَكُ اِلَّا الْقَوْمُ الْفٰسِقُوْنَ ۝ (الاحقاف:35)

(اے محمد) جس طرح دوسرے عالی ہمت (اولو العزم) رسول صبر کرتے رہے

ہیں اسی طرح تم بھی صبر کرو اور ان کے لئے (عذاب) جلدی نہ مانگو جس دن یہ اس چیز کو دیکھیں گے جس کا ان سے وعدہ کیا جاتا ہے تو خیال کریں گے کہ گویا دنیا میں رہے ہی نہ تھے مگر گھڑی بھر، یعنی وہ یوں خیال کریں گے کہ وہ دنیا میں فقط ایک ہی دن صرف گھڑی بھر رہے ہوں گے یہ (قرآن) **بلٰغ** ہے، انسانیت کو اس کی منزل تک پہنچانے والا ہے، سو اب وہی ہلاک ہوں گے جو فاسقون ہیں سیدھے راستے کو چھوڑ کر ادھر ادھر نکل جانے والے۔

2۔ وَلَمَنْ صَبَرَ وَغَفَرَ اِنَّ ذٰلِكَ لَمِنْ عَزْمِ الْاُمُوْرِO (الشوریٰ:43)
اور جو صبر کرے اور قصور معاف کر دے تو یہ (عزم الامور) ہمت کے کام ہیں۔

3۔ وَ اِنْ عَاقَبْتُمْ فَعَاقِبُوْا بِمِثْلِ مَا عُوْقِبْتُمْ بِهٖ ؕ وَ لَئِنْ صَبَرْتُمْ لَهُوَ خَيْرٌ لِّلصّٰبِرِيْنَO (النحل:126)
اگر تم ان کو تکلیف دینی چاہو تو اتنی ہی دو جتنی تکلیف تم کو ان سے پہنچی (ہے اور تمہارا صبر بھی خدا ہی کی مدد سے ہے) اور اگر صبر کرو تو یہ صبر کرنے والوں کے لئے بہت اچھا (خیر) ہے۔ (صبر کے معنی ہیں استقامت کے ساتھ جم کر کھڑے ہو کر مشکلات کا مقابلہ کرنا، توجہ کے ساتھ پڑھئے الانفال: 66-65 جس میں صابرون اور صابرین یعنی صبر کرنے والے کے مطلب واضح ہیں، قرآن میں ایک بات یا ایک لفظ کی وضاحت دوسری جگہ مل جاتی ہے۔ الرحمٰن کی پہلی دو آیات، الرحمٰن، علم القراٰن کا مطلب یہی ہے کہ الرحمٰن نے انسانوں کو قرآن کی تعلیم فرمائی، یعنی اللہ تعالیٰ

نے اپنے قرآن میں الفاظ اور آیات کی وضاحت بھی خود ہی کر دی ہے۔ قرآن اپنی بات کی وضاحت خود کر دیتا ہے بس عقل وفکر سے کام لینے کی ضرورت ہے)

4۔ لَتُبْلَوُنَّ فِيْٓ اَمْوَالِكُمْ وَ اَنْفُسِكُمْ ۣ وَ لَتَسْمَعُنَّ مِنَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ مِنْ قَبْلِكُمْ وَ مِنَ الَّذِيْنَ اَشْرَكُوْٓا اَذًى كَثِيْرًا ۭ وَ اِنْ تَصْبِرُوْا وَ تَتَّقُوْا فَاِنَّ ذٰلِكَ مِنْ عَزْمِ الْاُمُوْرِ ○
(العمران:186)

(اے اہل ایمان) تمہارے مال و جان میں تمہاری آزمائش کی جائے گی اور تم اہل کتاب سے اور ان لوگوں سے جو مشرک ہیں بہت سی ایذا کی باتیں سنو گے تو اگر صبر اور تقویٰ شعاری کرتے رہو گے تو یہ بڑے عزم و ہمت (عزم الامور) کے کام ہیں۔

ایک مختصر سا سوالنامہ
ان مصروف لوگوں کے لئے جن کے پاس
قرآن پڑھنے اور عمل کرنے کا وقت نہیں ہے

سوال نمبرایک:

بھلاتم کیا کرتے تھے؟

..... یَاْمُرُھُمْ بِالْمَعْرُوْفِ وَ یَنْھٰھُمْ عَنِ الْمُنْکَرِ وَ یُحِلُّ لَھُمُ الطَّیِّبٰتِ وَ یُحَرِّمُ عَلَیْھِمُ الْخَبٰٓئِثَ وَ یَضَعُ عَنْھُمْ اِصْرَھُمْ وَ الْاَغْلٰلَ الَّتِیْ کَانَتْ عَلَیْھِمْ ط ..... (الاعراف:157)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان کاموں کا حکم دیتے تھے جس کو

(1) اللہ نے قرآن میں جائز اور المعروف کہا ہے اور

(2) ان برے کاموں سے روکتے تھے جن کو اللہ تعالیٰ نے ناجائز اور المنکر کہا ہے

(3) طیبات کو حلال کرتے تھے اور

(4) الخبٰئث کو حرام ٹھہراتے تھے۔ اس بوجھ سے نجات دلاتے تھے جس کے نیچے انسانیت دبی ہوئی تھی ان پھندوں سے نکالتے تھے کہ جن میں لوگ گرفتار تھے۔

سوال نمبر ایک آگے چل کر آئے گا۔

ہوسکتا ہے آپ ایک اعلیٰ تعلیم یافتہ انسان ہوں، کسی ادارے کے چیف ایگزیکٹو(CHIEF EXECUTIVE OFFICER (CEO ہوں یا زیادہ تعلیم یافتہ نہ بھی ہوں مگر کسی بڑے انڈسٹریل ادارے کو چلا رہے ہوں اور بیسیوں اعلیٰ تعلیم یافتہ ماسٹرز ڈگری رکھنے والے اور چارٹرڈ اکاؤنٹنٹ وغیرہ بھی آپ کے کاروباری ادارے میں ملازم ہوں، عام زبان میں کہا جائے تو آپ کے نوکر ہوں اور یہ بھی ہوسکتا ہے کہ آپ اپنے پرانے دوستوں میں بیٹھ کر اس بات پر خوشی کا اظہار کرتے ہوں کہ کیا ہوا اگر میں صرف میٹرک اور انٹر پاس ہوں لیکن اپنے ادارے کو میں نے اپنی ذاتی محنت اور تجربے سے اتنا بڑا کرلیا کہ آج میرے پاس بیسوں کی تعداد میں ایم بی اے اور انجینئرز وغیرہ کام کررہے ہیں۔ یہ بھی ہوسکتا ہے کہ آپ اسکول، کالج اور یونیورسٹی کے ایک اچھے طالب علم ہوں اور اپنی ذہانت پر اور اسٹریٹ اسمارٹ ہونے پر بھی فخر کرتے ہوں یہ بھی ہوسکتا ہے کہ آپ ایک سرکاری ملازم ہوں، مختارکار ہوں یا سب رجسٹرار ہوں اور کروڑوں اور اربوں روپے کی زمینوں کو سرکاری رجسٹروں میں رجسٹر کرنے کے ذمہ دار ہوں۔یعنی خودتو شاید زیادہ سے زیادہ سترہ اٹھارہ گریڈ کی تنخواہ لے رہے ہوں لیکن اختیارات آپ کے پاس اتنے ہوں کہ آپ کو آج کل کے حساب سے کروڑوں اور اربوں روپے کی زمینوں پر اختیار دے دیا گیا کہ آپ کا دل چاہے تو اس کو رجسٹر کریں یا کسی نہ کسی نامعقول بہانے کے ساتھ رجسٹر کرنے سے انکار بھی کردیں اور کروڑوں روپے کی زمین رکھنے والے آپ جیسے سترہ گریڈ کے سرکاری ملازم کے سامنے گھٹنے ٹیک دیں اور منہ مانگی رشوت دینے پر آمادہ ہو جائیں۔ یا آپ کسی

سرکاری اسکول میں ہیڈ ماسٹر ہونے کے ساتھ ڈی ڈی او (DDO) بھی ہوں۔یعنی اپنے اسٹاف کو تنخواہیں بانٹنے کے ذمہ داری بھی آپ پر ہو۔ یہ بھی ہوسکتا ہے کہ آپ ایک صحافی ہوں، کسی پرائیویٹ ٹی وی چینل کے رپورٹر ہوں یا اینکر پرسن ہوں جو کبھی اونچی آواز میں تو کبھی چیخ چیخ کر اور چلا چلا کر اپنے ٹاک شوز میں سیاسی اور مذہبی لیڈروں سے سوالات کرتا ہو یا کرتی ہوں۔ غرض یہ کہ آپ کوئی بھی ہو سکتے ہیں۔

آپ کوئی بھی ہوں اور کچھ بھی کرتے ہوں ہمیں اس سے غرض نہیں ہے۔غرض ہے تو اس بات سے کہ آپ نے کبھی قرآنی تعلیمات پر اس طرح سے سوچا اور غور کیا جس طرح آپ اپنے اپنے کام دھندوں کی فکر کرتے ہوئے مصروف رہتے ہیں۔ اگر آپ ہماری اس کتاب اور دیگر کتابوں میں لکھی گئی سینکڑوں آیات کے بارے میں پہلے سے ہی جانتے ہوں اور آپ کی عملی زندگی میں ان کے نمایاں اثرات بھی دیکھے جا سکتے ہوں تو بہت ہی اچھی بات ہے اگر ایسا نہیں ہے تو ہم آپ کو یہ بتانا چاہیں گے ہم سب کے لیے، مسلموں اور غیر مسلموں سب کے لیے یہ ہدایت ہے کہ اپنے علم سے قرآن کے علم تک پہنچنا چاہیے۔ جو لوگ اپنے علم سے اللہ کی آیات کا احاطہ نہیں کرتے اللہ کی نظروں میں ایسے لوگ پسندیدہ نہیں ہیں۔

اپنے علم سے قرآن کی آیات کا احاطہ کرنا بہت ضروری ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی دعا آپ کو یاد ہی ہوگی رَّبِّ زِدْنِی عِلْمًا (طٰہٰ: 114) کہ اے میرے رب مجھے علم میں زیادہ کر۔قرآن علم رکھنے والوں کے لیے نازل کیا گیا۔(دیکھئے، حٰمٓ السجدہ: 3-1)

قرآن کو آپ غور سے پڑھیں گے تو آپ کو دس بیس نہیں سینکڑوں آیات

میں علم اور عقل سوچ اور سمجھ، دانش اور غور وفکر اور تدبر کرنے کی ہدایات ملیں گی۔آپ کی معلومات کے لیے ہم نے اس کتاب میں علم وعقل کی فضیلت اور اہمیت کے بارے میں صرف چالیس آیات کے مضامین لکھے ہیں۔

یہ اللہ کا حکم ہے کہ ہم اپنی عقل کے ساتھ سوچ سمجھ کر قرآن پڑھیں اور پھر عمل بھی کریں۔

اب آپ مندرجہ ذیل آیت پڑھیے۔اسی آیت کی روشنی میں ہمارا سوال نمبر ایک ہے کہ بھلا تم کیا کرتے تھے؟

وَ يَوْمَ نَحْشُرُ مِنْ كُلِّ اُمَّةٍ فَوْجًا مِّمَّنْ يُّكَذِّبُ بِاٰيٰتِنَا فَهُمْ يُوْزَعُوْنَ O حَتّٰٓى اِذَا جَآءُوْ قَالَ اَكَذَّبْتُمْ بِاٰيٰتِىْ وَ لَمْ تُحِيْطُوْا بِهَا عِلْمًا اَمَّا ذَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَO (النمل: 84-83)

اور جس روز ہم ہر امت سے اس گروہ کو جمع کریں گے جو ہماری آیات کو تکذیب کرتے تھے (جھٹلانے کی ناکام کوشش کرتے تھے) تو ان کی جماعت بندی کی جائے گی یہاں تک کہ جب سب آجائیں گے تو ان سے (اللہ) کہے گا کہ کیا تم نے میری آیات کو جھٹلایا تھا

اور تم نے اپنے علم سے ان پر احاطہ تو کیا ہی نہ تھا،

بھلا تم کیا کرتے تھے ؟

قرآن کو مذہبی کتاب کی طرح نہ پڑھیں بلکہ آسمانی قوانین DIVINE CONSTITUTION کی کتاب کی طرح پڑھیں۔ لفظ کافر گالی نہیں ہے۔ کافر کا مطلب ہے کسی بات سے انکار کرنا، نافرمانی کرنا، حقائق کو چھپا کر رکھنا، ناشکر گزار ہونا۔ اگر ہم خود کو فرقوں میں تقسیم کریں تو ہم اللہ کے اس

واضح حکم سے انکار کردیتے ہیں کہ ''خود کو فرقوں میں تقسیم نہ کرنا'' (الروم: 32-31، الشوریٰ: 17-13 الانعام: 159) اگر تم نے خود کو فرقوں میں تقسیم کرلیا تو آپس میں لڑتے بھڑتے رہو گے اور خود کو کمزور کرلو گے یوں تمہاری ہوا اکھڑ جائے گی۔ (الانفال: 47-45)

جو لوگ اللہ کا حکم ماننے سے انکار کرتے ہیں ان کے لیے جہنم ہے۔

یہ کوئی ایسی مشکل بات نہیں ہے جو سمجھ میں نہ آئے کہ جو لوگ کفر کرتے ہیں ان کے لیے نار جہنم ہے۔ سوال نمبر دو کے لئے نیچے لکھی گئی پوری آیت اور ترجمہ پڑھیے اور اس میں پوچھے گئے سوال کا جواب اگر دینے کی صلاحیت ہے تو اس کا جواب ابھی سے تیار کرلیں۔

یہ وہ سوال ہے جو اللہ تعالیٰ اپنے حکم سے انکار کرنے والوں سے پوچھے گا۔ اللہ تعالیٰ عالمِ الغیب ہے۔ وہ ان جوابات کا علم بھی رکھتا ہے جو ہم اس کے سوالوں کے جواب میں کہیں گے لیکن وہ ہماری زبانی سننا چاہیے گا تاکہ مجرموں کا جرم بھی ثابت ہو۔ اتمام حجت بھی ضروری ہے یا آپ یوں سمجھ لیں کہ مجرم سے اس کے جرم کا اقرار کرواکر قانونی تقاضے پورے کرنا ضروری ہوتے ہیں۔

سوال نمبر دو۔ کیا ہم نے تم کو اتنی عمر نہیں دی تھی؟

اللہ مجرموں کو گویا کٹہرے میں کھڑا کر کے جو کچھ پوچھے گا وہ ان آیات میں پڑھیے:

وَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَهُمْ نَارُ جَهَنَّمَ ۚ لَا يُقْضٰى عَلَيْهِمْ فَيَمُوْتُوْا وَ لَا يُخَفَّفُ عَنْهُمْ مِّنْ عَذَابِهَا ؕ كَذٰلِكَ نَجْزِيْ كُلَّ كَفُوْرٍ ۝ وَ هُمْ

يَصْطَرِخُوْنَ فِيْهَا ۚ رَبَّنَآ اَخْرِجْنَا نَعْمَلْ صَالِحًا غَيْرَ الَّذِىْ كُنَّا نَعْمَلُ ؕ اَوَلَمْ نُعَمِّرْكُمْ مَّا يَتَذَكَّرُ فِيْهِ مَنْ تَذَكَّرَ وَ جَآءَكُمُ النَّذِيْرُ فَذُوْقُوْا فَمَا لِلظّٰلِمِيْنَ مِنْ نَّصِيْرٍO (فاطر: 37-36)

اور جن لوگوں نے کفر کیا ان کے لیے دوزخ کی آگ ہے۔ نہ انہیں موت آئے گی کہ مر جائیں اور نہ اس کا عذاب ہی ان سے ہلکا کیا جائے گا ہم ہر ایک ناشکرے کو ایسا ہی بدلہ دیا کرتے ہیں۔ وہ اس میں چلائیں گے کہ اے رب ہم کو نکال لے (اب) ہم نیک عمل کیا کریں گے نہ وہ جو (پہلے) کرتے تھے کیا (ان سے کہا جائے گا کہ کیا) ہم نے تم کو اتنی عمر نہیں دی تھی کہ اس میں جو سوچنا چاہتا سوچ لیتا اور تمہارے پاس ڈرانے والا بھی آیا تو اب (اس نار جہنم کے) مزے چکھو ظالموں کا کوئی مددگار نہیں۔ ہمارا جواب کیسا ہی کیوں نہ ہو۔ یہ بات بھی ہمارے ذہنوں میں رہنا چاہیے کہ اللہ علیم بذات الصدور (فاطر:38) ہے۔ وہ تو دلوں کے بھیدوں کا علم بھی رکھتا ہے۔ یہ بات آپ زیرِنظر آیات فاطر 37-36 کے بعد آیت 38 میں ملاحظہ فرمائیے اور سوچیے کہ اللہ تعالیٰ سے "نمٹنا" آسان کام نہیں ہے۔ اس دنیا میں بھی اور مرنے کے بعد بھی۔ اللہ تعالیٰ اپنے کام پورے کرتا ہے۔ وہ ہم سے یہ بھی کہے گا کہ میری آیات تم کو پڑھ پڑھ کر سنائی جاتی تھیں جن کو تم سنتے تھے اور الٹے پاؤں پھر پھر جاتے تھے۔ (المومنون:66)

تم کو میری آیات پڑھ کر سنائی جاتی تھیں اور سننے کے باوجود جھٹلاتے تھے۔ (المومنون:105)

پھر یہ جھٹلانے والے کہیں گے کہ اے ہمارے رب! ہم پر ہماری بدقسمتی سوار ہوگئی تھی اور ہم (صراطِ مستقیم سے) بھٹک گئے تھے۔ (المومنون:106)

اے رب! ہم کو اس (عذاب، نار جہنم) سے نکال دے اگر ہم پھر ایسے کام کریں یعنی تیری آیات سے پھریں اور جھٹلائیں تو ظالم ہوں گے (تیری بات نہ مان کر اپنے آپ پر ظلم کرنے والے بن جائیں گے۔ (المومنون: 107)

جواب میں اللہ تعالیٰ کہے گا کہ اب تم اسی جہنم میں ذلت کے ساتھ پڑے رہو اور مجھ سے بات نہ کرو۔ اب باتیں بنانے کا کوئی فائدہ نہیں۔ (المومنون: 108)

اور (اب) نہ ہی تمہاری کوئی معذرت قبول کی جائے گی۔ (القیٰمۃ: 15-10)

سوال نمبر تین۔تم دنیا میں کتنے سال تک رہے تھے؟

پھر اللہ یہ بھی پوچھے گا کہ تم زمین میں کتنے سال رہے؟ وہ کہیں گے کہ ہم ایک روز یا ایک روز سے بھی کم رہے تھے۔ شمار کرنے والوں سے پوچھ لیجیے۔ یہاں رک کر ایک دفعہ اور سوچیے عیاشی اور کھیل کود میں زندگی گزاری جائے تو وقت بہت جلدی بھاگ جاتا ہے اور ہر بات اور ہر وہ کام جو ہم اس دنیا میں برسوں پہلے کر چکے ہوتے ہیں کل کی بات لگتی ہے یہاں وہی ذہنی کیفیت ہے کہ ہم تو دنیا میں صرف ایک روز ہی تو رہے تھے۔ ان کو کہا جائے گا کہ ہاں تمہارا زمین میں رہنا اس کے سوا کچھ نہ تھا کہ وہ ایک بہت ہی تھوڑے زمانے کا رہنا تھا کیونکہ جنت کی ابدی زندگی کے مقابلے میں دنیا کی زندگی فقط چار دن کی زندگی کہلائے گی۔ کاش تم اس حقیقت سے واقف ہوتے۔ تم کو ان حقائق کے بارے میں تمہاری موت سے قبل ہی تم کو بتا دیا گیا تھا مگر تم سنتے تھے اور پھرے

جاتے تھے (المومنون:66)، سنتے تھے اور جھٹلانے کی ناکام کوشش کرتے تھے(المومنون:105)

اللہ تعالیٰ کی اس بات پر یقین کرتے ہوئے ہم آپ کو بھی اس بات کا یقین دلانا چاہتے ہیں کہ قرآن دنیا کی آسان ترین زبان میں ہے۔ (القمر: 17,22,32,40) اوراس کا انداز بیان بھی ایسا ہے کہ جیسے دو انسان بیٹھے ایک دوسرے کے ساتھ باتیں کرر ہے ہوں۔(الذٰریات: 23)

جہاں اس دنیا میں ایسے لوگ تھے جو اللہ کے حکموں کی خلاف ورزی کرتے تھے وہاں ایسے لوگ بھی تھے جو راتوں کو بہت کم سویا کرتے تھے اور سحر کے اوقات کی خاموشیوں میں اللہ سے مغفرت طلب کیا کرتے تھے اور ان کے مال میں سائل و محروم کا حق ہوتا تھا۔ یقین کرنے والوں کے لیے اس زمین میں بہت سی آیات (نشانیاں) ہیں اور خود تمہارے وجود میں بھی، کیا تم اپنے آپ کو بھی نہیں دیکھتے (کہ تم نظر سے نہ آنے اور نا قابلِ ذکر ہونے کے باوجود ایک قابلِ ذکر شخصیت بن جاتے ہو) تمہارا رزق اور جس چیز کا تم سے وعدہ کیا جاتا ہے۔ آسمان میں ہے۔ تمہارا رب (ان تمام حقائق کا) شاہد ہے کہ یہ سب اس طرح قابل یقین ہے اور تم کو اس طرح یہ بات سمجھائی جارہی ہے جیسے تم ایک دوسرے کے ساتھ باتیں کرتے ہو۔(الذٰریات: 23-10)

چند اور آیات آپ کی معلومات کے لئے لکھ رہے ہیں۔

قانون کی خلاف ورزی کرنے والے کو مجرم CRIMINAL کہا جاتا ہے، اللہ کے احکام سے انکار کرتے ہوئے یعنی کفر کرتے ہوئے اپنی مرضی پر چلتے ہوئے اپنی من مانی کرنا بہرحال جرم CRIME کہلائے گا۔

مجرم کی نفسیاتی کیفیت جاننے کے لئے مندرجہ ذیل آیات مبارکہ السجدہ

12 سے 18 کے آسان سے ترجمے پر غور فرمایئے اور اپنے پاس رکھے قرآن میں بھی پڑھیئے اور اس بات کی بھرپور کوشش کیجئے کہ ہمارا اور آپ کا اور ہمارے ساتھ ہر مسلمان کا انجام جنتی انجام ہو جس تک پہنچنا آسان نہیں ہے۔

1۔ اور (تم تعجب کرو) جب دیکھو کہ مجرمین اپنے رب کے سامنے سر جھکائے ہوں گے (اور کہیں گے کہ) اے ہمارے رب ہم نے دیکھ لیا اور سن لیا تو ہم کو (دنیا میں) واپس بھیج دے کہ نیک عمل کریں بے شک ہم یقین کرنے والے ہیں۔(السجدہ:12)

2۔ اور اگر ہم چاہتے تو ہر شخص کو ہدایت دے دیتے لیکن میری طرف سے یہ بات قرار پا چکی ہے کہ میں دوزخ کو جنوں اور انسانوں سب سے بھر دوں گا۔(السجدہ:13)

3۔ سو (اب آگ کے) مزے چکھو اس لیے کہ تم نے اس دن کے آنے کو بھلا رکھا تھا (آج) ہم بھی تمہیں بھلا دیں گے اور جو کام تم کرتے تھے ان کی سزا میں ہمیشہ کے عذاب کے مزے چکھتے رہو۔ (السجدہ:14)

4۔ ہماری آیتوں پر تو وہی لوگ ایمان لاتے ہیں کہ جب ان کو ان سے نصیحت کی جاتی ہے تو سجدے میں گر پڑتے اور اپنے رب کی تعریف کے ساتھ تسبیح کرتے ہیں اور غرور نہیں کرتے۔(السجدہ:15)

5۔ ان کے پہلو بچھونوں سے الگ رہتے ہیں (اور) وہ اپنے رب کو خوف اور امید سے پکارتے اور جو (مال) ہم نے ان کو دیا ہے اس میں سے خرچ کرتے ہیں۔(السجدہ:16)

6۔ کوئی متنفس نہیں جانتا کہ ان کے لیے کیسی آنکھوں کی ٹھنڈک چھپا کر رکھی گئی ہے۔ یہ ان اعمال کا صلہ ہے جو وہ کرتے تھے۔
(السجدہ:17)

7۔ بھلا جو مومن ہو وہ اس شخص کی طرح ہو سکتا ہے جو نافرمان ہو؟ دونوں برابر نہیں ہو سکتے۔(السجدہ:18)

مزید دیکھئے، الزمر:22 تا 28

قرآنک بک فاؤنڈیشن

ہمارا پہلا اور آخری مقصد

زیست مشکل ہے اسے اور بھی مشکل نہ بنا

.....يُرِيْدُ اللّٰهُ بِكُمُ الْيُسْرَ وَ لَا يُرِيْدُ بِكُمُ الْعُسْرَ.....
(البقرہ:185)

اللہ تعالیٰ ہمارے لیے آسانیاں چاہتا ہے۔ وہ نہیں چاہتا کہ ہم پر کسی قسم کی سختی ہو۔

مَآ اَنْزَلْنَا عَلَيْكَ الْقُرْاٰنَ لِتَشْقٰٓىO (طٰہٰ:2)

قرآن اس لیے نازل نہیں کیا گیا کہ ہم مشقت میں پڑ جائیں۔

ہم دیکھتے ہیں اور آپ بھی ضرور دیکھتے رہے ہوں گے کہ دنیا بھر کے مسلمانوں کے ساتھ ساتھ ہم پاکستانی مسلمانوں کی اکثریت بھی قرآن کریم پر غور وفکر نہیں کرتی، توجہ کے ساتھ قرآن پڑھیں گے تب ہی تو اس پر تدبر اور غور وفکر کرسکیں گے۔

ہم آپ کو اپنی کتابوں کے ذریعے سے یہ بتانا چاہتے ہیں کہ قرآن میں ہمارے لیے انفرادی اور اجتماعی طور پر حسین زندگی گزارنے کے لیے کیا کچھ موجود ہے۔ ہم آپ کو اپنی کتابوں میں یہ بھی سمجھایا کرتے ہیں کہ قرآن میں

کوئی ایک بات یا کوئی ایک مضمون کس کس طرح سے آسان کر کے مختلف سورتوں اور آیات میں دہرا دہرا کر ہمیں سمجھایا جاتا ہے۔

ہمارا پہلا اور آخری مقصد صرف یہی ہے کہ آپ جو کوئی بھی ہوں آپ تک قرآن حکیم کی ہدایات اور احکامات پہنچ جائیں۔قرآن کریم انسانوں کو کامیاب زندگی گزارنے کے لئے ایسی روشنی عطا کرتا ہے جس میں ہر چیز واضح ہو کر اپنے اپنے مقام پر نظر آ جاتی ہے۔قرآن حکیم کا سب سے بڑا مقصد بھی یہی ہے کہ بقول اللہ تعالیٰ کے یہ ایسی کتاب ہے جس کو ہم نے تم پر اس لئے نازل کیا ہے کہ انسانوں کو اندھیروں سے نکال کر روشنی کی طرف لے جاؤ۔ (یعنی جہالت کے اندھیروں سے نکال کر علم کی روشنی کی طرف لے جاؤ) دیکھئے سورۂ ابراہیم کی پہلی آیت۔

تاریکی میں ہوا میں لٹکی ہوئی رسی سانپ کی طرح لہراتی ہوئی نظر آتی ہے اندھیروں میں اچھے خاصے گھر بھی بھوت بنگلے HAUNTED HOUSE بن جاتے ہیں۔ درخت اور پودے جناتی منظر پیش کرتے ہیں اگر کسی اندھیرے گھر کے اردگرد پت جھڑ کے موسم کی سرد اور تیز ہوائیں چلیں تو بند کھڑکی دروازوں میں سے گزرنے والی تیز ہوائیں سیٹی کی طرح ایسی عجیب وغریب آوازیں نکالتی ہیں جیسے بدروحیں اور چڑیلیں رو رہی ہوں لیکن جب آپ اندھیرے ماحول کو روشن کر دیتے ہیں یا سورج دنیا کو روشن کر دے تو ہر چیز اجالے میں آ کر اپنے اپنے مقام پر نظر آ جاتی ہیں۔ اندھیروں میں لہراتا سانپ' روشنی کے جادو میں رسی بن جاتا ہے۔ بدروحوں اور چڑیلوں کے رونے کی آوازوں کی حقیقت بھی سامنے آ جاتی ہے۔ بھوت نظر آنے والے پودے اپنے خوب صورت پھولوں کے ساتھ

کھل کر آپ کے سامنے آجاتے ہیں کہ وہ بھوت پریت نہیں ہیں۔ اندھیرے کا اپنا کوئی وجود نہیں ہوتا۔ اگر اندھیرے کا کوئی وجود ہے تو اس کو روشنی کے سامنے اپنا آپ دکھانا چاہیئے۔ اندھیروں کا کوئی وجود نہیں ہوتا اس لئے اندھیرا روشنی کے آنے سے بھاگ جاتا ہے۔ اسی طرح جھوٹ یا باطل کا کوئی وجود نہیں ہوتا جب حق بات سچی بات سامنے آجاتی ہے تو جھوٹ کو باطل کو بھاگنا پڑتا ہے۔ حق کے آنے سے باطل کو بھاگنا ہی پڑتا ہے۔ (بنی اسرائیل: 81)

قرآنِ حکیم کی روشن آیات سامنے آجانے سے انسان صحیح اور غلط کا فیصلہ کرسکتا ہے۔ جب ہم آپ سے یہ کہتے ہیں کہ ہماری کتابوں کا ایک ہی مقصد ہے کہ آپ تک اللہ کا پیغام یا اس کے احکام پہنچ جائیں تو اس کا مطلب یہ ہے کہ آپ کو زندگی میں آنے والے مسائل کا حل تلاش کرنے میں آسانی ہو جائے اور آپ ذاتی طور پر قرآن پر عمل کرسکیں۔

ہم اپنی کتابوں کے ذریعے آپ کو قرآن حکیم کی ہدایات و احکامات کو ترتیب وار CLASSIFIED کر کے پیش کرتے ہیں۔ اس وقت آپ کے ہاتھوں میں یہ کتاب دعاؤں کے بارے میں ہے۔ قرآن حکیم میں جہاں جہاں اور جس طرح ہمیں دعا مانگنے کے طریقے بتائے گئے ہیں ہم نے کوشش کی ہے کہ دعاؤں کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے جو کچھ فرمایا ہے وہ زیادہ سے زیادہ ایک ساتھ COMPREHENSIVELY آپ کے سامنے آجائے اگر توجہ کے ساتھ آپ یہ کتاب پڑھیں گے تو اس میں سب سے اہم ترین بات آپ یہ پڑھیں گے کہ قرآن حکیم کے مطابق تمام انبیائے کرام اور دوسرے لوگوں نے صرف اللہ کے سامنے اپنی آرزوؤں کو پورا کرنے' تکالیف کو دور

کرنے اور زندگی میں کامیابیوں کے لئے دعا کی ہے۔ نہ کوئی واسطہ نہ کوئی ذریعہ' اللہ تعالیٰ نے خود کہا کہ میں تمہارے قریب ہوں اور تمہاری پکار یعنی دعاؤں کو سنتا بھی ہوں (البقرہ: 186) یوں تو آپ دن میں کبھی بھی کسی بھی وقت دعا مانگ سکتے ہیں لیکن ہم اپنی نمازوں کے بعد خاص طور پر اللہ سے مدد مانگ سکتے ہیں (......اِنَّ رَبِّیْ لَسَمِیْعُ الدُّعَآءِ O (ابراہیم: 39) یقیناً میرا رب دعا سننے والا ہے۔)

الصلوٰۃ (نماز) کے بہت سارے فائدوں میں سے ایک فائدہ یہ بھی ہے کہ ہم اپنی درخواست اپنی تکالیف اپنی جائز آرزوؤں اور خواہشات کی تکمیل کے لئے اللہ تعالیٰ سے بغیر کسی ذریعے اور واسطے کے براہ راست کہہ سکتے ہیں۔ یہ جانتے ہوئے بھی کہ اللہ تعالیٰ ہمارے دلوں میں آئے ہوئے خیالات کو ہم سے زیادہ جانتا ہے۔ پھر بھی ہمیں صرف اور صرف اللہ ہی کو اپنی مدد کے لئے پکارنا ہوگا' بالکل اسی طرح جس طرح رسولوں نے اللہ سے مدد طلب کی۔

فذکر بالقرآن: جیسا کہ ہم نے ابھی لکھا ہے کہ ہم قرآن حکیم کے احکامات و ہدایات کو ترتیب وار پیش کرتے ہیں۔ ہم نے اپنی پہلی کتاب میں ان آیات کو ایک جگہ جمع کیا تھا جو کہ یـٰایھا الذین اٰمنو سے شروع ہوتی ہیں۔ یـٰایھا الذین اٰمنو کا مطلب ہے اے مومنو! ان الفاظ کے ساتھ جو آیت بھی آپ پڑھیں گے اس میں کوئی نہ کوئی حکم دیا گیا ہوگا اس حکم پر عمل کرنا ہر مسلمان پر فرض ہے۔ مثلاً آپ یہ آیات پڑھیے۔ ان آیات کو آپ اپنے پاس رکھے ہوئے قرآن شریف میں بھی پڑھیئے۔

1۔ یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا کُتِبَ عَلَیْکُمُ الصِّیَامُ ..... (البقرہ: 183)

اے مومنو! تم پر روزے فرض کر دیئے گئے ہیں۔

2۔ یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا كُتِبَ عَلَیْكُمُ الْقِصَاص..... (البقرہ: 178)

اے مومنو! تم کو قصاص کا حکم دیا جاتا ہے۔

3۔ یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْۤا اِنْ جَآءَكُمْ فَاسِقٌۢ بِنَبَاٍ فَتَبَیَّنُوْۤا اَنْ تُصِیْبُوْا قَوْمًۢا بِجَهَالَةٍ فَتُصْبِحُوْا عَلٰى مَا فَعَلْتُمْ نٰدِمِیْنَO (الحجرات: 6)

اے مومنو! اگر کوئی فاسق تمہارے پاس کوئی خبر لے کر آئے تو خوب تحقیق کر دیا کرو کہیں ایسا نہ ہو جائے کہ کسی قوم کو نادانی سے نقصان پہنچا دو پھر تم کو اپنے کئے پر نادم ہونا پڑے۔

4۔ یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا یَسْخَرْ قَوْمٌ مِّنْ قَوْمٍ عَسٰۤى اَنْ یَّكُوْنُوْا خَیْرًا مِّنْهُمْ وَ لَا نِسَآءٌ مِّنْ نِّسَآءٍ عَسٰۤى اَنْ یَّكُنَّ خَیْرًا مِّنْهُنَّ ۚ وَ لَا تَلْمِزُوْۤا اَنْفُسَكُمْ وَ لَا تَنَابَزُوْا بِالْاَلْقَابِ ؕ بِئْسَ الِاسْمُ الْفُسُوْقُ بَعْدَ الْاِیْمَانِ ۚ وَ مَنْ لَّمْ یَتُبْ فَاُولٰٓىٕكَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ O (الحجرات: 11)

اے مومنو! کوئی قوم کسی قوم کا مذاق نہ اڑائے، تمسخر نہ کرے، ممکن ہے کہ وہ لوگ ان سے بہتر ہوں نہ ہی عورتیں، عورتوں کا مذاق اڑائیں، ممکن ہے کہ وہ ان سے اچھی ہوں اور اپنے مومن بھائی کو عیب نہ لگاؤ اور نہ ایک دوسرے کا برا نام رکھو۔ ایمان لانے کے بعد برے نام رکھنا بہت بری بات ہے۔ جب تم

ایمان لا چکے ہو تم سب مومن ہو اور مومن تو بھائی بھائی ہوتے ہیں تو پھر ایک دوسرے کے الٹے سیدھے نام رکھنے کا کیا مطلب؟ (جو لوگ اس ہدایت کے باوجود) توبہ نہ کریں وہ ظالم ہیں۔ (اپنے آپ پر ظلم کرنے والے مجرم ہیں' پاکیزہ کردار کے مومن ایسے ظالمانہ کام کبھی نہیں کریں گے۔)

5۔ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا لَا تَاۡكُلُوۡۤا اَمۡوَالَكُمۡ بَيۡنَكُمۡ بِالۡبَاطِلِ .....
(النساء:29)

اے مومنو! ایک دوسرے کا مال باطل یعنی ناجائز طریقے سے نہ کھاؤ۔

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيۡنَ اٰمَنُو سے شروع ہونے والی ہم نے تقریباً تمام آیات ایک جگہ جمع کر دی ہیں۔ پورا قرآن ہی ہمارے لئے حکم کا درجہ رکھتا ہے۔ اس میں موجود یہ آیات مبارکہ جو کہ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيۡنَ اٰمَنُو سے شروع ہوتی ہیں ایسے احکام ہیں جو براہ راست مومنوں کے لئے ہیں۔

پھر ہم نے وہ آیات ترتیب دی ہیں جو کہ لفظ قل سے شروع ہوتی ہیں۔ قل کا مطلب ہے کہہ دو یا پوچھو۔ جب ہم یہ لفظ قرآن میں کسی آیت کے شروع یا درمیان میں پڑھتے ہیں تو اس کا مطلب ہوگا کہ اے رسول ان لوگوں کو میری طرف سے کہہ دیجئے یا پھر یہ کہ اے رسول ان لوگوں کو میری طرف سے پوچھو۔ چند آیات دیکھئے۔

1۔ قُلۡ اِنۡ تُخۡفُوۡا مَا فِىۡ صُدُوۡرِكُمۡ اَوۡ تُبۡدُوۡهُ يَعۡلَمۡهُ اللّٰهُ ؕ وَ يَعۡلَمُ مَا فِى السَّمٰوٰتِ وَمَا فِى الۡاَرۡضِ ؕ وَاللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَىۡءٍ قَدِيۡرٌ ۝
(آل عمران:29)

(اے رسول ان کو میری طرف سے) کہہ دیجئے کہ کوئی بات تم اپنے دلوں میں چھپا کر رکھو یا اسے ظاہر کرو اللہ اس کو جانتا ہے اور جو کچھ آسمانوں اور جو کچھ زمین میں ہے اس کو سب کا علم ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔

2۔ قُلْ يَآَهْلَ الْكِتٰبِ لِمَ تَكْفُرُوْنَ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ ق صلے وَ اللّٰهُ شَهِيْدٌ عَلٰى مَا تَعْمَلُوْنَO (اٰلعمران: 98)

(اے رسول میری طرف سے) کہہ دیجئے کہ اے اہل کتاب! تم اللہ کی آیات سے کفر کیوں کرتے ہو اور اللہ تمہارے تمام اعمال سے باخبر ہے (جس کا نتیجہ آکر رہے گا)

3۔ قُلْ يَآَهْلَ الْكِتٰبِ لِمَ تَصُدُّوْنَ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ مَنْ اٰمَنَ تَبْغُوْنَهَا عِوَجًا وَّ اَنْتُمْ شُهَدَآءُ ط وَ مَا اللّٰهُ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُوْنO (اٰلعمران: 99)

کہہ دو کہ اے اہل کتاب تم مومنوں کو اللہ کے راستے سے کیوں روکتے ہو اور اس کے باوجود کہ تم اس سے واقف ہو۔ اس میں ٹیڑھا پن CROOKEDNESS نکالتے ہو۔ اللہ تمہارے اعمال سے غافل (بے خبر) نہیں ہے۔

لفظ قل کے ایک معنی ''پوچھنا'' بھی ہے، مثلاً

4۔ قُلْ مَنْ رَّبُّ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ ..... (الرعد:16)

(اے رسول ان کو میری طرف سے) پوچھو کہ آسمانوں اور زمین کا رب کون ہے؟

کہیں کہیں یہ لفظ ''قل'' سوال کے جواب میں بھی آیا ہے مثلاً

5۔ یَسْئَلُوْنَكَ عَنِ الْاَهِلَّةِ ؕ قُلْ هِیَ مَوَاقِیْتُ لِلنَّاسِ وَ الْحَجِّ ؕ..... (البقرہ:189)

یہ لوگ تم سے نئے چاند کے بارے میں سوال کر کے پوچھتے ہیں (اے رسول ان لوگوں کو میری طرف سے جواب میں) کہہ دیجئے کہ وہ انسانوں (للناس) کے لئے وقت معلوم کرنے کا ذریعہ ہے اور یہ بھی معلوم ہو جائے کہ حج کا مہینہ کون سا ہے۔

6۔ یَسْئَلُوْنَكَ مَاذَا یُنْفِقُوْنَ ؕ قُلِ الْعَفْوَ..... (البقرہ:219)

لوگ تم سے سوال کر کے پوچھتے ہیں کہ ہم اللہ کی راہ میں کس طرح کا مال کھلا رکھیں (یا خرچ کریں) اے رسول ان کو میری طرف سے کہہ دیجئے کہ (قل العفو) زائد از ضرورت سب کا سب۔

لفظ قل والی آیات بھی ہم نے ایک جگہ جمع کر دی ہیں۔

اللہ تعالیٰ کے ہر حکم میں حکمت ہے کہ ہم کوئی کام کیوں کریں؟ قرآن حکیم اپنے حکم کی وجہ، حکمت یا REASON بھی بتاتا ہے کہ تم ایسا کرو تاکہ ایسا

ہو جائے یا اللہ کوئی حکم اس لئے دیتا ہے کہ تم ویسے بن جاؤ جس آیت کے آخر میں آپ کو **لعلکم** یا **لعلھم** ملے تو اس پر آپ تھوڑی توجہ دیں گے تو حکم کی وضاحت اور حکمت مل جائے گی۔ **لعلکم** کا مطلب ہے تا کہ تم سب لوگ اور **لعلھم** کا مطلب ہے تا کہ وہ سب لوگ' جن آیات میں یہ الفاظ آئے ہیں ان کی چند مثالیں دیکھئے۔

1۔ **يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ كَمَا كُتِبَ عَلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ**O (البقرہ: 183)

اے مومنو! تم پر روزے فرض کئے گئے ہیں۔ جس طرح تم سے پہلے لوگوں پر فرض کئے گئے تھے۔ **لعلکم تتقون** تا کہ تم تقویٰ شعار بن جاؤ۔ (یعنی تم اگر اللہ کے اس حکم کی پابندی کرو گے تو زندگی میں آنے والے نقصانات TERRIBLE CONSEQUENCES سے محفوظ رہو گے)

2۔ ..... **يَسْئَلُوْنَكَ مَاذَا يُنْفِقُوْنَ ۬ قُلِ الْعَفْوَ ؕ كَذٰلِكَ يُبَيِّنُ اللّٰهُ لَكُمُ الْاٰيٰتِ لَعَلَّكُمْ تَتَفَكَّرُوْنَ**Oۙ **فِي الدُّنْيَا وَ الْاٰخِرَةِ** ؕ .....

(البقرہ: 220-219)

اے رسول یہ لوگ تم سے سوال کرتے ہیں کہ اللہ کی راہ میں کس طرح کا مال کھلا رکھیں (خرچ کریں) (اے رسول ان کو میری طرف سے جواب میں) کہہ دیجئے زائد از ضرورت سب کا سب' اس طرح اللہ تمہارے لئے اپنی آیات (احکام) کھول کھول کر بیان کرتا ہے۔ **لعلکم تتفکرون** تا کہ تم سب لوگ غور وفکر کرو۔ حال اور مستقبل کی یعنی دنیا اور آخرت کی فکر کرو۔

3۔ وَ لَا تَنۡكِحُوا الۡمُشۡرِكٰتِ حَتّٰى يُؤۡمِنَّ ؕ وَ لَاَمَةٌ مُّؤۡمِنَةٌ خَيۡرٌ مِّنۡ مُّشۡرِكَةٍ وَّ لَوۡ اَعۡجَبَتۡكُمۡ ۚ وَ لَا تُنۡكِحُوا الۡمُشۡرِكِيۡنَ حَتّٰى يُؤۡمِنُوۡا ؕ وَ لَعَبۡدٌ مُّؤۡمِنٌ خَيۡرٌ مِّنۡ مُّشۡرِكٍ وَّ لَوۡ اَعۡجَبَكُمۡ ؕ اُولٰٓئِكَ يَدۡعُوۡنَ اِلَى النَّارِ ۚ صلے وَ اللّٰهُ يَدۡعُوۡٓا اِلَى الۡجَنَّةِ وَ الۡمَغۡفِرَةِ بِاِذۡنِهٖ ۚ وَ يُبَيِّنُ اٰيٰتِهٖ لِلنَّاسِ لَعَلَّهُمۡ يَتَذَكَّرُوۡنَ O

(البقرہ: 221)

اور (اے مومنو) مشرک عورتوں سے جب تک وہ ایمان نہ لائیں نکاح نہ کرنا کیوں کہ مشرک عورت چاہے وہ تم کو کیسی ہی بھلی کیوں نہ لگے اس سے مومن لونڈی بہتر ہے اس طرح مشرک مرد جب تک ایمان نہ لائیں مومن عورتوں کا نکاح ان سے نہ کرنا' کیونکہ مشرک مرد خواہ تم کو کیسا ہی بھلا لگے اس سے مومن غلام بہتر ہے یہ مشرک تم لوگوں کو جہنم کی طرف دعوت دیتے ہیں اور اللہ تم کو جنت اور مغفرت کی طرف بلاتا ہے' اور اپنی آیات انسانوں کو کھول کھول کر بیان کرتا ہے۔ **لَعَلَّهُمۡ يَتَذَكَّرُوۡنَ** تا کہ وہ سب نصیحت حاصل کریں۔

ہم نے اپنی ایک کتاب میں تینوں طرح کی آیات کو ایک جگہ جمع کر دیا ہے۔اس کتاب کا نام ہم نے رکھا ہے''یہی تو اللہ ہے تمہارا رب'' (ذٰلکم اللّٰہ ربکم) اس کتاب کا تیسرا ایڈیشن HANDBOOK کے سائز میں بھی شائع کر چکے ہیں۔اللہ تعالیٰ کا ایک اور حکم بھی ہمارے ذہنوں میں رہنا چاہئے کہ جب اس نے ہمیں یہ کہا کہ فذکر بالقرآن (قٓ: 45) کہ تم اس قرآن سے ہی نصیحت کرتے رہو۔رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ حدیث مبارکہ بھی یاد رکھنے اور عمل کرنے والی ہے کہ تم لوگوں میں سب سے بہترین شخص وہ ہے جو قرآن سیکھے اور سکھائے۔قرآن میں اللہ تعالیٰ کا یہ حکم فذکر بالقرآن موجود ہے

اس کا مطلب ہے کہ تم لوگوں کو قرآن سے نصیحت کرتے رہو۔ وہی لوگ اس نصیحت کو قبول کریں گے جو ہمارے (اللہ کے) قوانین کی خلاف ورزی سے آنے والے خطرناک نتائج (عذاب) سے ڈرتے ہیں (فَذَكِّرْ بِالْقُرْاٰنِ مَنْ يَّخَافُ وَعِيْدِO قٓ:45)

جو لوگ زندگی میں آنے والے خطرناک نتائج TERRIBLE CONSEQUENCES سے بچنا چاہتے ہیں ان کی حالت یہ ہوتی ہے کہ اگر شیطان کوئی وسوسہ ڈالتا ہے تو وہ چونک پڑتے ہیں اور آنکھیں کھول کر قرآن کی آیات کو دیکھنے لگتے ہیں (الاعراف:201) گویا تاریکی سے نکل کر اجالوں میں آجاتے ہیں (ابراہیم:1)

ہم اپنی کتابوں میں کہتے آرہے ہیں کہ ہمارا صرف ایک ہی مقصد ہے کہ اپنے بھائیوں FELLOW BEING کے سامنے قرآن پیش کرتے چلے جائیں۔ ہمارے یہ بھائی کوئی بھی ہو سکتے ہیں، مسلم بھی اور غیر مسلم بھی۔ ہماری کوشش یہ ہوتی ہے کہ ہماری کتابیں ہمارے غیر مسلم بھائی بھی پڑھیں، کیوں کہ یہ قرآن اس کا نازل کردہ REVEALED ہے جس نے کائنات، زمین و آسمان بنائے اور اس میں موجود ہر انسان کو بھی پیدا کیا۔ ہم نے اپنی ایک کتاب میں ان آیات کو بھی ترتیب CLASSIFIED میں کیا ہے جس میں انسانوں کو براہ راست مخاطب کیا گیا ہے۔ اس کتاب میں دعا کے موضوع SUBJECT میں بھی آپ کو ایسی آیات ملیں گی جو انسان کی نفسیاتی کیفیت PSYCHOLOGICAL CONDITION کی 100 فیصد صحیح عکاسی کرتی ہیں جس کا مشاہدہ ہم اور آپ اکثر کرتے رہتے ہیں کہ انسان ہے ہی ناشکر گزار مشکل میں اللہ کو پکارتا ہے اس کے بعد بھول جاتا ہے کہ تو کون اور میں کون؟

ہم نے اپنی ایک اور کتاب ''میں جانتا ہوں تم نہیں جانتے'' (**انی اعلم مالا تعلمون**) میں انسانی نفسیات کی کیفیت کو قرآن کے آئینے میں پیش کیا ہے۔ وہ انسان جو کہ بقول اللہ تعالیٰ کے کبھی نا قابل ذکر چیز تھا اور پھر اس آنکھوں سے نظر نہ آنے والے نا قابل ذکر کی حالت یہ ہو جاتی ہے کہ خود اللہ سے ہی لڑنے جھگڑنے لگتا ہے۔ (دیکھئے سورۂ یٰس آیات 77-78)

جیسے جیسے آپ قرآن کو پڑھتے جائیں گے آپ کو اس میں ایسے ایسے حقائق ملیں گے جو افسانوں FICTION سے زیادہ حیرت انگیز MYSTERIOUS لگیں گے۔

آج ہماری یہ دنیا بھی کسی MYSTERY سے کم نہیں ہے۔ کمپیوٹر' انٹرنیٹ' موبائل فون' فیکس اور اسی طرح کی دوسری چیزوں کو استعمال کرنے والے یہ سمجھتے ہیں کہ یہ آئی ٹی انفارمیشن ٹیکنالوجی کا زمانہ ہے جب کہ وہ سائنس دان جو کہ ماہر طبیعات PHYSICIST ہے وہ کہتا ہے ہمارا زمانہ PHYSICS طبیعات کا ہے۔ I.T انفارمیشن ٹیکنالوجی' فزکس PHYSICS کی ایک چھوٹی سی شاخ BRANCH ہے۔

جن زمانوں میں آسمانی کتابیں نازل ہوتی رہی تھیں تو لوگ اللہ تعالیٰ کے پیغام MESSAGE کو سن کر رسولوں سے معجزات MIRACLE مانگا کرتے تھے کہ ہمیں کوئی معجزہ دکھاؤ۔ اللہ تعالیٰ کا جواب یہ ہوتا تھا کہ اس کائنات کو دیکھو ہر طرف معجزات ہی معجزات ہیں تم خود اپنے آپ پر غور کر کے دیکھو تم کیا تھے کیا ہو گئے اور کیا ہو جاؤ گے۔ (سورۂ النحل اور یٰسٓ) ہماری بات مانو گے تو جنت میں جاؤ گے ورنہ جہنم مقدر بن جائے گا۔ ہم نے انسان کو پیدا کیا ہے تو ہم انسانوں کو بہت اچھی طرح جانتے ہیں اس وقت سے جانتے ہیں جب یہ بے

جان مادے INORGANIC MATTER کی شکل میں تھا اور اس وقت بھی جب یہ اپنی ماں کے پیٹ میں چھپا ہوا تھا (النجم :32)۔ یہ بات جب اپنے دوستوں کو سمجھاتے ہیں تو ان سے یہ سوال پوچھتے ہیں اب ہم اپنے پڑھنے والوں کو پوچھتے ہیں کہ ہمیں نہیں آپ خود اپنے آپ کو یہ جواب دے دیں کہ اگر آج آپ کی عمرAGE فرض کریں40 سال ہے تو50 سال پہلے آپ کہاں تھے؟ کہیں نہ کہیں تو ہوں گے جو اس دنیا میں آ گئے۔ صاحبو! ذرا سا غور کریں کہ ہم نے آپ سے صرف یہ پوچھا ہے کہ اگر آج ہماری عمر40 سال ہے۔50 سال پہلے ہم یا آپ کہاں تھے؟ ابھی ہم زندہ ہیں اور کبھی کبھی ہم اپنے آپ کو بہت ہی ہوشیار اور عقل مند بھی سمجھنے لگتے ہیں۔ آپ پورے غور اور توجہ کے ساتھ سوچ کر یہ بتائیے کہ جب آپ سوتے ہیں تو نیند کی حالت میں کس دنیا میں چلے جاتے ہیں؟ اور کہاں پر اپنا قیمتی وقت گزار کر واپس آ جاتے ہیں؟ اس بات کا جواب صرف اللہ کو معلوم ہے (دیکھئے الزمر:42-41) کہ نیند کی حالت میں بندے پر موت طاری ہو جاتی ہے۔ یعنی مکمل تاریکی BLACK-OUT اللہ تعالیٰ اپنی دنیا PHYSICAL WORLD دکھا کر ہی ہمیں METAPHYSICS اور حیات بعد از موت METAPHYSICAL LIFE کی طرف لے جاتا ہے۔ جب تک ہمیں طبیعات PHYSICS سمجھ میں نہ آ جائے اللہ تعالیٰ کی بنائی ہوئی جنت یا حیات بعد ازموت METAPHYSICAL LIFE کیسے سمجھ میں آئے گی؟

(الانبیاء:30، سورۂ یٰس، النحل اور الرعد بھی دیکھ لیجئے)

ہم یہ بات کر رہے تھے کہ قرآن میں دیئے گئے حقائق ہوں یا اللہ تعالیٰ کی بنائی ہوئی یہ حسین اور خوب صورت دنیا یہ سب افسانوں سے زیادہ حیرت انگیز

ہے۔ جب آپ قرآن کریم کو سوچ کر اور سمجھ کر پڑھیں گے تو آپ اس کے انداز بیان کو دیکھ کر مزید حیران ہوتے جائیں گے۔ عربی زبان کی ایک کہاوت SAYING / IDIOM ہے کہ کسی زبان میں مثالوں کی وہی حیثیت ہے جو کھانے میں نمک کی ہے۔ ہماری بات چیت کے دوران اگر مثالیں نہ آئیں تو بات چیت بے مزہ لگتی ہے۔

ہم نے اپنی ایک کتاب ''عقل سے کام کیوں نہیں لیتے؟'' کے دوسرے ایڈیشن میں 100 سے زیادہ محاورے اور مثالیں ترتیبCLASSIFIED میں لکھ کر جمع کر دی ہیں۔ چند مثالیں پڑھئے۔

خراب آواز گدھے کی ہوتی ہے

وَلَا تُصَعِّرْ خَدَّكَ لِلنَّاسِ وَلَا تَمْشِ فِي الْاَرْضِ مَرَحًا ط اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ كُلَّ مُخْتَالٍ فَخُوْرٍ O وَاقْصِدْ فِيْ مَشْيِكَ وَاغْضُضْ مِنْ صَوْتِكَ ط اِنَّ اَنْكَرَ الْاَصْوَاتِ لَصَوْتُ الْحَمِيْرِ O

(لقمان: 19-18)

(لقمان نے اپنے بیٹے کو نصیحت کرتے ہوئے کہا) اور

(1) لوگوں سے گال پھلا کر بات نہ کرنا اور

(2) زمین پر اکڑ کر نہ چلنا' معاملات میں تمہارا طریقہ اور انداز اس طرح ہونا چاہئے کہ

(3) تمہاری کسی بات سے اوچھا پن اور

(4) تمہارے کردار میں گھٹیا پن نہ آجائے

(5) اللہ اس طرح کسی اترانے والے خود پسند کو اچھا نہیں سمجھتا یعنی

(6) اپنی بات چیت میں ہمیشہ اعتدال رکھنا چیخ چیخ کر اور چلا چلا کر بات نہ کرو۔

(7) نرم اور ہلکی آواز سے بات کیا کرو۔ چیخ کر اور چلا کر گدھے بولتے ہیں یہ تم جانتے ہی ہو کہ گدھے کی آواز کتنی خراب اور مکروہ ہوتی ہے۔

پیٹھ پیچھے برائی یعنی غیبت کرنے والوں کی مثال

يَـاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اجْتَنِبُوْا كَثِيْرًا مِّنَ الظَّنِّ ۡ اِنَّ بَعْضَ الظَّنِّ اِثْمٌ وَّلَا تَـجَسَّسُـوا وَلَا يَغْتَبْ بَّعْضُكُمْ بَعْضًا ؕ اَيُحِبُّ اَحَدُكُمْ اَنْ يَّاْكُلَ لَحْمَ اَخِيْهِ مَيْتًا فَكَرِهْتُمُوْهُ ؕ وَاتَّقُوا اللّٰهَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ تَوَّابٌ رَّحِيْمٌ O (الحجرات:12)

اے مومنو! بدگمانی نہ کیا کرو' بعض دفعہ ایسا بھی ہوتا کہ بدگمانی کرنے سے دوسروں کے ساتھ اچھے تعلقات خراب ہونے لگتے ہیں۔ بدگمانی حقیقت نہیں ہوا کرتی کوئی انسان اپنے ذہن میں دوسروں کے متعلق خواہ مخواہ کوئی بھی بری بات سوچ لیتا ہے اور اپنی محبت' دوستی اور خیر سگالی کے جذبات اپنے ہی ہاتھوں مجروح کر لیتا ہے۔ اس لئے ضروری ہے کہ تم بلا وجہ ایک دوسرے کے راز کی باتوں کو جاننے کی کوشش نہ کرو اور نہ ہی ایک دوسرے کے پیٹھ پیچھے ایک دوسرے کے بارے میں بری بری باتیں کرو۔ یعنی کوئی کسی کی غیبت نہ کرے' غیبت کرنا' پیٹھ پیچھے کسی کے بارے میں برائی بیان کرنا اتنی خراب بات ہے کہ جیسے کوئی اپنے مردے بھائی کا گوشت (کاٹ کاٹ کر) کھا رہا ہو۔ (کیا تم اس مثال کے باوجود غیبت کرنا پسند کرو گے؟) تم کو ہر معاملہ میں اللہ کے قوانین کو سامنے رکھنا ہوگا تا کہ تمہارا کوئی قدم غلط نہ اٹھ جائے۔ اس

کے لئے ضروری ہے کہ تقویٰ شعاری اختیار کرو اور اپنے آپ کو اصولوں کی خلاف ورزی کی وجہ سے ہونے والے نقصان دہ نتائج TERRIBLE CONSEQUENCES سے بچا کر رکھو۔

ہنسنا اور رونا۔ اللہ ہی ہنساتا ہے اور رلاتا ہے

وَاَنْ لَّيْسَ لِلْاِنسَانِ اِلَّا مَا سَعٰى ۝ وَاَنَّ سَعْيَهٗ سَوْفَ يُرٰى ۝ ثُمَّ يُجْزَاهُ الْجَزَآءَ الْاَوْفٰى ۝ وَاَنَّ اِلٰى رَبِّكَ الْمُنْتَهٰى ۝ وَاَنَّهٗ هُوَ اَضْحَكَ وَاَبْكٰى ۝ (النجم: 43-39)

اور یہ کہ انسان کو وہی ملتا ہے جس کی وہ کوشش کرتا ہے اور یہ کہ اس کی کوشش دیکھی جائے گی۔ پھر اس کو اس کا پورا پورا بدلہ دیا جائے گا اور یہ کہ (تم کو) تمہارے رب ہی کے پاس پہنچنا ہے۔ (یعنی ہر انسان اور ہر قوم کے اعمال کے نتائج اللہ کے بتائے ہوئے اصولوں کے مطابق ہی سامنے آتے ہیں) اور یہ کہ وہ ہنساتا اور رلاتا ہے۔

نوٹ: یہاں یہ اصول بیان کیا جارہا ہے کہ جو قوم بھی اپنی انفرادی اور اجتماعی زندگی قرآنی اصولوں کے مطابق گزارے گی ان کی زندگیاں ہنستی مسکراتی گزرے گی' جو قوم اور اس کے افراد اپنی انفرادی اور اجتماعی زندگی قرآن کے اصولوں کے خلاف گزارے گی' ان کو رونا پڑے گا۔ دنیا میں اگر رونا نہ بھی پڑے تو آخرت کی جہنمی زندگی میں وہ لازماً خون کے آنسو روئیں گے۔

پیٹ میں آگ بھرنا

(i) اِنَّ الَّذِيْنَ يَكْتُمُوْنَ مَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ مِنَ الْكِتٰبِ وَ يَشْتَرُوْنَ بِهٖ ثَمَنًا قَلِيْلًا ۙ اُولٰٓئِكَ مَا يَاْكُلُوْنَ فِيْ بُطُوْنِهِمْ

اِلَّا النَّارَ وَ لَا يُكَلِّمُهُمُ اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَ لَا يُزَكِّيْهِمْ ج صلے وَ لَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ O اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ اشْتَرَوُا الضَّلٰلَةَ بِالْهُدٰى وَ الْعَذَابَ بِالْمَغْفِرَةِ ج فَمَآ اَصْبَرَهُمْ عَلَى النَّارِ O

(البقرہ: 175-174)

جولوگ اللہ کی نازل کردہ کتاب میں سے آیات اور ہدایات کو چھپاتے ہیں اوران کے بدلے میں تھوڑی سی قیمت یعنی دنیا کا فائدہ حاصل کرتے ہیں وہ اپنے پیٹوں میں محض آگ بھرتے ہیں۔ایسے لوگوں سے اللہ قیامت کے دن نہ تو کلام کرے گا اور نہ ہی ان کی صلاحیتوں میں اضافہ کرے گا۔یعنی یہ لوگ اس قابل نہیں رہیں گے کہ ان سے بات بھی کی جائے۔ جنت کی خوشگوار فضاؤں سے محروم رہ کر ان کی حالت یہ ہوگی کہ ان کی صلاحیتوں میں کوئی اضافہ نہیں ہوگا (لایزکیھم)۔ یہ بڑا ہی دردناک (الم انگیز) عذاب ہوگا (اس وقت ان کو اندازہ ہوگا کہ ان لوگوں نے مقام انسانیت کوکس قدر سستے داموں بیچ دیا اور دنیا کے تھوڑے سے فائدے کی خاطر جنت کی لازوال بہاروں کو داؤ پر لگا دیا۔) یہی وہ لوگ ہیں جنہوں نے ہدایت چھوڑ کر گمراہی اور سامان حفاظت یعنی مغفرت کو چھوڑ کر عذاب خریدا۔ یہ آتش جہنم کو برداشت کریں گے۔سب کچھ دیکھتے ہوئے اس طرح تباہیوں کے جہنم کی طرف بڑھتے چلے جانا کتنی بڑی جسارت کا کام ہے یہ لوگ اپنی قوت برداشت کے بارے میں کتنا غلط اندازہ لگا رہے ہیں یہ سمجھ رہے ہیں کہ جہنم کی آگ یعنی تباہی بربادی کو برداشت کرلیں گے یہ لوگ اس آتشیں جہنم کا مقابلہ ہی نہیں کرسکیں گے۔

(ii) اِنَّ الَّذِيْنَ يَاْكُلُوْنَ اَمْوَالَ الْيَتٰمٰى ظُلْمًا اِنَّمَا يَاْكُلُوْنَ فِيْ

بُطُوْنِهِمْ نَارًا ؕ وَ سَيَصْلَوْنَ سَعِيْرًا۝ (النساء:10)

جو لوگ ظلم اور ناانصافی سے یتیموں کا مال (ناجائز طور پر) کھا جاتے ہیں وہ اپنے پیٹ میں آگ بھرتے ہیں اور دوزخ میں ڈالے جائیں گے۔ (یعنی اس طرح ناجائز کھانے سے ان کے حرص و ہوس کے جذبات اور بھڑک اٹھتے ہیں۔ ان کی نیت نہیں بھرتی اور ناجائز دولت کے پیچھے پیچھے مارے مارے پھرتے ہیں۔ ان کی صلاحیتیں جل کر راکھ ہو جاتی ہیں۔)

مثالوں کے علاوہ ہم نے اپنی کتاب ''عقل سے کام کیوں نہیں لیتے؟'' میں قرآن حکیم کی بہت ساری آیات میں سے صرف 50 آیات کا انتخاب پیش کیا ہے جس میں عقل سے کام لینے کی ہدایت ہے۔

ہماری ایک اور کتاب جس کا نام ہے ''تمہارا نام مسلم ہے'' اس میں ہم نے اور آیات کے علاوہ ان آیات کو بھی جمع کیا ہے جس میں حضرت نوحؑ سے لے کر ہمارے آخری رسول حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم تک تمام انبیائے کرام نے یہ فرمایا ہے ''کہ ہم مسلم ہیں'' یہ نام مسلم اللہ نے رکھا ہے۔...... هُوَ سَمّٰكُمُ الْمُسْلِمِيْنَ مِنْ قَبْلُ وَ فِيْ هٰذَا...... (الحج:78)

قرآن کریم کے تقریباً ہر صفحے پر آپ کو دو باتیں ضرور ملیں گی کہ عقل سے کام لو اور اپنا مال و دولت' رزق دوسروں کو دو۔ پہلے اپنی ضرورت پوری کرو بعد میں دوسروں کو دو۔ یہ حکم ہر مسلمان کے لئے ہے۔ اگر ہم سب مسلمان مل کر اللہ کی رسی کو مضبوطی سے تھام لیں کہ اللہ کا ہر حکم ہم سب انسانوں' مسلمانوں اور مومنوں کے لئے ہے اگر ہم دوسروں کو اپنا رزق دے دیں تو کوئی شخص راتوں کو بھوکا نہیں سوئے گا۔

ایک اور بات پر ہم آپ کی توجہ چاہیں گے کہ قرآن حکیم ضابطہ حیات

ہے۔اس کو ہم آسمانی دستور حیات DIVINE CONSTITUTION کہتے ہیں۔توجہ طلب بات یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ انسانوں کو قانون بنانے کا حق نہیں دیتا۔ایک ذرے سے لے کر اس کائنات UNIVERSE میں موجود بڑی سے بڑی کہکشائیں GALAXIES اور اس میں موجود ہر جاندار حیوان اور انسانوں کو اللہ تعالیٰ نے پیدا کیا۔کوئی بھی چیز انسان نے پیدا نہیں کی بقول اللہ تعالیٰ کے یہ لوگ تو کھجور کی گٹھلی SEED کے چھلکے پر بھی اختیار نہیں رکھتے۔انسان تو بے چارہ اتنا بے بس ہے کہ آپ خود بھی اس کا تجربہ کر کے دیکھ لیں کہ جب اللہ تعالیٰ نے یہ کہا کہ انسان اتنا گیا گزرا ہے کہ وہ ایک چھوٹی سی مکھی تک پیدا نہیں کر سکتا بلکہ مکھی پیدا کرنا تو بہت دور کی بات ہے اگر مکھی اس سے کوئی چیز چھین کر لے جائے تو وہ اس سے چھڑا بھی نہیں سکتا (الحج:74-73)۔اس کا تجربہ آپ خود بھی کر سکتے ہیں اور اپنے ان محترم بزرگوں کو بھی یہ کام دے سکتے ہیں جو معاشرے میں اس بات کا دعویٰ کرتے ہیں کہ ہمیں انسانوں کے مسائل حل کرنا آتا ہے' وہ مسائل جن کا حل صرف اللہ تعالیٰ کے پاس ہے اور اس کی کتاب قرآن حکیم میں موجود ہے۔

جب کوئی انسان ایک چھوٹی سی کھجور اور اس چھوٹی سی کھجور میں موجود ایک گٹھلی اور اس کے اوپر موجود ایک چھلکے پر بھی اپنا اختیار CONTROL نہیں رکھ سکتا۔مکھی کے منہ سے ایک ذرہ بھی نہیں چھڑا سکتا تو ہم اور آپ تو پانچ چھ اور سوا چھ فٹ تک کے جاندار اور چلتے پھرتے انسان ہیں۔کوئی ہمارا کام بھلا کیسے کر لے گا؟ اسی لئے تو اللہ تعالیٰ نے ایک دفعہ نہیں بار بار کہا ہے کہ ہر انسان اپنا بوجھ خود اٹھائے گا ہر انسان اپنے اعمال کے بدلے میں رہن PLEDGED ہے۔(المدثر:38)